جوناگڑھ نمبر
MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL
ماہنامہ
لاہور
مرآۃ العارفین
انٹرنیشنل
جلد نمبر
22
شمارہ نمبر
07
نومبر2021ء، ربیع الاول/ ربیع الثانی 1443ھ
WWW.MIRRAT.COM
MANAVADAR
JUNAGADH

اُمتِ مُسلمہ کو درپیش

ملی و نظریاتی

مسائل کا حل

حکیم الامت

علامہ محمد اقبالؒ

کے

ہمہ جہت و عالمگیر

پیغام میں موجود ہے۔

لہٰذا ملک وملت کی روحانی ونظریاتی بقاء کیلئے

پیغامِ اقبال

سے عملی وابستگی ناگزیر ہے۔

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL

ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل لاہور

نومبر 2021ء، ربیع الاول/ربیع الثانی 1443ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فیضانِ نظر

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ سلطان احمد علی

ایڈیٹوریل بورڈ:
- سید عزیز اللہ شاہ ایڈووکیٹ
- مفتی محمد شیر القادری
- افضل عباس خان

آرٹ ایڈیٹر:
- محمد احمد رضا
- واصف علی

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	مہتاب احمد
کراچی	لئیق احمد
فیصل آباد	ڈاکٹر غضنفر عباس
ملتان	شبیر حسین
لاہور	حافظ محمد ریحان
کوئٹہ	رسالت حسین
پشاور	سید حسین علی شاہ

بیرون ممالک نمائندے

ممالک	نمائندگان
اٹلی	چوہدری ناصر حسین
انگلینڈ	منظور احمد خان
ساؤتھ افریقہ	آصف ملک
سعودی عرب	مہر کریم بخش
سپین	محمد عقیل
فرانس	امجد علی
کینیڈا	ثقلین عباس
متحدہ عرب امارات	نصیر شاہ
ملائشیاء	محمد شفقت
یونان	محمد شکیل

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری (اقبال)

سلطان العارفین حضرت سلطان باھوکی نسبت سے شائع ہونے والا ،فلسفۂ وحدانیت کا ترجمان،
اصلاحِ انسانیت کا پیمبر،اتحادِ ملّتِ بیضا کے لئے کوشاں،نظریۂ پاکستان کی روشنی میں استحکامِ پاکستان کا داعی

اس شمارے میں

1	اقتباس		3
	اداریہ		
2	دستک		4
	جوناگڑھ نمبر		
3	قومی کانفرنس جوناگڑھ: چیلنجز اور امکانات	مسلم انسٹیٹیوٹ	5
4	ریاست جوناگڑھ کے دیوان: ایک تاریخی جائزہ	بشیر محمد منشی	25
5	الحاقِ جوناگڑھ کے بارے میں مختلف بیانیے: ایک تحقیقی تجزیہ	حمزہ ملک	28
6	جوناگڑھ کے اہم حقائق: ایک طائرانہ نظر	ڈاکٹر عالیہ سہیل	32
7	جوناگڑھ کیس اور بین الاقوامی قانون: قبضہ و جارحیت اور حق خودارادیت کے پیرائے میں	ڈاکٹر سمزہ فاطمہ	35
8	بین الاقوامی قانون کے تناظر میں مسئلہ جوناگڑھ	محمد وقار ایڈووکیٹ	38
9	ریاست جوناگڑھ کی پاکستان کے ملکی قانون میں حیثیت	ناصر عباس شاہ	42
10	پاکستان کے سیاسی نقشہ میں ریاستِ جوناگڑھ کا احیاء اور اس کی قانونی اہمیت	محمد محبوب	46
	باھُو شناسی		
11	Abyat e Bahoo	Translated by: M.A Khan	49

فی شمارہ نیوز پیپر	فی شمارہ آرٹ پیپر
40 روپے	50 روپے
سالانہ (ممبرشپ) 480 روپے	سالانہ (ممبرشپ) 600 روپے

سعودی ریال	امریکی ڈالر	یورپین پونڈ
200	100	80

اپنی بہترین اور مؤثر کاروباری تشہیر کیلئے مرآۃ العارفین میں اشتہار دیجئے رابطہ کیلئے: 0300-8676572

پبلشر سجاد علی چوہدری نے قاسم نعیم آرٹ پریس، بندر روڈ، لاہور سے چھپوا کر کمرہ نمبر-9، سیکنڈ فلور، اسلم آرکیڈ 16 میکلورڈ روڈ، لکشمی چوک لاہور سے شائع کیا

برائے خط و کتابت ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل P.O.Box No.11 جی پی او، لاہور E-mail: miratularifeen@hotmail.com
WWW.ALFAQR.NET, WWW.MIRRAT.COM

"مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا"

"اور (اے انسان اپنی تربیت یوں کر کہ) جب تجھے کوئی بھلائی پہنچے تو (سمجھ کہ) وہ اللہ کی طرف سے ہے (اسے اپنے حسنِ تدبیر کی طرف منسوب نہ کر) اور جب تجھے کوئی برائی پہنچے تو (سمجھ کہ) وہ تیری اپنی طرف سے ہے (یعنی اسے اپنی خرابیٔ نفس کی طرف منسوب کر)، اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ کی رسالت پر) اللہ گواہی میں کافی ہے"-(النساء:79)

"حضرت ابو امامہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ سیدی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ اقدس میں ایک شخص نے عرض کی (یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی ناخوش کرے پس تو مؤمن ہے-عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! گناہ کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جب تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دے"-(مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان)

سبحانی محبوبِ ربانی غوث الاعظم محی الدینؒ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

فرمان

"اے بیٹا! نفس و حرص اور دنیا و آخرت کے پیچھے نہ چل-صرف اللہ ہی کے ہو رہو، حالانکہ تمہارے ہاتھ ایسا خزانہ لگا ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا-ایسا کرنے سے تجھے اللہ عزوجل سے ایسی ہدایت ملے گی جس کے بعد گمراہی نہیں، تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنے ربّ کی طرف دوڑ جا، تو جب توبہ کرے تو زبان و دل (ظاہر و باطن) دونوں سے توبہ کر، توبہ (کا مطلب) تیرے دل کے لباس کا پلٹ دینا، تو اپنے دل کی چادر پلٹ دے، گناہوں کا لباس خالص توبہ اور حقیقی طور پر اللہ عزوجل سے شرمندہ ہو کر اتار دے، حقیقی توبہ دل کے اعمال سے ہے جو ظاہری اعضاء کو شرعی اعمال سے پاک کر لینے سے ہے-بدن کے لیے الگ عمل ہے اور دل کے لیے الگ-دل جب عالمِ اسباب اور مخلوق کے تعلقات کو ترک کر دیتا ہے تو توکل اور معرفت کے سمندر میں سوار ہوتا ہے اور بحرِ علمِ الٰہی میں غوطے لگاتا ہے، یوں سبب کو چھوڑ کے سبب بنانے والے (مسبب) کو طلب کرتا ہے"- (الفتح الربانی)

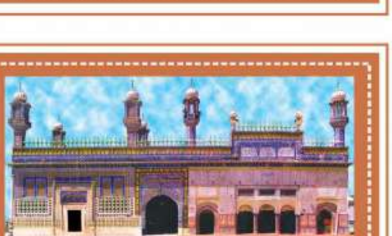

سلطان العارفین

حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

فرمان

بوہتی ہیں اوگن ہاری لاج پئی گل اُسدے ھو
پڑھ پڑھ علم کریہن تکبر شیطان جیہے اوتھے مُسدے ھو
لکھاں نوں بھو دوزخ والا ہک نت بہشتوں رُسدے ھو
عاشقاں دے گل چھری ہمیشاں باھو اگے محبوباں دے کُسدے ھو

(ابیاتِ باھُو)

فرمانِ قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

ایمان، اتحاد، تنظیم

"وہ سوچ سمجھ کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب تک مسلمان بیدار نہیں ہوں گے اور اپنی تنظیم نہیں کریں گے اور آپ ترقی نہیں کریں گے اور خود کو اہل ثابت نہیں کریں گے، نہ کوئی ان کی عزت کرے گا اور نہ پرواہ"-(آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کلکتہ، 27 دسمبر، 1937ء)

فرمانِ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

فقر مقامِ نظر، علم مقامِ خبر
فقر میں مستی ثواب، علم میں مستی گناہ
علم کا موجود اور، فقر کا موجود اور
اشھدان لا الٰہ، اشھدان لا الٰہ

(بالِ جبریل)

ریاستِ جونا گڑھ: پاکستان کی عالمی وقومی ترجیحات کا تعین

خطہ جنوبی ایشیاء عالمی سیاست میں پاک-بھارت تعلقات کی وجہ سے ہمیشہ نمایاں رہا ہے- وسط بیسویں صدی میں برطانوی سامراج کے خاتمے کے ساتھ ہی ہندوتوا سامراج نے برصغیر میں اپنے پنجے گاڑھنے شروع کیے اور آزادی ہند ایکٹ 1947ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف اکثریتی شاہی ریاستوں پر قبضہ کیا بلکہ پاکستان کے ساتھ الحاق کر چکنے والی ریاست جونا گڑھ پر 9 نومبر 1948ء کو قبضہ کر لیا- ریاست جونا گڑھ کے شب خون نے اس خطہ میں پنپتی سنگینی کو نمایاں کیا مگر حیف وقت کی دوڑ نے عالمی برادری سمیت پاکستان کی عالمی و قومی ترجیحات کو یکسر تبدیل کر دیا- پاکستان اپنے اندرونی سیاسی، معاشی، دفاعی مسائل کی وجہ سے مسئلہ ریاست جونا گڑھ پر نمایاں کام نہ کر سکا- جبکہ پاکستان کی ترجیحات کو بھانپتے ہوئے بھارت نے عالمی سیاست میں اپنے گھناؤنے کھیل سے ریاست جونا گڑھ کے بھارت کے ساتھ الحاق کو تسلیم کروالیا جو کہ عالمی قوانین اور ریاستی خود مختاری کی خلاف ورزی گردانی جاتی ہے- ریاست جونا گڑھ کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی دستاویزات مکمل موجود ہیں، شاہی خاندان آج بھی پاکستان میں ریاست کی آزادی کے لیے جدوجہد کر رہا ہے مگر سات دہائیوں کے بعد بھی ریاست جونا گڑھ کو وہ ترجیح و اہمیت نہیں دی گئی جو اس کو ملنی چاہیے تھی- لیکن دیر آئے درست آئے، حکومتِ پاکستان نے 2020ء کو پاکستان کا نیا سیاسی نقشہ جاری کرتے ہوئے اپنی عالمی و قومی ترجیحات کو درست کرنے کی کوشش کی ہے جو روشن مستقبل کی نوید ہے-

دوسری طرف، بھارت نے ہمیشہ اوچھے ہتھکنڈے اپناتے ہوئے عالمی برادری کو پاکستان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈوں میں اندھا کیا رکھا ہے جس کی مثال ڈس انفولیب منصوبہ ہے- مزید بر آں پاکستان دشمن عناصر کے ساتھ مل کر پاکستان کو اندرونی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کی جس کے لیے کبھی کلبھوشن یادیو کو بھیجا تو کبھی ابھی نندن کو بھیجا مگر ہر بار منہ کی کھانی پڑی- آج جب پاکستان کی ریاستی اداروں کی کوششوں سے پاکستان سمیت خطے میں امن اور پاکستان اندرونی طور پر مضبوط ہو رہا ہے تو پاکستان اپنے نظریاتی و ریاستی ترجیحات کے تعین کی کوشش کر رہا ہے- موجودہ نواب آف جونا گڑھ عالی جناب جہانگیر خانجی اور نو منتخب دیوان آف جونا گڑھ ریاست پاکستان سے توقعات رکھتے ہیں حکومتِ پاکستان ریاست جونا گڑھ کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کرے اور اس کیس کو اجاگر کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں تا کہ عالمی برادری و پاکستان کو ریاست جونا گڑھ کی آئینی و قانونی حیثیت کا علم ہو-

بد قسمتی سے ابتداء میں پاکستان نے جونا گڑھ کا مقدمہ لڑا لیکن جوں جوں وقت گزرا، یہ مسئلہ محض کتابوں تک محدود ہوتا گیا- المیہ یہ ہے کہ اب کتابوں میں بھی اس مسئلہ کا ذکر ناپید ہوتا جا رہا ہے- عالمی نظام میں سر اٹھا کر جینے کیلئے قوموں کی خودداری بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس لئے ہمیں ہر قیمت پر جونا گڑھ اور جموں و کشمیر کا مقدمہ لڑنا ہے اور انہیں بھارتی غیر قانونی و غیر اخلاقی قبضہ سے آزاد کروانا ہے- اس میں کوئی دورائے نہیں کہ قومیں اپنی ماضی سے سبق حاصل کر کے اپنے مستقبل کا راستہ تعین کرتی ہیں- اگر پاکستان نے ماضی کی طرح مسئلہ جونا گڑھ کو پس پردہ رکھا تو شائد ہم کبھی بھی اس مسئلے کے حل کی طرف نہ جا پائیں بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کو اس کے متعلق درست معلومات بھی فراہم نہ کر سکیں- اکیسویں صدی میں جب دشمن ہمارے نظریات و تہذیب کے درپے ہے تو پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی تاریخ اور نظریات کی حفاظت اسی طرح کرے جس طرح جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے-

پاکستان کو اس ملٹی پولر گلوبل ویلیج میں اپنے عالمی تعلقات اور سفارت کاری کو بروئے کار لا کر مسئلہ جونا گڑھ کو عالمی برادری میں اجاگر کرنے اور اس میں تیزی لانے کی ضرورت ہے- پاکستان کو عالمی اداروں کے ساتھ ساتھ مختلف ملکی ایوانوں و سفارتخانوں میں مسئلہ جونا گڑھ کے متعلق اپنی آواز بلند کرنی چاہیے- 14 اگست 2021ء کو دیوان آف جونا گڑھ کی طرف سے پیش کردہ 14 نکاتی ایجنڈہ حکومت پاکستان کیلئے کار آمد ہو سکتے- حکومت پاکستان سینیٹ و پارلیمان کا مشترکہ اجلاس بلا کر ریاست جونا گڑھ پر متفقہ قرارداد پاس کی جائے- اسی طرح حکومتِ پاکستان کشمیر کمیٹی کی طرح جونا گڑھ کمیٹی قائم کرے تا کہ مسئلہ جونا گڑھ کو بہتر طریقے سے اجاگر کیا جا سکے- حکومت پاکستان پارلیمان کی ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے جس میں وزارتِ خارجہ، داخلہ، قانون اور وزارتِ سفیران کے نمائندگان شامل ہوں- اس کمیٹی کا مقصد ریاست جونا گڑھ کی قانونی پیچیدگیوں کے متعلق اپنی سفارشات حکومت کو دینا ہوگا- حکومتِ پاکستان مسئلہ جونا گڑھ پر قومی و عالمی کانفرنس منعقد کروائے تا کہ اس کے متعلق قومی آگاہی میسر ہو سکے-

قومی کانفرنس جوناگڑھ: چیلنجز اور امکانات

رپورٹ: مسلم انسٹیٹیوٹ

مسلم انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام یومِ الحاقِ جوناگڑھ (15 ستمبر 1947ء) کی مناسبت سے 14 ستمبر 2021ء بروز منگل کو نیشنل لائبریری آف پاکستان اسلام آباد میں ”جوناگڑھ: چیلنجز اور امکانات“ کے موضوع پر ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا- کانفرنس چھ سیشنز پر مشتمل تھی جن میں چار اکیڈیمک سیشن، افتتاحی سیشن اور اختتامی سیشن شامل تھے- مختلف ممالک کے سفراء، تاریخ دان، خارجہ پالیسی کے ماہرین، یونیورسٹی پروفیسر، وکلاء، صحافی، سیاسی قائدین، طلباء، سماجی کارکنان اور زندگی کے دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی-

کانفرنس کی مختصر روداد اس رپورٹ میں پیش کی جارہی ہے-

افتتاحی سیشن

افتتاحی سیشن کی صدارت عزت مآب نواب آف جوناگڑھ نواب محمد جہانگیر خانجی نے کی جبکہ جنرل ریٹائرڈ احسان الحق (سابق چیئر مین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی پاکستان) مہمان خصوصی تھے- ڈاکٹر عظمٰی زرین نازیہ (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے افتتاحی سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے- مقررین کی جانب سے کیے گئے اظہارِ خیال کا خلاصہ درج ذیل ہے:

افتتاحی کلمات

صاحبزادہ سلطان احمد علی

دیوان آف ریاست جوناگڑھ وچیئر مین مسلم انسٹیٹیوٹ

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سر سٹیفورڈ کرپس کو درست کہا تھا کہ متحدہ ہندوستان ایک افسانہ تھا- ہندستان ایک ملک نہیں بلکہ ایک خطہ ہے جو بہت سی اقوام پر مشتمل ہے- بیسویں صدی کا سب سے بڑا سیاسی دھوکہ متحدہ ہندوستان کا نعرہ تھا جبکہ اس جھوٹے نعرے کے خلاف سب سے بلند آواز آل انڈیا مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کی تھی- عزت مآب نواب سر مہابت خانجی کی سربراہی میں 15 ستمبر 1947ء کو جوناگڑھ ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق بھی اس سیاسی دھوکے کے خلاف مضبوط آواز تھی- مَیں عزت مآب نواب سر مہابت خانجی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں- پاکستان کا جوناگڑھ کا مقدمہ تحریکِ آزادیٔ کشمیر کو بھی مدد دیتا ہے- اس لیے حکومت پاکستان کو کشمیر اور جوناگڑھ دونوں مسائل کو تمام ممکنہ پلیٹ فارمز پر اکٹھے اجاگر کرنا چاہیے-

کانفرنس کے تحقیقی کام کا جائزہ

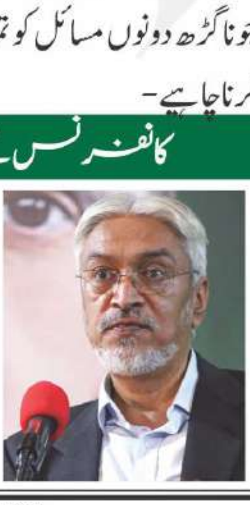

پروفیسر ڈاکٹر مجیب احمد

معروف تاریخ دان؛ ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری اینڈ پاکستان اسٹڈیز، انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

جونا گڑھ کے مسئلے پر اس قومی کانفرنس کا خاکہ مارچ 2021ء میں زیرِ بحث آیا اور مارچ کے تیسرے ہفتے میں کانفرنس کی تاریخ مقرر کی گئی اور کانفرنس کے تمام پہلوؤں کو حتمی شکل دی گئی۔ سب سے پہلے ہم نے تحقیقی مقالہ جات کے لئے اعلامیہ 8 اپریل کو جاری کیا اور ایبسٹرکٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ یکم جون تھی۔ تحقیقی مقالہ جات کی دعوت کے جواب میں ہمیں تقریباً 35 تحقیقی مقالات جات کے ایبسٹریکٹس موصول ہوئے جن کا کانفرنس کی اکڈیمک کمیٹی نے جائزہ لیا۔ کمیٹی کے ممبران میں مَیں خود، پروفیسر ڈاکٹر ثمینہ اعوان، ڈاکٹر ساجد محمود اعوان، ڈاکٹر فاروق احمد ڈار اور ڈاکٹر فخر بلال شامل تھے۔ کمیٹی نے 17 جون کو ابتدائی جائزہ لینے کے بعد اپنا اجلاس منعقد کیا اور 31 ایبسٹرکٹ کی منظوری دی۔ مکمل مقالہ جات جمع کرانے کی درخواست 15 اگست تک کی گئی تھی اور ہمیں 24 مقالے موصول ہوئے۔ ان تحقیقی مقالوں کا دوبارہ کانفرنس کی اکڈیمک کمیٹی نے 31 اگست کو ہونے والے اجلاس میں جائزہ لیا اور اکڈیمک سیشنز میں پریزینٹیشن کے لیے منتخب کیا گیا۔ تمام ایبسٹریکٹس کا کمیٹی نے جائزہ بھی لیا اور متعلقہ مقالوں کے ایبسٹریکٹس پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا گیا۔

خصوصی خطاب

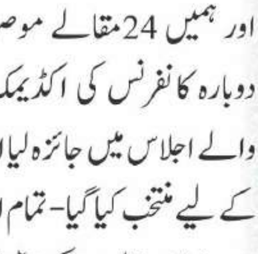

جناب احمر بلال صوفی

سابق وفاقی وزیرِ قانون و ماہر بین الاقوامی قانون، صدر ریسرچ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لاء

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جونا گڑھ اور کشمیر کے مسائل میں تضادات ہیں لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ کشمیر کی الحاقی دستاویز مشروط تھیں، تاہم جونا گڑھ کی الحاقی دستاویز غیر مشروط تھیں۔ یہ ایک خود مختار دستاویز ہے جس کی بین الاقوامی قوانین میں قانونی حیثیت ہے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے بعد اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق، آپ ریاستوں پر قبضہ نہیں کر سکتے لیکن آپ ان کو الحاقی دستاویز کے ذریعے اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔

آج ریاست پاکستان اور نواب صاحب جوناگڑھ کی آزادی کیلئے کون سے طریق اختیار کر سکتے ہیں؟ نواب صاحب اپنی قانونی حیثیت برقرار رکھ سکتے ہیں اور اس قانونی حیثیت کا احترام پاکستان کے قوانین کے تحت کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے نام سے ہم جوناگڑھ پر اپنے دعوے کو جوڑ رہے ہیں۔ پاکستان نے وہ نقشہ شائع کیا ہے جس میں جوناگڑھ پر اپنے دعوے کو دوبارہ دستاویزی شکل دی ہے۔ جوناگڑھ ریاست پاکستان کے لئے جغرافیائی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان میں جوناگڑھ برادری کے لوگوں کو خصوصی اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جوناگڑھ کی کمیونٹی بھی مسئلہ جوناگڑھ کی جدوجہد میں مددگار ثابت ہو گی۔ اس مسئلے کو مسلسل اجاگر کرنے پر میں نواب صاحب کا شکر گزار ہوں۔ میں صاحبزادہ سلطان صاحب اور ان کے خاندان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ وہ جوناگڑھ کے مقصد کے لیے اپنے ذاتی وسائل استعمال کر رہے ہیں۔

معزز مہمان

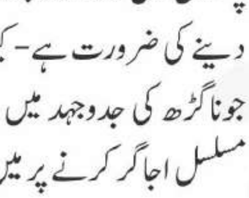

جناب افراسیاب مہدی ہاشمی

سابق سفیر و سابق ایڈیشنل فارن سیکریٹری آف پاکستان

وقت گزرنے کے ساتھ دنیا کی سیاست بدل جاتی ہے۔ آج ہم بھارت کے ساتھ مختلف طرح سے پیش آ رہے ہیں۔ بھارت کو RSS اور مودی انتہا پسند نظریے کے نقطہ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ آر ایس ایس اقلیتوں کو نشانہ بناتی ہے اور بالخصوص مسلمانوں کو۔ جب ہم بین الاقوامی میڈیا کو سنتے ہیں تو وہ RSS کو قومی ادارہ بیان کرتے ہیں۔ تاہم RSS ایک بنیاد پرست جماعت ہے۔ نتھورام گوڈسے نے گاندھی کو قتل کیا۔ جب اسے پھانسی دی جانی تھی تو وہ اپنے بھائی گوپال گوڈسے سے ملا اور اسے نصیحت کی کہ جب تک پاکستان دوبارہ بھارت

میں شامل نہیں ہو جاتا اپنی باقیات محفوظ رکھے - آج بھارت نتھورام گوڈسے سے ہمدردی رکھتا ہے-

معززمہمان

میجر جنرل شاہد احمد حشمت (ریٹائرڈ)

پاکستان کے سری لنکا میں سابق ہائی کمشنر و سابق پرنسپل سنٹر فار انٹرنیشنل پیس اینڈ سٹیبلٹی، نسٹ اسلام آباد

ہم سب جانتے ہیں کہ جوناگڑھ کا تنازع اتنا ہی پرانا ہے جتنا برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی سے پاکستان اور ہندوستان کی آزادی- برطانوی ہندوستان کو آزادی ایکٹ 1947ء کے تحت آزادی دی گئی تھی جو کہ برطانوی پارلیمنٹ سے 18 جولائی 1947ء کو پاس ہوا تھا- ایکٹ کے تحت تمام شاہی ریاستوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا- جموں وکشمیر، حیدرآباد دکن اور جوناگڑھ کے علاوہ بیشتر ریاستوں نے بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا- جوناگڑھ کے حکمران عالیجاہ نواب سر مہابت خانجی نے پاکستان کے ساتھ شمولیت کا فیصلہ کیا اور الحاق کی دستاویزات کو قبول کرنے کی درخواست بھیجی - پاکستان نے 15 ستمبر 1947ء کو جوناگڑھ کی اپنی سرزمین میں شمولیت کی درخواست قبول کی- میں یہ تجویز کروں گا کہ علمی کوششوں کے ساتھ ساتھ مضبوط اور عملی اقدامات شروع کرنے ہوں گے- وزارت خارجہ کو پورے معاملہ کا مکمل جائزہ لینا چاہئے اور جوناگڑھ کے مسئلہ پر زیادہ مستقل اور مربوط پالیسی اپنانی چاہیے-

مہمان خصوصی

جنرل احسان الحق (ریٹائرڈ)

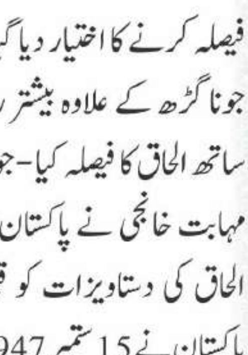

سابق چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی پاکستان

مَیں مسلم انسٹیٹیوٹ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں- یہ کوئی عام تقریب نہیں ہے جو عموماً تھنک ٹینکس کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہے بلکہ اس میں فکری تحقیق کی بڑی کاوش کی گئی ہے - آج اس کانفرنس میں لوگوں کی بڑی تعداد کی شرکت اس بات کا پیغام ہے کہ یہ موضوع پاکستانی عوام کے دلوں میں گونجتا ہے اور اسلام آباد میں ہمارے سفارتی دوست بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں-

اس تقریب کا مقصد ریاست جوناگڑھ پر ہمارے دعوے کے متعلق ہماری قوم کو متحرک کرنا ہے- اس کے دو پہلو ہیں: دشمن کو روکنے کی صلاحیت اور عزم، عزم صلاحیت سے زیادہ ضروری ہے- اس طرح کی تقریبات جائز حقوق کے دفاع کے لیے قومی عزم کی عکاسی کرتی ہیں اور دوسرا دشمن کے عزائم کو سمجھنا ہے- خوش قسمتی سے حالیہ دنوں میں بھارت کا اصل چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے- بھارت کا اصل چہرہ ہندوتوا ہے جو کہ نازی ازم کی طرح ہے- حکومت کی جانب سے جوناگڑھ کا نقشہ جاری کرنا کافی نہیں ہمیں بحیثیت قوم ایک مشترکہ لائحہ عمل اپنانا ہوگا- تمام بین الاقوامی فورمز پر جوناگڑھ کے مسئلہ کا پُرعزم دفاع مقبوضہ جموں وکشمیر کے مسئلے پر ہمارے منصفانہ اور اخلاقی مؤقف کو تقویت بخشے گا-

صدارتی کلمات

عزت مآب نواب محمد جہانگیر خانجی (نواب، ریاست جوناگڑھ)

مَیں عزت مآب صاحبزادہ سلطان محمد علی صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت سلطان باھُو کی پُشت سے ہیں اور مسلم انسٹیٹیوٹ کے بانی ہیں- جوناگڑھ ریاست کی تحریک کو زندہ کرنے کے لیے حضرت سلطان باھُو کے مزار پر آپ کی جانب سے ایک جوناگڑھ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے- آج کی کانفرنس جوناگڑھ کے مقصد سے ان کے عزم کا مظہر ہے- میں پاکستان کے سیاسی نقشے پر جوناگڑھ دکھانے پر وزیراعظم عمران خان کا بھی شکر گزار ہوں- وزیر اعظم مودی کو سننا چاہیے، ہم جوناگڑھ کو

(بائیں سے دائیں) افراسیاب مہدی ہاشمی قریشی، ڈاکٹر مجیب احمد، میجر جنرل شاہد احمد حشمت (ریٹائرڈ)، عزت مآب نواب محمد جہانگیر خانجی، جنرل احسان الحق (ریٹائرڈ) اور صاحبزادہ سلطان احمد علی

کبھی نہیں بھولیں گے اور ہم سب ایک بات کہہ رہے ہیں کہ "جوناگڑھ ہے پاکستان"- آج ہم پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب لیاقت علی خان کی جوناگڑھ پر پالیسی کی دوبارہ تصدیق کرتے ہیں- جوناگڑھ ریاست کے پاکستان کے ساتھ الحاق اور اس کے بعد بھارتی غیر قانونی قبضے کے بعد بھارت نے ایک نام نہاد ریفرنڈم کرایا جو بھارتی فوجی ہتھیاروں کے سائے تلے منعقد ہوا- وزیر اعظم لیاقت علی خان نے واضح طور پر کہا کہ "ہم ریفرنڈم کو کبھی قبول نہیں کریں گے" اور آج میں کہتا ہوں کہ "مَیں اس ریفرنڈم کو کبھی قبول نہیں کروں گا"- نوابزادہ لیاقت علی خان کے مطابق، نواب آف جوناگڑھ کو دوبارہ بحال کیا جانا چاہیے-

پہلا اکڈیمک سیشن: ریاست جوناگڑھ کی تاریخ

پہلے اکیڈیمک سیشن "ریاست جوناگڑھ کی تاریخ" کی صدارت میجر جنرل سید خالد عامر جعفری (صدر، سنٹر فار گلوبل اینڈ اسٹریٹجک سٹڈیز، اسلام آباد) نے کی- اسامہ بن اشرف (ریسرچ ایسوسی ایٹ مسلم انسٹیٹیوٹ) نے اس سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سر انجام دیئے-

مقررین کی جانب سے کیے گئے اظہارِ خیال کا خلاصہ درج ذیل ہے:

جوناگڑھ کی تاریخ اور الحاق پاکستان 1947ء

ڈاکٹر فرح گل بقائی

سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تاریخی و ثقافتی تحقیق، قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت آزادئ ہند ایکٹ کے ثالثوں نے صریحاً ایکٹ کے برعکس فیصلے کیے چاہے وہ جغرافیائی تقسیم کا فیصلہ ہو یا ریاستوں کے الحاق کا معاملہ ہو- تقسیم ہند کے وقت جو غور طلب نکتہ ہے وہ وائسرائے ماؤنٹ بیٹن کا ہندوستان کی طرف مکمل جھکاؤ تھا- جوناگڑھ کے پاکستان سے الحاق کے بعد شامر داس گاندھی نے 25 ستمبر 1947ء میں بمبئی میں جوناگڑھ کی ایک غیر قانونی عارضی حکومت قائم کی- یہ عارضی حکومت جوناگڑھ کے قریب راجکوٹ میں منتقل کر دی گئی جہاں پہ شر پسند عناصر کو اکٹھا کیا گیا جن کے ذریعے جوناگڑھ میں فسادات برپا گئے- "While Memory Serves" کے مصنف فرانسس ٹکر کے مطابق جوناگڑھ کو انڈین یونین نے دھمکی دی تھی اور بھارت نے جوناگڑھ پر اپنی حاکمیت قائم کرنے اور جبری قبضہ حاصل کرنے کے لیے فوج کو ریاست جوناگڑھ پہ تعینات کر دیا تھا-

بابی خاندان کے دورِ حکومت میں جوناگڑھ ریاست کی انتظامی حالت

جناب محمد راشد جہانگیر

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ریاست جوناگڑھ کی بنیاد شیر خان بابی نے 1730ء میں رکھی تھی، جن کا تعلق قندھار کے معروف پختون قبیلہ "بابی"

سے تھا- جوناگڑھ 1730ء سے 1947ء تک بابی خاندان کی حکمرانی میں رہا- شروع میں، ریاست کا انتظام مغلوں کے منصب داری نظام کے مطابق کیا جاتا تھا- سیاسی اور انتظامی اصلاحات میں نواب حامد خانجی اول نے 1807ء میں کرنل واکر کے ساتھ معاہدہ کیا جب برطانوی افواج کاٹھیواڑ میں داخل ہوئیں تاکہ اس علاقے پر اپنا نظام قائم کرسکیں- اس معاہدے کو واکر سیٹلمنٹ بھی کہا جاتا تھا جس سے کاٹھیاواڑ میں امن آیا- معاشی اصلاحات میں، نواب مہابت خانجی اول نے درآمدی اور برآمدی سرگرمیوں سے محصول وصول کرنے کے لیے محکمہ ریونیو بنایا- 1895ء میں نواب رسول خانجی نے زمینداروں پر ٹیکس طے کرنے کیلیے ایلینیشن ڈیپارٹمنٹ بنایا-انہوں نے ریاست میں صنعت کو فروغ دینے کے لیے سر رسول خانجی کمپنی بنائی- نواب مہابت خانجی سوم نے کئی فیکٹریاں قائم کیں جو کپاس، لکڑی، آٹا، اناج اور تیل پروسیسنگ کرتی تھیں- انہوں نے معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے ویراول بندرگاہ اور زراعت کے شعبے کی ترقی پر توجہ دی- 1886ء میں جوناگڑھ اسٹیٹ ریلوے سسٹم بنایا گیا- 1929ء میں نواب مہابت خانجی سوم نے ریاست میں الیکٹرک پاور ہاؤسز اور ڈیم قائم کئے- انہوں نے ریاست میں کشود ہوائی اڈہ، ٹیلی فون سروس اور بس سروس بھی بنائی-

جوناگڑھ کا مغلیہ سلطنت سے علیحدہ ہوکر خود مختار حیثیت اختیار کرنا: ایک تاریخی تجزیہ

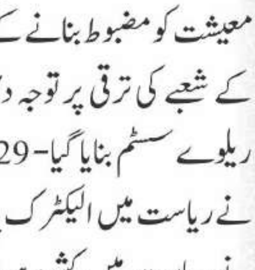

جناب محمد عبداللہ

لیکچرر، شعبہ سوشل سائنسز، اقراء یونیورسٹی، اسلام آباد

جب جوناگڑھ گجرات سلطنت کے زیر سایہ تھا تو اس کا انتظام تھانیدار کے پاس ہوتا تھا جس کو احمد آباد سے تعینات کیا جاتا تھا- تاتار خان پہلا تھانیدار تھا- اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد (1707ء) مغلیہ سلطنت کا زوال بتدریج شروع ہوا اور اس کے نتیجے میں چھوٹی ریاستوں کی آزادی کا سلسلہ شروع ہوگیا- جوناگڑھ کے پختون بابی نواب نے بھی علیحدہ ریاست کے لیے تگ و دو شروع کردی- شیر خان بابی نے صوبہ گجرات کے مغل گورنر سے آزادی کا اعلان کیا اور 1730ء میں ریاست جوناگڑھ کی بنیاد رکھی-

جوناگڑھ کے دیوان (وزیراعظم) کا کردار: ایک تاریخی تناظر

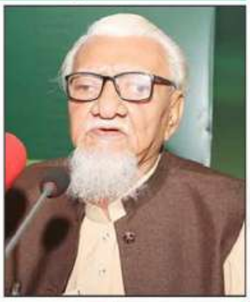

جناب بشیر محمد منشی

معروف مصنف اور صحافی

(نوٹ: تفصیلی مقالہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر25 پہ ملاحظہ فرمائیں)

جوناگڑھ سے متعلق مفروضوں اور حقائق کا جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر عالیہ سہیل خان

سابق وائس چانسلر راولپنڈی ویمن یونیورسٹی، راولپنڈی

(نوٹ: تفصیلی مقالہ کا ترجمہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر32 پہ ملاحظہ فرمائیں)

وقفہ سوال وجواب

مقررین کے اظہار خیال کے بعد وقفہ سوال و جواب منعقد ہوا جس کا مختصر خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے-

نواب آف جوناگڑھ کو 1931ء اور 46 میں نائٹ آف دی گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف انڈیا کا خطاب دیا گیا- شاہنواز بھٹو شاہی فرمان ایکٹ 359 کے مطابق جوناگڑھ کے دیوان بنے اور تقسیم پاک وہند سے پہلے تقریبا160 دن تک جوناگڑھ کے دیوان رہے- انہوں نے جوناگڑھ کے پاکستان میں الحاق کے لیے اپنی پوری کوشش کی- اس کام سے پہلے سر

ظفر اللہ خان نے جوناگڑھ کا دورہ بھی کیا اور پاکستان کے ساتھ جوناگڑھ کے الحاق کے بارے میں بات چیت کی-1960ء کی دہائی تک جوناگڑھ کا نقشہ پاکستان کے نقشے کا حصہ تھا اور 70 کی دہائی کے وسط میں یہ نقشہ غائب ہو گیا-1971ء کے وقت پاکستان کی سیاسی صورتحال اور شملہ معاہدہ اس کی ایک وجہ ہو سکتی ہے-

صدارتی کلمات

میجر جنرل سید خالد عامر جعفری (ریٹائرڈ)

صدر، سنٹر فار گلوبل اینڈ اسٹریٹجک سٹڈیز، اسلام آباد

اگست 2020ء میں اس مسئلے کو منظر عام پر لانے کا کریڈٹ حکومت کو بھی جاتا ہے- اگر ہم 1947ء کے ہندوستان کے نقشے کا آج کے ہندوستانی نقشے سے موازنہ کریں تو ہم ایک بہت بڑی غیر قانونی توسیع دیکھتے ہیں-کشمیر سے لے کر حیدرآباد، جوناگڑھ، آسام، تری پورہ وغیرہ تک انہوں نے آہستہ آہستہ غیر قانونی توسیع کی- یہ نہرو کی ذہنیت تھی اور اب مودی اسے مختلف اور جارحانہ انداز میں اختیار کر رہا ہے-نہرو ڈپلومیٹک تھا لیکن دونوں ایک ہی نظریے پر عمل پیرا ہیں-مودی پاکستان مخالف نظریے کو استعمال کرتے ہوئے 70 فیصد برتری کے ساتھ دوبارہ منتخب ہوا ہے-ہندوستان میں 200 مختلف ثقافتیں ہیں اور ہر ثقافت کو آزادی کا حق ہے-

برصغیر پاک وہند کی شاہی ریاستوں اور جوناگڑھ کے الحاق کا جائزہ

دوسرے اکیڈیمک سیشن "برصغیر پاک وہند کی شاہی ریاستوں اور جوناگڑھ کے الحاق کا جائزہ" کی صدارت معروف تاریخ دان پروفیسر ڈاکٹر ثمینہ اعوان نے کی-احمد القادری (ریسرچ ایسوسی ایٹ مسلم انسٹیٹیوٹ) نے اس سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے-

جوناگڑھ ریاست کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی ترکیب سازی

جناب رضوان شہزاد

ایم ایس اسکالر، شعبہ ایجوکیشن، سندھ مدرستہ الاسلام یونیورسٹی، کراچی

وائسرائے ماؤنٹ بیٹن نے کانگریس کے مفادات کی حمایت کی-انہوں نے تقسیم ہند کے وقت سالمیت اور منصفانہ تقسیم کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کے برطانوی حکومت پر آل انڈیا کانگریس کے مفادات کو ترجیح دی-کانگریس نے شاہی ریاستوں پر ہر طرح

سے قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی کی کیونکہ وہ ریاستوں کے تمام وسائل اور زمینوں پر قبضہ کر کے کنٹرول حاصل کرنا چاہتے تھے- وائسرائے کی طرف سے جغرافیائی حد نافذ کرنا ریاستوں کی اکثریت پر قبضہ کرنے کا پروپیگنڈا تھا- جوناگڑھ کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بعد ہندوستان خوفزدہ تھا کیونکہ کانگریس نے سوچا کہ اگر ہم نے جوناگڑھ کے خلاف کوئی سخت کاروائی نہ کی تو ممکن ہے کہ کاٹھیاواڑ کی دیگر ریاستیں پاکستان کے ساتھ مل جائیں کیونکہ کاٹھیاواڑ پاکستان سے ملحقہ ہے- بھارت نے جوناگڑھ کی سرحدوں پر فوج تعینات کر دی اور ریاست کی تمام سپلائی بند کر دی- بھارت نے جوناگڑھ اور اس کی اتحادی ریاستوں پر نومبر میں جنگ مسلط کر دی- جنگ کی تباہی اور فسادات کی وجہ سے لوگوں نے ریاست سے نقل مکانی شروع کر دی-9 نومبر کو قبضے کے بعد ہندو قوم پرستوں نے ہتھیاروں سے مسلمانوں پر حملے بھی کئے-

پاکستان میں شاہی ریاستوں کا الحاق: جوناگڑھ اور بہاولپور کا تقابلی جائزہ

جناب رانا پرویز اقبال
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ سیاسیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

پاکستان کا دو ریاستوں کے ساتھ الحاق دو مختلف نتائج کو ظاہر کرتا ہے- پاکستان کو بطور نئی ریاست کے ایسی اکائیوں کی شدید ضرورت تھی جو معاشی اور سماجی طور پر مضبوط ہوں- جوناگڑھ اور بہاولپور ریاستیں ان میں سے دو تھیں- بھارت نے پاکستان کو اکیلے اور محدود کرنے کے لئے شاہی ریاستوں کے الحاق کے معاملے میں طاقت کا استعمال کیا- بہاولپور کا الحاق آسانی سے مکمل ہوا اور پاکستان میں شامل ہو گئی اور کوئی طاقت اسے کبھی ختم نہیں کر سکی- بہاولپور کے نواب صادق عباسی نے برصغیر کے نئے تخلیق شدہ ملک کے مخلص دوست کی حیثیت سے پاکستان کے ساتھ تعاون میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا- جوناگڑھ کے معاملے میں ”الحاق دستاویز“ اب بھی محفوظ اور مستند ہیں جس پر نواب آف جوناگڑھ نے دستخط کیے تھے- قائد اعظم کی قیادت میں نواب آف جوناگڑھ کے ساتھ پاکستان میں شامل ہونے کے معاہدے کیلئے نتیجہ خیز کوششیں کی گئیں- جوناگڑھ کے نواب کی طرف سے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ پاکستان کی بڑی کامیابی تھی- بھارت نے قوانین کی خلاف ورزی کی اور ریاست جوناگڑھ پر قبضہ کر لیا- جبکہ جوناگڑھ کے لوگ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے تھے-

جوناگڑھ اور قلات کا پاکستان سے الحاق: ایک تقابلی جائزہ

جناب مدثر ایوب:
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تاریخ، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

دونوں ریاستوں کے الحاق کا موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ شاہی ریاستیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے قانونی طور پر آزاد تھیں- قائد اعظم نے ریاستوں کے اس حق کا احترام کیا - اس لیے قائد اعظم نے خان آف قلات سے درخواست کی کہ وہ پاکستان میں شامل ہو جائیں- جوناگڑھ ایک آزاد ریاست تھی لیکن بھارت نے ریاست جوناگڑھ کی خود مختاری کا احترام نہیں کیا- پاکستان یا بھارت میں شامل ہونا ریاست کی خود مختاری کے تحت قانونی حق تھا- لیکن جوناگڑھ کے نواب کو بھارت کی طرف سے دھمکی دی گئی تھی کہ وہ پاکستان سے الحاق کا فیصلہ واپس لے لیں- جوناگڑھ کی کثیر المذاہب مشاورتی کونسل نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا تھا- قلات کے معاملے میں قلات کا دارالعمرا بھی پاکستان میں شامل ہونے سے گریزاں نہیں تھا اس نے الحاق کی شرائط کا بغور تجزیہ کرنے کیلئے کچھ وقت مانگا- ریاست جوناگڑھ پر بھارت کی طرف سے حملہ کیا گیا اور طاقت کے ساتھ قبضہ کر لیا گیا جبکہ ریاست قلات بغیر کسی فوجی کاروائی کے اور اپنی خود مختاری سے پاکستان میں مکمل طور پہ شامل ہوئی- پاکستان میں چودہ شاہی ریاستیں شامل ہوئیں جن میں بہاولپور، سوات، قلات،

خیر پور، امب اور دیگر ہیں، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان نے ان میں سے کسی پہ بھی حملہ آور ہو کے غصب کے ذریعے قبضہ نہیں کیا- جبکہ اس کے بر عکس بھارت نے تقریباً تقریباً شاہی ریاستوں کو دھونس، دھاندلی، دھمکی اور غاصبانہ طاقت کے ذریعے قبضہ کیا ہے-

جوناگڑھ کے مسئلے پر پاکستان کے دعوے کی قانونی حیثیت: مسئلہ کشمیر کے تناظر میں ایک تجزیہ

ڈاکٹر جولیانہ عثمان واشانی
لیکچرر، رونق اسلام گورنمنٹ کالج برائے خواتین کراچی

جوناگڑھ کاٹھیاواڑ خطے کا ایک معاشی اور انتظامی حصہ تھا جس پر ایک مسلمان حکمران مہابت خانجی کی حکومت تھی- ہندوؤں اور مسلمانوں پر مشتمل ریاستی کونسل کی مشاورت سے نواب آف جوناگڑھ نے قائداعظم کے ساتھ الحاق کے دستاویزات پر دستخط کیے اور جوناگڑھ کو پاکستان میں شامل ہونے والی پہلی ریاست بنادیا- الحاق سے متعلق معاملات طے کرنے کیلئے نواب آف جوناگڑھ کراچی روانہ ہو گئے جیسے ہی نواب کراچی پہنچے تو بھارت نے جوناگڑھ کی خود مختاری اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جوناگڑھ میں افواج کو داخل کر دیا- بھارت کا یہ عمل بلاجواز اور غیر قانونی تھا- بھارت نے بین الاقوامی قانون کے آرٹیکل 2 (4) کی خلاف ورزی کی اور جوناگڑھ پر بھارت کا دعویٰ ایک بے بنیاد ریفرنڈم کے ذریعے ہے جو کشمیر کے معاملے کے بر عکس ہے- بھارت نے ریاستی حکمران کی مرضی کے خلاف جوناگڑھ کے معاملات میں غیر قانونی طور پر مداخلت کی اور اس طرح بھارت نے بین الاقوامی قوانین کے تناظر میں ایک ریاست کی خود مختاری کو چیلنج کیا- بھارت کے ساتھ ہمدردی کی وجہ سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اعلان کیا کہ صرف جغرافیائی مطابقت کی بنیاد پر ایک ریاست کسی بھی ریاست سے الحاق حاصل کر سکتی ہے- ان کا یہ بیان پاکستان کے حق میں نہیں تھا تاہم جوناگڑھ کے نواب اور مناوادر کے حکمران نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا چونکہ جوناگڑھ اور پاکستان کا سمندری رابطہ موجود تھا-

شاہی ریاستوں کا الحاق: جوناگڑھ اور جموں و کشمیر کا تقابلی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد نواز بھٹی
چیئرمین، شعبہ سیاسیات و بین الاقوامی تعلقات، سرگودھا یونیورسٹی

جنگ آزادی (1857ء) کے بعد، حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1858ء کے ذریعے ہندوستان کا کنٹرول سنبھال لیا- اس ایکٹ کے تحت برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے مقامی شہزادوں کے ساتھ کیے گئے تمام معاہدوں کو برقرار رکھا گیا- اس کے نتیجے میں ہندوستان کی انتظامیہ دو زمروں میں تقسیم ہو گئی- صوبے سیکریٹری آف انڈیا کے ذریعے برطانوی ولی عہد کے براہ راست کنٹرول میں تھے جبکہ شاہی ریاستیں بالواسطہ طور پر مقامی شہزادوں کے ذریعے برطانوی حکومت کے زیرِ اثر تھیں- 1947ء میں ہندوستان تقسیم ہوا اور دنیا کے نقشے پر

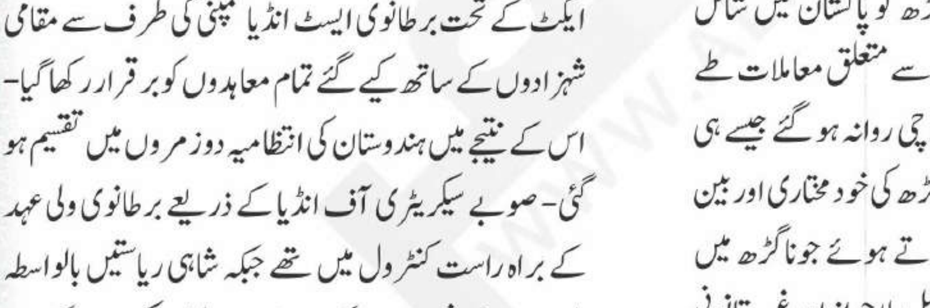

پاکستان ایک نئی ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا- جن بنیادی اصولوں کے تحت تقسیم پر اتفاق کیا گیا وہ یہ تھے کہ مسلم اکثریتی علاقوں کو غیر مسلم اکثریتی علاقوں سے الگ کر کے دو آزاد ریاستوں یعنی پاکستان اور بھارت کو قائم کیا جائے اور شاہی ریاستوں کے حکمرانوں کو بغیر کسی جبر و تسلط کے فیصلے کا حق حاصل ہے- جوناگڑھ، مناوادر اور حیدرآباد ہندو اکثریتی ریاستیں تھیں جن میں مسلم حکمران تھے جو پاکستان میں شامل ہوئے (بعد ازاں طاقت کے استعمال سے بھارت نے ان پر قبضہ کر لیا) اور دوسری طرف جموں و کشمیر مسلم اکثریتی ریاست تھی جس پر ہندو حکمران تھے لیکن اس پر بھی بھارت قابض ہو گیا-

پاکستان کے نئے سیاسی نقشے کا اجراء: جوناگڑھ ریاست کے الحاق کا جائزہ

جناب محمد محبوب

شعبہ ڈیفنس اینڈ اسٹریٹجک سٹڈیز، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

(نوٹ: تفصیلی مقالہ کا ترجمہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر 46 پہ ملاحظہ فرمائیں)

وقفہ سوال و جواب

مقررین کے اظہار خیال کے بعد وقفہ سوال و جواب منعقد ہوا جس کا مختصر خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے-

جوناگڑھ سے آگاہی کی کمی کی وجہ سے کئی سالوں سے جوناگڑھ کا مسئلہ نظر انداز کیا جاتا رہا اور یہاں تک کہ لوگوں کی اکثریت کے پاس زیادہ معلومات بھی نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ کشمیر جیسے دیگر مسائل کے مقابلے میں جوناگڑھ کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی- کشمیر اور جوناگڑھ کے مسائل دو اہم اور اپنی نوعیت کے دو مختلف مسئلے ہیں- آزادی کے ابتدائی سالوں میں پاکستان کو کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا جیسا کہ 1948ء کی جنگ، سیاسی عدم استحکام، دارالحکومت کا کراچی سے اسلام آباد منتقل ہونا اور سیاسی نظام کا تبدیل ہونا- اب حکومت نے خود پاکستان کے نئے سیاسی نقشے میں جوناگڑھ ریاست کو دکھا کر جوناگڑھ کے مسئلے کو زندہ کیا- اس ڈویلپمنٹ نے جوناگڑھ کے مسئلے کو اجاگر کیا اور بالآخر ہم اس کانفرنس میں بیٹھے ہیں اور اس مسئلے پر بات چیت کر رہے ہیں-

صدارتی کلمات

پروفیسر ڈاکٹر ثمینہ اعوان

چیئرپرسن، شعبہ تاریخ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

ہم نے قیام پاکستان سے قبل 1931ء میں علامہ محمد اقبال کی قیادت میں لاہور میں یوم کشمیر منایا یہ زندہ قوموں کی نشانی ہے اور میں ان تمام لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو جوناگڑھ ریاست کے مسئلہ کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں اور تاریخ کو زندہ کر رہے ہیں- مزید برآں مجھے سب سے زیادہ تین

چیزوں نے متاثر کیا جو سیشنز کے مقررین نے تحقیقی مقالوں میں پیش کی ہیں، اول یہ کہ ہم نے جوناگڑھ کے بارے میں اپنی کتابوں میں کبھی زیادہ نہیں سیکھا لیکن جوناگڑھ ہمارے دلوں میں زندہ ہے- دوم، جوناگڑھ کے مسئلے کے بارے میں آگاہی جسے ہم بالکل بھول گئے- تیسرا، جوناگڑھ پر پاکستان کا قانونی مؤقف- اسی طرح پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جو ان تمام ریاستوں کو کبھی نہیں بھولے گی جن میں مسلمان مشکلات کا شکار ہیں- ہم نے جوناگڑھ ریاست کے حوالے سے بین الاقوامی قوانین کے بارے میں آگاہی حاصل کی اور قانونی نکات فراہم کیے اور جوناگڑھ ریاست کے حقیقی مؤقف کو سمجھنے کے لیے دیگر ریاستوں جیسے قلات، بہاولپور اور کشمیر کے ساتھ موازنہ کیا-

جوناگڑھ ریاست کا مسئلہ اور قانونی تناظر

معروف پولیٹیکل سائنٹسٹ پروفیسر ڈاکٹر نذیر حسین (ڈین سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز یونیورسٹی آف واہ) نے تیسرے اکڈیمک سیشن کی صدارت کی- محترمہ سعدیہ سیف نیازی (آئی آر ڈیپارٹمنٹ، نمل، اسلام آباد) نے تیسرے اکڈیمک سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے-

پاکستان کے مقامی قانون میں جوناگڑھ ریاست کی حیثیت

جناب ناصر عباس شاہ

سکالر آف لاء

(نوٹ: تفصیلی مقالہ کا ترجمہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر 42 پہ ملاحظہ فرمائیں)

آزادی ہند ایکٹ 1947ء کے تناظر میں جوناگڑھ کے الحاق پر ہندوستانی موقف میں تضادات

جناب ڈاکٹر محمد عاصم

اسسٹنٹ پروفیسر، پولیٹیکل سائنس، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، راولپنڈی

15 اگست 1947ء سے 9 نومبر 1947ء کے درمیان ہونے والے مختلف واقعات میں جوناگڑھ کے الحاق پر بھارت کے مؤقف میں متعدد تضادات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اس مسئلے پر بھارتی قیادت کا کس قدر دوہرا معیار تھا- اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک طرف ہندوستان جوناگڑھ کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے اعلان کے خلاف شمرت داس گاندھی کی قیادت میں خودساختہ عارضی حکومت کو سپورٹ کرتا ہے اور ہندو اکثریتی آبادی اور دوقومی نظریے کو اس قبضے کی بنیاد بناتا ہے- دوسری طرف مسلم اکثریتی علاقوں (اتر پردیش کا اندرونی حصہ، مغربی بنگال، بہار، مہارشٹرہ، آسام، کیرلا، کرناٹیکا، راجھستان، گجرات، اور جموں و کشمیر) پر بھی قبضہ قائم کرتا ہے یا تو نہرو ریڈکلف ناانصافی کے ذریعے یا سیدھا قبضے کے ذریعے- اسی طرح بھارت دعوٰی کرتا ہے کہ جوناگڑھ ریاست کی ہندو آبادی پاکستان کے ساتھ الحاق کے خلاف تھی اور وہ جوناگڑھ کو نواب کی حکمرانی سے آزاد کروانے کیلیے بمبئی میں اکٹھے ہوئے تھے- حالانکہ وہ بھارت کی ہی اپنی قائم کی ہوئی نام نہاد عارضی حکومت تھی-

بین الاقوامی قانون کے تناظر میں ریاست جوناگڑھ کا مسئلہ

جناب آصف تنویر اعوان

(ایل ایل ایم)

ریسرچ ایسوسی ایٹ، مسلم انسٹیٹیوٹ

جوناگڑھ ریاست پر قبضہ کے عمل سے بھارت نے اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی کی جو کہ ہر ریاست کے علاقائی خودمختاری کے تحفظ کی یقین دہانی کرواتا ہے- ہیگ ریگولیشن 1907ء کے آرٹیکل 42 اور چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل

27-34,47,48 کے تحت جبری قبضہ غیر قانونی ہے- اس تمام غیر قانونیت کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ نے 15 جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ میں اس مسئلے کو اجاگر کیا- تاہم اس کیس کو اقوام متحدہ چارٹر کے باب 6 کے تحت دیکھا گیا- 20 جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی 39، 20 اپریل 1948ء کی قرارداد 47 اور جون 1948ء کی قرارداد 51 جوناگڑھ کے کیس سے متعلق ہے- ویانا کنونشن کے معاہدے کے قانون کے مطابق جوناگڑھ ریاست کے الحاق دستاویز ایک درست معاہدہ ہے جو کہ ابھی بھی برقرار اور نافذالعمل ہے- ریاست پاکستان بھی اس معاہدے کا احترام کرتی ہے کیونکہ پاکستان بین الاقوامی قانون "پیکٹا سُنٹ سَرواندا" کے تحت پابند ہے جس کا مطلب ہے کہ ریاستی فریقوں کو معاہدے کا احترام کرنا چاہیے-

جوناگڑھ ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق: مٹی میں دفن مسئلے کو دوبارہ زندہ کرنا

ڈاکٹر سمزہ فاطمہ
اسسٹنٹ پروفیسر آف لاء، یونیورسٹی گیلانی لاء کالج، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

(نوٹ: تفصیلی مقالہ کا ترجمہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر 35 پہ ملاحظہ فرمائیں)

جوناگڑھ کا مسئلہ: مردہ یا زندہ

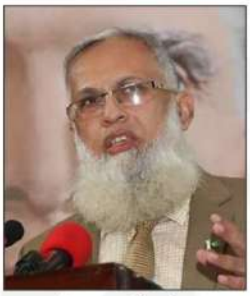

اسسٹنٹ پروفیسر جناب ڈاکٹر عمران نسیم
کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد، ایبٹ آباد کیمپس

بھارتی نکتہ نظر کے تحت شائع ہونے والی کتب کا یہ دعویٰ ہے کہ جوناگڑھ کی عدالت نے بھارت کی حکومت کو دعوت دی تھی کہ وہ ریاستی انتظامات کا کنٹرول سنبھالے لیکن ایسی کسی دعوت کا کوئی ثبوت موجود نہیں- تاہم بھارت کے دو مختلف دعوے ایک دوسرے کے متضاد ہیں- ایک طرف بھارت یہ دعویٰ کرتا ہے کہ دیوان نے نواب کو متاثر اور مجبور کیا اور دوسری طرف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسی دیوان نے بھارت کو مداخلت اور انتظامیہ پر قبضہ کرنے کی دعوت دی- اگرچہ جوناگڑھ پہ بھارتی مداخلت اور زبردستی قبضہ کرنا غیر قانونی ہے اور پاکستان کا علاقے پر دعویٰ de jure ہے، بھارت ان علاقوں پر de facto کنٹرول رکھتا ہے- بھارت ایک طرف حیدرآباد، جوناگڑھ اور دوسری طرف کشمیر میں اپنے متضاد مؤقف کی وضاحت دینے میں بری طرح ناکام ہے- دفتر خارجہ کو بین الاقوامی سطح پر کوششیں تیز کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جوناگڑھ پر فعال طور پر آواز اٹھائے دہائیاں گزر گئی ہیں- نواب آف جوناگڑھ کے پاس اس وقت کے موجودہ حالات کے مطابق، تمام

اختیارات تھے کہ وہ آزادانہ طور پر کسی بھی ملک کے ساتھ ریاست کے الحاق کا فیصلہ کریں- سلامتی کونسل کی قرار دادیں اب بھی برقرار ہیں لیکن عملی طور پر سرد مہری کا شکار ہیں-

بین الاقوامی قانون کے تناظر میں شاہی ریاست جوناگڑھ کا مسئلہ

ایڈووکیٹ فیروز ایم صدیقی
چئیرمین آف جوناگڑھ سٹیٹ وکلاء کونسل، وزٹینگ فیکلٹی، شہید ذوالفقار علی بھٹو یونیورسٹی آف لاء، کراچی

نواب آف جوناگڑھ عزت مآب مہابت خانجی سوئم نے الحاق کے فیصلے کے متعلق تمام اختیارات ہونے کے باوجود اس مقدمے کو سٹیٹ کونسل کے سامنے رکھا- کونسل نے بھی پاکستان کی حمایت میں متفقہ فیصلہ کیا- سٹیٹ کونسل میں مسلم ممبرز کے ساتھ بہت سارے ہندو ممبرز بھی تھے جو کہ اپنی کمیونٹی کی نمائندگی کرتے تھے- آزادی ہند ایکٹ 1947ء، کے سیکشن 2 کی ذیلی شق (a) اور (b) کے تحت، ایک ریاست کی اجازت کے بغیر کسی بھی علاقے کو کسی بھی ریاست میں شامل یا خارج نہیں کیا جائے گا- کیا پاکستان اور جوناگڑھ دونوں کی جانب سے الحاق کے دستاویزات پر دستخط کرنے کا عمل اسے ایک بین الاقوامی معاہدہ کی حیثیت دیتا ہے؟ یقیناً یہ درست ہے اور پاکستان کے گورنر جنرل کے اس دستاویز پر دستخط ہونے کے بعد جوناگڑھ پاکستانی ریاست کا حصہ بن گیا- بھارت کے جوناگڑھ پر غیر قانونی قبضے کے بعد مقدمے کو اقوام متحدہ میں لے جایا گیا، بین الاقوامی برادری اور غیر جانبدار ہندوستانی جوناگڑھ میں بھارتی ریفرنڈم کو ڈھونگ تصور کرتے ہیں-

ریاست جوناگڑھ: دو متضاد آراء کی جانچ

جناب ڈاکٹر الطاف اللہ

سینئر ریسرچ فیلو، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہسٹوریکل اینڈ کلچرل ریسرچ، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

پاکستان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس وقت کے جوناگڑھ کے حکمران نواب مہابت خانجی نے پاکستان کے ساتھ الحاق کی دستاویزات پر دستخط کیے- نواب صاحب نے اس بنیاد پر کہ ان کی ریاست کا پاکستان کے ساتھ سمندری رابطہ ہے ستمبر 1947ء کو پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا لیکن بھارت نے تقسیم کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس پر غاصبانہ قبضہ کرلیا لیکن کشمیر کے معاملے میں بھارت نے کشمیر اور پاکستان کے اسی حق کا انکار کیا- دوسرا بھارتی نقطہ نظر یہ ہے کہ جوناگڑھ تینوں اطراف سے ان ریاستوں سے گھرا ہوا ہے جو بھارت میں شامل ہیں- نہرو نے لیاقت علی خان کو لکھا کہ بھارت سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اس طرح کی جغرافیائی تقسیم کو قبول کرے- بھارت کے ساتھ جغرافیائی مطابقت اور ہندو اکثریتی آبادی کو بھارت جوناگڑھ پر قبضے کا جواز بناتا ہے- پاکستان کے پاس الحاق کے دستاویزات ہیں جبکہ بھارت کو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے دستاویزات کی کمی ہے- کشمیر اور جوناگڑھ دونوں میں بھارت غیر آئینی اقدامات کررہاہے اور اپنے مفادات کے خلاف جانے والے فیصلوں کو مؤخر کررہا ہے- بھارتی RSS اور ہندوتوا پالیسز کا احتساب ہونا چاہیے- وگرنہ بھارتی جارحیت ممکنہ طور پر دنیا کو تباہی کی طرف لے جارہی ہے-

معزز مہمان

محترمہ پروفیسر ڈاکٹر آمنہ محمود
ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

میں تمام مقررین سے مکمل طور پر متفق ہوں جنہوں نے ہمارا جوناگڑھ پر دعویٰ اور

پاکستان کے نقطہ نظر کو واضح کیا- میں کچھ حقائق بیان کروں گی جو کہ قابل مقررین نے واضح کیے اور جن پر ابھی تک بحث نہیں ہوئی- جب میں جوناگڑھ کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی کاروائی کا مطالعہ کر رہی تھی تو وہ بیانات بھی میری نظر سے گزرے جو کہ ناروے کے وفد کی جانب سے دیے گئے تھے- انہوں نے واضح طور پر بحث کی کہ کشمیر اور جوناگڑھ کے معاملے پر بھارت ایک مؤقف کیسے اپنا سکتا ہے- اس کی پالیسز اور قانونی مئوقف میں کچھ برابری اور یکسانیت ہونی چاہیے جو اسے واضح کرے- اگر ہم جوناگڑھ اور کشمیر کے الحاق کا متوازی مطالعہ کرتے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا- کشمیر میں اکثریتی آبادی کے حق خود ارادیت کا سوال ہے جسے بھارت نے پورا نہیں کیا اور کشمیر میں عظیم انسانی بحران آیا- جبکہ جوناگڑھ کے معاملے پر بھارت کا مکمل طور پر مختلف نقطہ نظر ہے-

صدارتی کلمات

جناب پروفیسر ڈاکٹر نذیر حسین
ڈین سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹز، یونیورسٹی آف واہ

مسلم انسٹیٹیوٹ نے تقریباً 2012ء سے اپنی تشکیل کے بعد سے ہی ان تمام مسائل کو اجاگر کیا ہے جن کا سامنا مسلم ممالک نے کیا جیسے کشمیر، فلسطین، سوڈان، افغانستان اور 2015ء سے جوناگڑھ بھی شامل ہے- آج مختلف پریزنٹیشن پیش کی گئیں جو ریاست جوناگڑھ کے تمام ممکنہ پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں- اس میں قومی قانون، بین الاقوامی قانون، انڈین ایکٹ 1935ء اور انڈین آزادی ایکٹ 1947ء، وغیرہ شامل ہیں- سیاسی تاریخ کوئی قانون نہیں بلکہ ایک حقیقی سیاست (realpolitik) ہے- یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ پورے پاکستان سے طلبا اور ماہرین مسئلہ جوناگڑھ کو اجاگر کرنے کیلئے تحقیق پیش کرنے آئے ہیں- کشمیر کے معاملے پر حالات مختلف ہیں لیکن جوناگڑھ کے مسئلے پر ہمارے پاس دعوے کا قانونی حق ہے- بہت سی یونیورسٹیز اس قومی کانفرنس میں شامل ہیں اور اسلام آباد میں 4 سے 5 مختلف یونیورسٹیز بھی اس کانفرنس کا حصہ ہیں- لہٰذا یہ ایک اکیڈیمک سیشن ہے اور ریاست جوناگڑھ پر قانونی اور سیاسی مسائل پر تحقیق کی کاوش ہے- اس طرح کی کانفرنسز میں مسئلہ جوناگڑھ کے ساتھ ساتھ مسئلہ کشمیر پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے-

مسئلہ جوناگڑھ پہ حالیہ پیش رفت

ڈاکٹر سیف الرحمٰن ملک (ڈائریکٹر انڈیا اسٹڈی سینٹر، انسٹی ٹیوٹ آف اسٹریٹجک سٹڈیز اسلام آباد) نے چوتھے اکڈیمک سیشن (جوناگڑھ ریاست کا مسئلہ اور قانونی تناظر) کی صدارت کی- جناب احمد القادری (ریسرچ ایسوسی ایٹ مسلم انسٹی ٹیوٹ) نے اس سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سر انجام دیئے-

مقررین کی جانب سے پیش کیے گئے خیالات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

مسئلہ جوناگڑھ پہ مختلف بیانیے: ایک تنقیدی جائزہ

جناب حمزہ ملک
نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (نسٹ) اسلام آباد

(نوٹ: تفصیلی مقالہ کا ترجمہ شمارہ ہٰذا نومبر 2021ء کے صفحہ نمبر 28 پہ ملاحظہ فرمائیں)

جوناگڑھ تحریک کا احیاء چیلنجز اور امکانات

جناب طارق خان
ایم ایس اسکالر، انٹرنیشنل ریلیشنز، بحریہ یونیورسٹی، اسلام آباد

پاکستان اپنے تاریخی پہلوؤں، نظریاتی اقدار اور اپنے بزرگوں کی کاوشوں کو کبھی نہیں بھول سکتا یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے مسئلہ جوناگڑھ کے احیاء کے لیے نئی تحریک شروع

کی ہے- چنانچہ پاکستان کی نئی خارجہ پالیسی کی ترجیحات جونا گڑھ کے مسئلے کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں- پاکستان نے بھارت کے تمام غیر قانونی علاقائی قبضوں کا جواب دینے اور واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ تاریخی اور قانونی طور پر پاکستان کا حصہ تھے- جونا گڑھ تحریک، سلامتی کونسل اور بین الاقوامی برادری کی توجہ کا بھی سبب بنے گی- جونا گڑھ کے مسئلے کو اجاگر کرنے کے لیے موجودہ حکومت پاکستان نے جونا گڑھ تحریک کے لیے فعال کردار ادا کیا ہے- جونا گڑھ تحریک پاکستان کے عالمی امیج، علاقائی سالمیت اور خودمختاری کو زندہ کرے گی- جونا گڑھ تحریک خاص طور پر ہندوستان اور کشمیر کے اندر مسلمانوں کے ساتھ بھارتی مظالم کو بے نقاب کرے گی- پاکستان جہاں بھی کشمیر کا مسئلہ اٹھا رہا ہے اسے بیک وقت جونا گڑھ کا مسئلہ بھی اٹھانا چاہیے-

حالیہ دور میں جونا گڑھ تحریک کا جائزہ

جناب ظفر مسعود
شعبہ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

جونا گڑھ تحریک نے پچھلی دو دہائیوں میں ایک نئی جہت حاصل کی- جونا گڑھ ریاست کے موجودہ نواب، نواب جہانگیر خانجی نے اس مسئلے کو اجاگر کرنے میں فعال کردار ادا کیا ہے- وہ مختلف قانون سازوں اور پالیسی سازوں سے ملاقاتیں کرتے رہے تاکہ انہیں جونا گڑھ کے معاملے سے آگاہ کیا جا سکے- جونا گڑھ تحریک کی بحالی میں حضرت سلطان باھُوکے خانوادہ کی طرف سے ایک اہم کردار ادا کیا جا رہا ہے- صاحبزادہ سلطان محمد علی صاحب نے حضرت سلطان باھُوکے دربار کے ایک گیسٹ ہاؤس کو جونا گڑھ ہاؤس کا نام دیا- سالانہ لاکھوں لوگ حضرت سلطان باھُوکے مزار پر جاتے ہیں- مزید برآں مرآۃ العارفین نے چیف ایڈیٹر صاحبزادہ سلطان احمد علی کی نگرانی میں اس مسئلے کو اجاگر کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا- اس کے علاوہ مسلم انسٹیٹیوٹ نے جونا گڑھ کے مسئلے کو زندہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا- متعدد سیمینار، گول میز مباحثے اور لیکچرز کا اہتمام مسلم انسٹیٹیوٹ کے پلیٹ فارم سے کیا گیا- پاکستان کی موجودہ حکومت نے گزشتہ سال پاکستان کا ایک نیا سیاسی نقشہ جاری کیا جس میں جونا گڑھ کو پاکستان کا ایک لازمی حصہ دکھایا گیا- نواب جہانگیر خانجی کی طرف سے صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب کی جونا گڑھ ریاست کے دیوان کے طور پر تقرری ایک اور اہم پیش رفت ہے-

جونا گڑھ کے مسئلے پہ جدید آراء و بیانیے: ایک تنقیدی تجزیہ

جناب محمد وسیم عباس
ریسرچ ایسوسی ایٹ مسلم انسٹیٹیوٹ

پاکستان کی مختلف حکومتوں نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھایا اور نواب آف جونا گڑھ کو تسلیم کیا- تاہم بین الاقوامی سطح پر حکومتوں نے اس مسئلے پر مناسب پیشرفت نہیں کی- نواب دلاور خانجی تھے جنہوں نے اس مسئلے کو زندہ رکھا- نظریہ پاکستان ٹرسٹ ایک تحقیقی ادارہ ہے یہ اپنے سیمیناروں میں جونا گڑھ کے مسئلے پر بھی بحث کرتا ہے- تھنک ٹینک، مسلم انسٹیٹیوٹ ایک معروف ادارہ ہے جو دنیا میں جونا گڑھ کے مسئلے کو اجاگر کر رہا ہے- انسٹیٹیوٹ کی بنیاد صاحبزادہ سلطان محمد علی صاحب نے رکھی- انسٹیٹیوٹ نے اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا اور حکومت پاکستان کو پالیسی سازی میں مدد فراہم کی- صاحبزادہ سلطان احمد علی، چیئرمین مسلم انسٹیٹیوٹ دیوان آف جونا گڑھ بنے، نواب جہانگیر خانجی نے یہ اہم منصب صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب کو جونا گڑھ کے مقصد کیلئے ان کی کوششوں پر دیا ہے- 14 اگست 2020ء کو دیوان آف جونا گڑھ نے اس مسئلے سے متعلق 14 نکاتی قرارداد بھی پیش کی تھی جو اس مسئلہ کے حل کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہے- 2020ء میں سروے

آف پاکستان نے پاکستان کے نقشے میں جوناگڑھ اور مناوادر کو دکھایا- اس نقشے کی بھارت کے علاوہ تمام SCO ممبران نے تائید کی- موجودہ دور میں جوناگڑھ مسئلہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی توجہ حاصل کر رہا ہے جو کہ خوش آئند بات ہے-

پاکستان میں جوناگڑھ کمیونٹی کا سماجی، سیاسی اور اقتصادی کردار

محترمہ ندا کنول
ایم فل سکالر، شعبہ تاریخ اور تہذیبی مطالعہ، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

جوناگڑھ کمیونٹی اصل میں لوہانہ ہندو ذات سے تعلق رکھتی تھی جنہوں نے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے شاگرد صوفی مبلغ سید یوسف الدین کے ہاتھوں اسلام قبول کیا- انہیں اسی سبب ''مومن'' کہا جاتا تھا جو بعد میں ''میمن'' میں بدل گیا- جوناگڑھ کمیونٹی نے تقسیم کے وقت پاکستان کے انتظامی معاملات میں اہم کردار ادا کیا- مزید برآں، پاکستان میں میمن کمیونٹی نے ایک اوکھائی میمن جماعت بنائی جو ہجرت کرنے والے لوگوں کی رہائش کا انتظام کرتی تھی- سیاسی کردار میں نواب دلاور خانجی سندھ کے گورنر رہے- اشرف ڈبلیو تابانی جو کہ مشہور میمن بزنس مین ہیں، سندھ کے گورنر اور صوبائی وزیر خزانہ رہے- پاکستان کے میمن سیاست دان محمود ہارون نے وفاقی وزیر داخلہ اور وفاقی وزیر دفاع کے طور پر خدمات انجام دیں- معاشی کردار میں میمنوں نے کاروبار کے ذریعے مشرقی اور مغربی پاکستان میں تجارتی مہارتوں کو استعمال کرتے ہوئے معیشت کی ترقی میں حصہ لیا- یہ کمیونٹی پاکستان میں سماجی بہبود کے کاموں کے لیے مشہور ہے- ایدھی فاؤنڈیشن، سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ، عزیز تابہ فاؤنڈیشن اور داؤد فاؤنڈیشن کمیونٹی کی نمایاں شخصیات چلاتی ہیں- کھیلوں میں محمد فیملی پاکستانی کرکٹ کی سرخیل ہے- پاکستان کے معاشی دارالحکومت کراچی کی اکثر بڑی تاجر شخصیات اور خاندانوں کا تعلق بھی جوناگڑھ ہی سے ہے مثلاً: رنگون والا، پردیسی، داؤد فیملی، آدم جی اور دیگر-

پاکستان کی سماجی ترقی میں جوناگڑھ کمیونٹی کا کردار: ایک جائزہ

جناب عبدالباسط
لیکچرر، سکول آف میڈیا اینڈ کمیونیکیشن سٹڈیز، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

پاکستان میں جوناگڑھ کے 30 لاکھ لوگ رہتے ہیں- پاکستان کے صنعتی، تعلیمی، فلاحی، کھیلوں اور بینکنگ کے شعبوں میں ان کا بڑا حصہ ہے- اسی طرح دیگر نمایاں شخصیات میں محمد برادرز، عبدالستار ایدھی اور جاوید میانداد شامل ہیں- جنہوں نے مختلف شعبوں میں

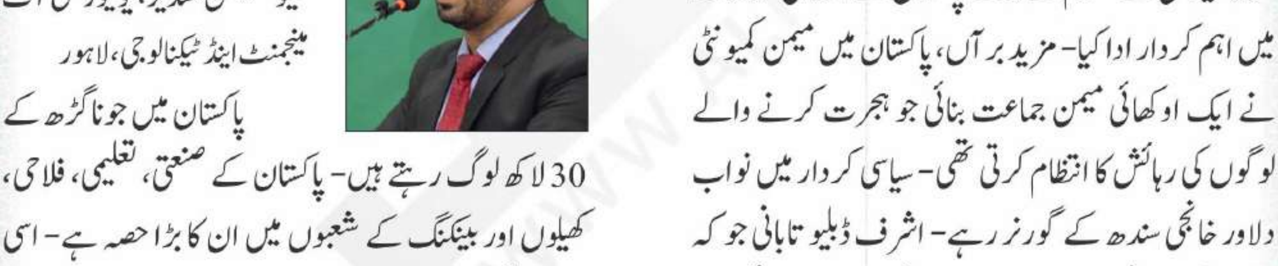

پاکستان کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے- بڑے گروہ بشمول دادابھوئے، آدم جی، پردیسی، داؤد، قاسم دادا، کریم گروپ، باوانے گروپ، میمن خاندان وغیرہ جن کا تعلق جوناگڑھ سے ہے، وہ پاکستان کیلئے خدمات انجام دے رہے ہیں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے اپنا حصہ ڈال رہے ہیں- مزید برآں برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے قبل جوناگڑھ برطانوی ہندوستان کی ایک فلاحی اور امیر ترین ریاست تھی کیونکہ جوناگڑھ کے لوگ کاروبار اور تجارت میں مہارت رکھتے تھے- انہوں نے ہندوستانی قبضے کو قبول نہ کیا اور ان کی ایک بڑی تعداد پاکستان منتقل ہوگئی- جوناگڑھ کے بہت سے لوگ مالی اور معاشی بہتری میں حصہ لے رہے ہیں اور آزادی کے بعد سے پاکستان کی معیشت میں مکمل طور پر حصہ ڈال رہے ہیں-

برصغیر میں جوناگڑھ ریاست کی جغرافیائی سیاسی اہمیت

جناب محمد بشیر جنجوعہ

کمشنر پاکستان شماریات بیورو، وزارت منصوبہ بندی وترقی

جوناگڑھ ہندوستان کے مغربی کاٹھیاواڑ علاقے میں ایک ساحلی ریاست کے طور پر بڑی اسٹریٹجک اہمیت رکھتا ہے- یہ ریاست بحیرہ عرب سے جڑنے والا جغرافیائی علاقہ ہے- جوناگڑھ ایک ساحلی مقام کے طور پر عالمی سمندری تعلقات میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے- جوناگڑھ کا صنعتی شعبہ معدنیات پر مبنی سیمنٹ انڈسٹری، فش پروسیسنگ انڈسٹری، زرعی انڈسٹری اور پاور سیکٹر وغیرہ ہے- زرعی مصنوعات آم، کیلا، کپاس اور گندم وغیرہ ہیں- جوناگڑھ میں سات ہزار کے قریب چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہیں جن میں کھانے کی مصنوعات، کیمیکلز، برقی آلات اور ٹیکسٹائل شامل ہیں- جوناگڑھ ریاست میں ایک ہوائی اڈا اور دو بندرگاہیں ہیں- ویراول بندرگاہ اچھی سڑک اور ریل رابطہ سے جڑی ہے- جوناگڑھ "گیر کا جنگل" کیلئے مشہور ہے جو ایشیائی شیروں کا واحد ٹھکانہ ہے اور پہاڑی سلسلہ گرنار زیارت کا ایک بڑا مقام ہے- جوناگڑھ ریاست میں تعلیمی، تحقیقی اور صحت کے مراکز بھی ہیں- جوناگڑھ انفراسٹرکچر اور سیاحتی نقطہ نظر سے بھی اہم ہے یہاں دو دریا سونراخ اور کالو ہیں اور اس میں کئی جھیلیں اور دو ڈیم بھی ہیں- یہ علاقہ بنیادی طور پر پہاڑی ہے جو زمین، آب و ہوا، ہائیڈروگرافک نیٹ ورک، مٹی اور نباتات وحیوانات کے لحاظ سے مختلف انواع پہ مشتمل ہے-

صدارتی کلمات

ڈاکٹر سیف الرحمٰن ملک

ڈائریکٹر انڈیا اسٹڈی سینٹر، انسٹیٹیوٹ آف اسٹریٹجک سٹڈیز اسلام آباد

یہ پہلی کانفرنس نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی جوناگڑھ کے مسئلے پہ انسٹیٹیوٹ کے زیر

اہتمام تقریبات کا تسلسل ہے-1948ء میں جونا گڑھ کا مسئلہ اقوام متحدہ میں گیا تھا لیکن بد قسمتی سے کچھ وجوہات کی بناء پر اس مسئلے اتنا کام نہ ہو سکا لیکن آج نواب آف جونا گڑھ نواب محمد جہانگیر خانجی اور دیوان صاحب آف جونا گڑھ سلطان احمد علی صاحب کی کاوشوں کی وجہ سے آج اس مسئلے کو ساری دنیا جان رہی ہے اور آج کی اس کانفرنس کی اصل کامیابی بھی یہی ہے کہ اس کانفرنس میں تحقیقی مقالہ جات و مضامین پیش کیے گئے ہیں اور یہ تعلیمی مواد دنیا بھر میں مسئلہ جونا گڑھ کو اجاگر کرے گا- بھارت پر دباؤ ڈالنے کا یہی مناسب وقت ہے کیونکہ بھارت کے وزیر اعظم مودی نے اپنی جارحانہ پالیسیوں کے ذریعے سے بھارت کا مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے- مجھے یقین ہے کے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور جونا گڑھ پاکستان کا ایک باقاعدہ حصہ ہو گا-

اختتامی سیشن

اختتامی سیشن میں صاحبزادہ محمد محبوب سلطان (وفاقی وزیر برائے ریاستی و سرحدی امور) مہمان خصوصی تھے- ڈاکٹر فخر بلال (قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد) نے سیشن میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے-

معززمہمان

ائیر وائس مارشل (ر) جناب فیض عامر

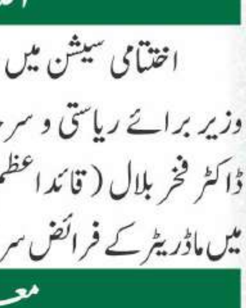

سابق وائس چانسلر، ائیر یونیورسٹی اسلام آباد

پاکستان کیلئے یہ مناسب وقت ہے کہ ہم ہر فورم پر جونا گڑھ کے اپنے قانونی حق کو زندہ رکھیں اور اپنی آواز بلند کریں-مسئلہ کشمیر کی بے پناہ اہمیت کی وجہ سے جونا گڑھ کا مسئلہ ماند پڑ گیا تھا- مزید برآں تقسیم کے دوران وجود میں آنے والی ریاست پاکستان کو غیر محفوظ سرحد اور مہاجرین کی آمد کے ساتھ مختلف چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا جبکہ ہندوستان کو محفوظ سرحد وراثت میں ملی- تقسیم کے دوران بھارتی رویہ انتہائی منفی تھا جس نے ہمارے بھارت کے ساتھ تعلقات کو متاثر کیا- جواہر لعل نہرو اور سردار پٹیل نے ریاستوں کے الحاق کے حوالے سے انتہائی جارحانہ کردار ادا کیا اور سردار پٹیل نے جونا گڑھ پر حملے کا حکم دیا- جس دن سے ہندوستان وجود میں آیا ہے اپنے تمام پڑوسیوں کے خلاف جارحانہ پالیسیاں دکھا رہا ہے کچھ ہندوستانی غیر جانبدار مصنفین نے بھی بھارت کی جارحانہ پالیسیوں پر لکھا جیسے شری ناتھ رہاسیا اور اے جی نورانی وغیرہ- کئی ریاستیں آزاد رہنا چاہتی تھیں یا پاکستان میں شامل ہونا چاہتی تھیں لیکن مذکورہ لوگوں نے طاقت کے زور پہ بھارت میں شامل ہونے پر مجبور کیا- ان ریاستوں نے دباؤ کے تحت بھارت کے ساتھ الحاق کیا- بھارت نے معاشی ناکہ بندی کی ریاست میں فسادات کو ہوا دی اور آخر کار طاقت کے استعمال سے ریاست جونا گڑھ پر قبضہ کر لیا- ہم نے افغانستان، عراق اور آذربائیجان سے سیکھا ہے کہ قبضہ ایک پائیدار پالیسی نہیں ہے-

معززمہمان

جناب اعزاز احمد چوہدری

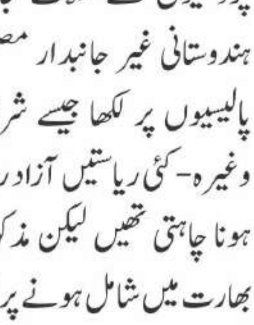

ڈائریکٹر جنرل، انسٹیٹیوٹ آف اسٹریٹجک سٹڈیز اسلام آباد- سابق سیکریٹری خارجہ، پاکستان

نواب آف جونا گڑھ اور دیوان آف جونا گڑھ نے پاکستان کے بھولے ہوئے ایجنڈے میں سے ایک اہم مسئلے کے بارے میں عوامی شعور اجاگر کرنے کے لیے پہل کی اور بروقت اور احسن انداز میں اس مسئلے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں- اس کانفرنس میں جو تحقیقی مقالے پیش کیے گئے وہ اس مسئلے کے سیاسی، قانونی، سفارتی اور تعلیمی جہتوں کا احاطہ کرتے ہیں- سفارتی طور پر یہ مسئلہ پاکستان نے اقوام متحدہ میں اٹھایا لیکن بد قسمتی سے یہ مسئلہ چند سالوں سے اپنی شناخت کھو بیٹھا اور اب یہ پاکستان کے ایجنڈے پر واپس آ گیا ہے- یو این سیکورٹی کونسل میں انڈیا پاکستان کے حل طلب مسائل کے ایجنڈے کے تحت ہم اپنے

مسائل جیسے کشمیر اور جوناگڑھ وغیرہ پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں- اس کانفرنس کے نتائج یہ ہونگے کہ جوناگڑھ تحریک کیلئے قابل عمل اقدام پیدا ہونگے-

اقلیتیں اور تمام پڑوسی ممالک بھارت کی جارحانہ پالیسیوں کا شکار ہیں- اس کی موجودہ مثال اگست 2019ء ہے جب بھارت نے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی- حال ہی میں حکومت پاکستان کے تین وزراء نے ایک رپورٹ کی کہ بھارت پاکستان میں دہشتگردی کی سرپرستی کر رہا ہے-

معزز مہمان

جناب علی محمد خان

وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور

جوناگڑھ اور کشمیر کے مسائل اپنی نوعیت کی وجہ سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں- جوناگڑھ نے پاکستان کے ساتھ قوانین اور قواعد وضوابط کے مطابق الحاق کیا- پاکستان کے پاس قائداعظم محمد علی جناح اور نواب مہابت خانجی کے دستخط شدہ الحاقی دستاویز موجود ہے جبکہ بھارت کشمیر کے معاملے میں الحاقی دستاویز پیش کرنے میں ناکام رہا ہے- معاہدے کے تحت دفاع، خارجہ امور اور مواصلات پاکستان کو دیئے گئے جبکہ نواب کو خودمختار حکمران کی حیثیت حاصل ہے-

15 ستمبر سے 9 نومبر 1947ء تک پاکستان کا جھنڈا جوناگڑھ پر لہراتا رہا، ہم ایک دن پھر جوناگڑھ پر پاکستان کا یہ جھنڈا لہرائیں گے- انسانی تاریخ میں کبھی بھی آزادی آسانی سے حاصل نہیں ہوئی ہمیں اس کے لیے بہت عملی جدوجہد کی ضرورت ہے- جوناگڑھ کے پاکستان سے الحاق سے پہلے یا بعد میں تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے کہ لوگ فیصلے سے ناخوش ہوں- یہ ہندوستان تھا جس نے جوناگڑھ میں انتشار اور عدم استحکام پیدا کیا- جوناگڑھ ہمارا قومی مقصد ہے اور ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے قانونی حق کیلیے آواز اٹھائیں-

قومی مسائل پر ہمیں ایک قوم کے طور پر مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے-

معزز مہمان

جناب سید فخر امام

وفاقی وزیر برائے نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ

ریاست جوناگڑھ پاکستان کا ایک اہم جزو ہے- ہاؤس آف کامن نے 1947ء میں فیصلہ کیا کہ شاہی ریاستوں کے حکمران اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں گے- نواب آف جوناگڑھ بہترین حکمت عملی اور قائدانہ سوچ رکھتے تھے اور یہ ان کا فیصلہ اجتماعی سوچ پر مبنی تھا کہ انہوں نے پاکستان کی خودمختار ریاست کا انتخاب کیا- اس وقت پاکستان کو مختلف چیلنجز اور مسائل کا سامنا تھا- آج تک کسی نے بھارت کے ساتھ کشمیر کی الحاق کی دستاویز نہیں دیکھیں- لیکن پاکستان کے پاس جوناگڑھ کی الحاق کی دستاویز موجود ہے جس پر نواب مہابت خانجی اور قائداعظم محمد علی جناح کے دستخط ہیں- پاکستان نے بین الاقوامی برادری کو یہ دستاویز پیش کی ہیں- بھارت پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کر رہا ہے- میں دنیا کے سب سے بڑے میدان (اقوام متحدہ) میں جوناگڑھ کے نام کی گونج سننے کا منتظر ہوں-

مہمان خصوصی

جناب صاحبزادہ محمد محبوب سلطان

وفاقی وزیر برائے ریاستی و سرحدی امور

ہماری حکومت نے وزیر اعظم عمران خان کی قیادت میں جوناگڑھ کا نیا سیاسی نقشہ جاری کیا جس میں جوناگڑھ کو پاکستان کا حصہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے- 15 ستمبر 2020ء کو شنگھائی تعاون تنظیم کی ویڈیو کانفرنس میں پاکستان نے اس خاص نقشے کو بیک گراونڈ کے طور پر استعمال کیا- بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت

ڈووال نے اس نقشہ پر اعتراض کیا اور اسے ہٹانے کا مطالبہ کیا- لیکن شنگھائی تعاون تنظیم نے بھارت کے اعتراض کو مسترد کر دیا اور پاکستان کے مؤقف کو تسلیم کیا- یہ اس نقشے کی بین الاقوامی پہچان تھی جس میں جوناگڑھ پاکستان کا حصہ تھا- میں ایک بار پھر نواب صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم بحیثیت حکومت آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم پاکستان کا یہ کیس مل کر لڑیں گے-

کانفرنس کی قرارداد

صاحبزادہ سلطان احمد علی

دیوان ریاست جوناگڑھ و چیئرمین مسلم انسٹیٹیوٹ نواب آف جوناگڑھ نواب محمد جہانگیر خانجی کی اجازت سے اور کانفرنس کے تمام شرکاء کی جانب سے میں آج کی کانفرنس کی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں-

14 اگست 2021ء کو منظور کی جانے والی قرار دادِ جوناگڑھ اور نواب آف جوناگڑھ کے پالیسی بیانات کی یاد دہانی کرواتے ہوئے ریاست جوناگڑھ کی آزادی، اس کی خود مختاری، سیاسی آزادی اور جغرافیائی حفاظت کیلئے کمربستہ ہو کر جوناگڑھ کی آزادی کیلئے اپنی پُر امن جدوجہد جاری رکھنے اور کبھی بھی اپنے قانونی حق سے پیچھے نہ ہٹنے کا اعادہ کرتے ہوئے:

1. حکومتِ پاکستان پہ زور دیتے ہیں کہ 1972ء کے صدارتی آرڈیننس میں ترمیم کی جائے کہ اس کی شق نمبر 15 جوناگڑھ کی دستاویزِ الحاق کے آرٹیکل 9 سے براہِ راست متصادم ہے- جبکہ الحاقی دستاویز جوناگڑھ کے خود مختار حکمران نواب مہابت خانجی اور بانئ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی جانب سے دستخط کی گئی تھی-
2. حکومتِ پاکستان کو تجویز کرتے ہیں کہ ہر سال 15 ستمبر کو یومِ الحاقِ جوناگڑھ اور 9 نومبر کو جوناگڑھ کے بطور یومِ سیاہ منایا جائے اور اس روز مسئلہ جوناگڑھ پہ نیشنل اور انٹرنیشنل کانفرنسز منعقد کی جائیں جبکہ صدرِ پاکستان، وزیرِ اعظم پاکستان اور پاکستان کے وزیرِ خارجہ کی جانب سے جوناگڑھ سے متعلق پالیسی بیانات جاری کئے جائیں-
3. حکومتِ پاکستان کی توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلوایا جائے جس میں ریاست جوناگڑھ پہ پاکستان کی ملکیت کے دعویٰ کا اعادہ کیا جائے اور مسئلہ جوناگڑھ پہ مشترکہ قرارداد منظور کی جائے-
4. حکومتِ پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ کشمیر سیکرٹریٹ کی طرح جوناگڑھ سیکرٹریٹ قائم کیا جائے جو وسیع تناظر میں مسئلہ جوناگڑھ کو اجاگر کرنے میں مددگار ہوگا-

5. حکومتِ پاکستان کی تجویز کرتے ہیں کہ وفاقی دارالحکومت میں جوناگڑھ ہاؤس قائم کیا جائے جو پاکستان کے جوناگڑھ پہ دعویٰ کی نشانی ہوگی-

6. حکومتِ پاکستان کو تجویز کرتے ہیں کہ کثیر الوزارتی کمیٹی (Inter-Ministerial Committee) تشکیل دی جائے جس میں وزارتِ قانون، وزارتِ خارجہ، وزارتِ سرحدی و ریاستی امور، وزارتِ دفاع، کیبنٹ ڈویژن وغیرہ سے ممبران کو شامل کیا جائے تاکہ مسئلہ جوناگڑھ پہ قومی بیانیہ اور سٹریٹیجی تشکیل دی جائے-

7. پاکستان کے دفترِ خارجہ پہ زور دیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پہ آواز بلند کرے اور تسلسل سے اس مسئلہ کے قانونی پہلوؤں پہ بیانات جاری کرے- اسی مقصد کیلئے دفترِ خارجہ میں جوناگڑھ ڈیسک قائم ہونا چاہئے جو قانونی دعویٰ پہ کام کرنے کیلئے مختص ہو-

8. حکومتِ پاکستان پہ زور دیتے ہیں کہ ریاست جوناگڑھ پہ نیشنل گزٹ شائع کیا جائے-

9. حکومتِ پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ جوناگڑھ پہ قلیل مدتی اور طویل مدتی قومی پالیسی مرتب کرے- اسی طرح حکومت کے اعلیٰ سطحی دوروں کے دوران مسئلہ جوناگڑھ کو اجاگر کیا جائے تاکہ عالمی سطح پہ اس مسئلہ پہ سپورٹ حاصل کرنے کیلئے لابنگ کی جاسکے-

10. حکومتِ پاکستان کو تجویز کرتے ہیں کہ ریاست جوناگڑھ اور مسئلہ جوناگڑھ سے متعلق موضوعات کو قومی تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے-

11. ہائر ایجوکیشن کمیشن کو تجویز کرتے ہیں کہ ملک کی اولین پانچ جامعات میں جوناگڑھ چیئر کا قیام عمل میں لایا جائے-

12. حکومتِ پاکستان کو تجویز کرتے ہیں کہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کو مسئلہ جوناگڑھ کو اتنی کوریج دینی چاہئے جتنی کا یہ حقدار ہے-

اظہارِ تشکر

عزت مآب نواب جہانگیر خانجی

نواب آف جوناگڑھ

مَیں یہاں تمام حاضرین، شرکاء، معزز مہمانوں اور معزز مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج کی اس نیشنل کانفرنس آف جوناگڑھ کے لئے کاوشیں کیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوئی- جب بہت سارے دانشوروں اور اسکالرز نے کہا کہ جوناگڑھ پاکستان ہے اور پاکستان کی یہ اخلاقی اور قانونی آواز بلند کی تو وزیراعظم مودی کو اس کانفرنس سے سیکھنا چاہیے- اگلا دن وہ دن ہے (15 ستمبر) جب پاکستان کی آزاد خودمختار سلطنت اور جوناگڑھ کی خودمختار سلطنت کے مابین الحاق کے دستاویز پر دستخط ہوئے اور جوناگڑھ پاکستان کا قانونی حصہ بنا-

☆☆☆

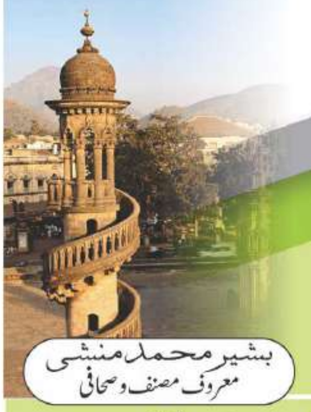

ریاست جونا گڑھ کے دیوان
ایک تاریخی جائزہ

بشیر محمد منشی
معروف مصنف و صحافی

تمہیدی جملے

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر نظر رکھنے والا ہر ذی شعور اس حقیقت سے واقف ہے کہ مسئلہ جونا گڑھ اور کشمیر سامراج کی سیاسی چالبازیوں اور شعبدہ بازیوں کی بھیانک زندہ مثالیں ہیں جس میں تقسیم ہند کے وقت کی ہندو کانگریس کی حریف اور مسلم دشمن قیادت کے تانے بانے صاف عیاں ہیں جس کی کوکھ سے مسئلہ جونا گڑھ نے جنم لیا- مسلمانان برصغیر کے علیحدہ وطن کے حصول کی کامیاب ترین تاریخی جدوجہد میں ریاست جونا گڑھ کے والی اور عوام و خواص قائد اعظم کی قیادت میں آغاز ہی سے شامل رہے اس سلسلے میں قائد اعظم نے کاٹھیاواڑ اور جونا گڑھ کے خصوصی دورے بھی کئے کیونکہ بیرسٹر محمد علی جناح کا تعلق بھی علاقے پانے لی سے تھا اور تقسیم سے قبل بھی وہ ریاست کے قانونی معاملات میں مشیر و معاون رہے- ریاست اور ان کے بمبئی آفس کے درمیان مسلسل رابطے تھے مملکت اسلامی خداداد پاکستان کے قیام پذیر ہوتے ہی جانثار پاکستان نواب آف جونا گڑھ سر مہابت خانجی مرحوم نے کانگریس کی ہر من موہک پیشکش کو ٹھکرا کر اپنے تمام مال و متاع کو قربان کر کے پاکستان کی تاریخ کے باب ایثار میں اپنا نام روشن کر لیا- نیز قائد اعظم ہی کے ایماء پر 15 ستمبر 1947ء کے روز اپنی ریاست کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے دستاویز پر دستخط کر دیے تھے-

ریاست جونا گڑھ کے امور ریاست کو چلانے اور انتظامی امور کو دیکھنے میں نواب کے معاون دیوان (وزیر اعظم) کا عہدہ تھا-

ریاست جونا گڑھ میں دیوان کا عہد:

بابی خاندان کے پہلے نواب شیر خان بابی یعنی بہادر خانجی اول (1758ء-1748ء) آپ نے نواب کا خطاب اختیار کیا اور ایک خود مختار ریاست کی بنیاد رکھی اور جونا گڑھ ہی کی ناگر قوم کے ایک شخص دلپت رام کو دیوان مقرر کیا- 1751ء میں دلپت رام کی وفات کے بعد جگن ناتھ مورارجی کو دیوان مقرر کیا-

دوسرے نواب مہابت خانجی اول (1774ء-1758ء) کے 17 سالہ دور حکومت میں دیوان جگن ناتھ جھالا، سوم جی جکار، دیال سیٹھ، میوا لال، شیر زمان خان بابی، پوپٹ پاریخ، بھیم کھوجا، امرجی ناناوٹی وغیرہ 11 دیوان رہے-

تیسرے نواب حامد خانجی (1811ء-1774ء) کے دور میں 10 دیوان رہے، چوتھے نواب بہادر خان دوم (1840ء-1811ء) کے عہد میں 12 دیوان ریاست کے امور چلانے میں ممد و معاون رہے- پانچویں نواب حامد خانجی دوم (1851ء-1840ء) کے 11 سالہ حکمرانی میں 4 دیوان اور چھٹے نواب مہابت خانجی دوم (1880ء-1851ء) کے عہد میں 8 دیوان یکِ بعد دیگرے آئے-

اسی طرح ساتویں نواب بہادر خانجی سوم (1892ء-1880ء) کے زمانہ میں 2 دیوان، آٹھویں نواب رسول خانجی (1911ء-1892ء) کے ساتھ 10 دیوان رہے- پھر برٹش ایڈمنسٹریشن (1920ء-1911ء) کے درمیان 3 ایڈمنسٹریٹرز اور نویں نواب مہابت خانجی سوم (1947ء-1920ء) کے دور میں 10 دیوان یکِ بعد دیگرے آئے- یوں دو صدی کے

بابی خاندان کے 9 نوابوں کے دور حکومت میں 72 دیوان رہے ہیں-

دیوان کی ذمہ داریاں واختیارات:

دیوان ہی ریاست کے انتظامی معاملات میں نا صرف مشیر خاص کا درجہ رکھتے تھے بلکہ تمام انتظامی ذمہ داریوں کو بھی سنبھالتے تھے ہر محکمہ کے سربراہوں کے انتظامی معاملات دیوان ہی کے دستخط سے منظور ہوتے تھے-دیوان ہی ریاست میں سب سے بڑے انتظامی عہدہ دار ہونے کے علاوہ ریاست کے مالی معاملات یعنی وزارت خزانہ بھی دیوان ہی کے ماتحت تھی، اسے وہاں کی زبان میں ٹریژری کہاجاتا تھا-

دیوان کی انتظامیہ وکابینہ:

دیوان کے ماتحت معاون دیوان یعنی نائب دیوان کا عہدہ تھا جسے فقط ریوینیو اسسٹنٹ کے طور پر رکھا جاتا تھا دیوان ہی کو محصولات نافذ کرنا اور اس کو وصول کرنے کا اختیار تھا دیوان آفس میں پیش کار، سیکریٹریز اور پرسنل سیکریٹری بھی تھے ان کا تقرر شاہی دیوان ہی کرتے تھے اس کے علاوہ داروغہ بھی ایک اہم عہدہ تھا باقی دیگر عہدوں میں مشرف (چیف ورکر)، تحویل دار دفتر خانہ، حضور نویس وغیرہ بھی دیوان کے انتظامی معاملات میں شامل تھے-

1862ء میں دیوان کے ساتھ ساتھ وزیر کا عہدہ بھی قائم کیا گیا جیسا کہ شیخ بہاؤالدین بھائی ریاست کے مشہور وزیر اعظم رہے ہیں 80 سال کی عمر ہونے پر ان کے دوستوں نے ان کی یادگار قائم کرنے کیلئے ساٹھ ہزار روپے جمع کئے وزیر اعظم نے 20 ہزار اور نواب رسول خانجی نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اس فنڈ میں شامل کیے اس طرح دو لاکھ تیس ہزار روپے کے خرچ سے بہاؤالدین کالج کا قیام عمل میں آیا جو آج بھی بھارت کے صوبہ گجرات کا سب سے بڑا شاندار کالج ہے اس ناچیز راقم الحروف کو بھی اسی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے-

ریاست جوناگڑھ اس معاملے میں بڑی خوش نصیب رہی ہے کہ اسے بہت قابل لائق وفائق دیوان میسر رہے ہیں ان دیوان صاحبان میں انگریز دیوانوں کے علاوہ جوناگڑھ کے مقامی اور غیر مقامی غیر جوناگڑھی نامور دیوان رہے ہیں جیسا کہ دیوان خان بہادر عبد القادر محمد حسین 28 اگست 1942ء سے 30 مئی 1947ء تک جوناگڑھ کے دیوان رہے اور اسی روز نواب مہابت خانجی نے شاہی فرمان نمبر 379 جاری کر کے شاہنواز بھٹو کو وزیر اعظم مقرر کیا-9 نومبر 1947ء کو جب بھارت نے ریاست جوناگڑھ پر غیر قانونی قبضہ کیا اس سے پہلے وہ ریاست جوناگڑھ کے ہوائی اڈے کیشود سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے اس طرح وہ صرف 162 دن تک ریاست کے وزیر اعظم رہے-

ریاست جوناگڑھ میں 1862ء تک نواب کے بعد کا انتظامی عہدہ دیوان ہی کا تھا-لیکن 1862ء سے ایک عہدہ وزیر اعظم کا بھی دیکھنے میں آیا-جیسا کے وزیر بہاؤ الدین، وزیر خان بہادر صالح ہندی وغیرہ- جبکہ بعد میں دیوان وو زیر اعظم کا عہدہ ایک کر دیا گیا جسے دیوان (وزیر اعظم) کے عہد سے پکارا جانے لگا-وزیر اعظم کے بالخصوص بہت زیادہ انتظامی اختیارات تھے- دیوان اور نائب دیوان بھی وزیر اعظم سے گفت وشنید کے بعد ہی نواب سے ریاستی معاملات میں ملاقات کر سکتے تھے -وزیر اعظم کے عہدے پر مقرر شیخ بہاء الدین، نواب مہابت خانجی دوم کے برادر نسبتی تھے-وزیر اعظم کے پاس دفاع، فوج، محصول نیز محکمہ خارجہ کے بھی کلی اختیارات تھے-اس زمانے میں ریاستوں میں جداگانہ وزارتوں کا دستور نہیں تھا- تمام ذمہ داریاں صرف وزیر اعظم کے ہی سپرد تھی-1871ء میں ریاست جوناگڑھ میں پہلی مرتبہ پولیس کا محکمہ اور دیوانی و فوجداری عدالتوں کا قیام عمل میں آیا اور یہ تمام معاملات بھی ڈائریکٹ وزیر اعظم کے ماتحت تھے اور یوں قانون کا محکمہ بھی دیوان کے زیر نگرانی رہا- ریاست کے دیوان کے زیر نگرانی 19 محکمہ جات تھے-جیسا کہ حضور آفس، ملکی دفتر، ٹریژری، پوست، پولیس، تعلیم، فوج، جنگلات، آبادکاری وغیرہ وغیرہ-

1862ء میں اس وقت کے دیوان گوکل جی جھالا ان کے زیرِ اہتمام ریاست کا ایک خاص پرچم اور شاہی مہر کو تیار کیا گیا، اس شاہی مہر میں طلوع ہوتے ہوئے سورج اور نیچے بادبانی جہاز اور سمندر اور شیر ببر منعکس ہیں۔ ضمناً عرض ہے کہ 14 ستمبر کی یعنی آج کی اس پر وقار کانفرنس کے دعوت نامے کے صفحہ نمبر تین پر اسی شاہی مہر کے عکس کو پیش کیا گیا ہے اور اس کے گرد نواب عالی جاہ بہادر والی ریاست جونا گڑھ اور نیچے کے حصہ میں انگریزی میں ہزہائنیس دا نواب آف جونا گڑھ لکھا ہے یہ اسی مہر کا عکس ہے۔

مزید کچھ کہنے سے پہلے اپنی زندگی کا ایک واقعہ عرض کرتا چلوں کہ حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کی دسویں پشت مبارک میں سلطان احمد علی صاحب ہیں جنہوں نے ایک ریسرچ تھنک ٹینک مسلم انسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی غالباً آج سے پانچ چھ برس قبل مرآۃ العارفین کے ایک شمارے میں ’’جونا گڑھ اوراق تاریخ میں گمشدہ سانحہ‘‘ کے عنوان سے ایک آرٹیکل جو ریاست جونا گڑھ کے مسئلے پر ایک راؤنڈ ٹیبل ڈسکشن کے احوال پر مبنی تھا، میری نظر سے گزرا جس نے میرے دل و دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میرا دل اس کے محرکات اور مرآۃ العارفین کے چیف ایڈیٹر اور مسلم انسٹیٹیوٹ کے روح رواں کا گرویدہ ہو گیا۔ بام عروج کی جانب شاہین صفت محو پرواز حضرت والا صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب کا وجود بابرکت ہمارے لئے اور اہلیان جونا گڑھ کیلئے اس لیے بھی قابل صد احترام ہے۔

قیام پاکستان کے چند ماہ بعد مسئلہ جونا گڑھ سلامتی کونسل کے اجلاسوں میں زیرِ بحث تو آگیا تھا اور پارٹیشن ایکٹ کی رو سے امید افزا سمت بھی اختیار کر چکا تھا مگر اسے نامعلوم وجوہات سے آنے والے وقت کے حکمرانوں اور ارباب حل و عقد نے پیش منظر سے ہٹا کر پس منظر میں دھکیل دیا اور یوں آہستہ آہستہ مسئلہ جونا گڑھ پاکستان کی تاریخ میں ایک گمشدہ سانحہ بن گیا اس نیم جان مسئلے کو پھر سے زندہ کرنے کی ریاست کے نئے دیوان ریاست جونا گڑھ صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب نے کامیاب کاوشیں کی اور مضبوط بنیاد رکھی۔

قارئین کرام! میں اپنے جذبات کی صحیح ترجمانی کرنے میں شاید بڑا کمزور واقع ہوا ہوں۔ زندگی کے 86 سال کے شب و روز کی تلخیوں کے کچھ اسباق پڑھ چکا ہوں اس ناچیز و ناتواں کی یادداشتیں جو بھولی بسری نہیں ہیں اس میں تقسیم ہند اور ریاست جونا گڑھ کے الحاق کے وقت کی اہلیان جونا گڑھ کی وہ مسرتیں بھی اچھی طرح محفوظ ہیں جب ہر سمت نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کی صدائیں گونج رہی تھیں اور بعد کے حالات الامان الحفیظ۔ گزشتہ 75 سال میں جونا گڑھ

پاکستان کی حسرتیں دل سے لگائے یہاں اور وہاں کے رشتہ داروں مرد و خواتین اور صالح بزرگوں کو جونا گڑھ پاکستان کے لئے دعائیں مانگتے اور دنیا سے رخصت ہوئے دیکھا۔ رب کریم ان التجاؤں کو یقیناً شرف قبولیت بخشتا ہے۔ پردہ غیب میں پھر کوئی جنبش ہوئی جیسا کہ ابوالحسن خرقانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے فیض روحانی کی بدولت سلطان محمود غزنوی نے سومنات کے بت کو پاش پاش کیا اور فتح مبین حاصل کی اور تاریخ میں بت شکن کے لقب سے ہمیشہ کے لئے اپنا نام کیا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سومنات کا مندر ریاست جونا گڑھ میں ہی تھا۔ اس طرح دور حاضر میں پھر ایک وقت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے خانوادے کے فرزند جلیل نے جونا گڑھ پاکستان کے پرچم کو جونا گڑھ ہاؤس میں لہرا دیا اور اب بھرپور تحریک آزادئ جونا گڑھ کی عمل میں آچکی ہے۔

☆☆☆

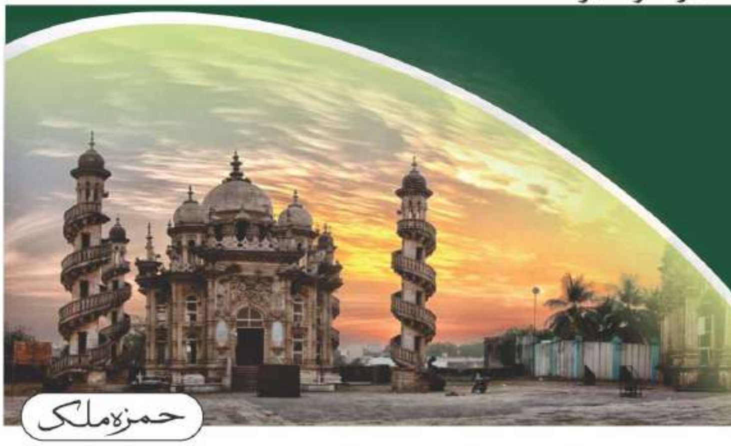

الحاقِ جوناگڑھ کے بارے میں مختلف بیانیے

ایک تحقیقی تجزیہ

حمزہ ملک

1947ء میں اس وقت کے جوناگڑھ کے نواب مہابت خانجی جو کہ لوگوں کی خواہشات کا مکمل طور پر خیال رکھتے تھے، نے الحاق کا فیصلہ کرنے کے لئے ریاستی کونسل کو ذمہ داری دی- یہ کونسل ریاست کے مختلف مذاہب اور علاقوں کی نمائندگی کرتی تھی- نئی قائم شدہ بھارت کی ریاست کے اعلیٰ حکام نے، فقط اس وجہ سے کہ جوناگڑھ کی اکثریت آبادی ہندو ہے اور اس کی زمینی سرحد بھارت سے جڑی ہے فیصلہ کر لیا کہ ریاستِ جوناگڑھ ہندوستان میں ضم ہو گی۔اسی طرح 12 اگست 1947ء کو ہندوستان نے جوناگڑھ کے نواب کو الحاق کی دستاویزات بھیجیں-[1]

ہندوستان کا مؤقف:

جواہر لال نہرو اور مینن جیسے ہندوستانی رہنماء کا خیال تھا کہ جوناگڑھ کی اکثریت آبادی ہندو ہے اس وجہ سے ان کو ہندوستان میں شامل ہونا چاہیے- انہوں نے یہ دلیل دی کہ پاکستان صرف مسلمانوں کے لئے بنایا جارہا ہے اس وجہ سے صرف مسلمان اکثریت والے علاقے ہی پاکستان کا حصہ ہونے چاہیے اور باقی تمام شاہی ریاستوں کو ہندوستان میں شامل ہونا چاہیے- دوسری چیزوں کے علاوہ اس بہانے کا جواز بنا کر ہندوستان نے ایک ہموار الحاق کی توقع میں الحاق کی دستاویزات بھیجیں-[2] جبکہ کسی بھی ریاست کے الحاق کے لیے 1947ء کے قانونِ آزادیِ ہند میں کوئی ایسی شرط نہیں تھی بلکہ اس ایکٹ کے مطابق تمام شاہی ریاستوں کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنے حکمران کے نظریہ اور خواہش پر کسی بھی ریاست میں شامل ہو سکتے ہیں- ہندوستانی حکام نے الحاق کے حوالہ سے فقط مذہبی شناخت کی بنا پر لوگوں کی خواہشات کو فرض کیا جو کہ عوام کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا- مزید براں جہاں بات جوناگڑھ کی ہوئی وہاں اس کو زمینی سرحد سے بھی جوڑ دیا-

ایک اور نقطہ جو بھارتی بیانئے کا حصہ ہے وہ اس وقت عمومی طور پر کاٹھیاواڑ کے پورے خطے اور خاص طور پر جوناگڑھ کی امن و امان کی صورتحال بھی تھی- ہندوستان نے یہ ظاہر کیا کہ اس کی فوجیں صرف ہنگامی حالات کے لئے حرکت میں ہیں جنہوں نے ریاست کے الحاق کے بعد 9 نومبر کو جوناگڑھ پر قبضہ کر لیا تھا اور جوناگڑھ میں تقریباً بیس ہزار کے قریب اسلحے سے لیس فوج کھڑی تھی-[3] ہندوستانی فوج نے سپلائی لائنیں درہم برہم کر دیں اور ریاست میں معاشی بحران پیدا کر دیا جس کے نتیجہ میں تشدد اور لوٹ مار شروع ہو گئی- اسی تشدد اور لوٹ مار نے ہندوستانی فوجوں کے جوناگڑھ میں داخلے کا جواز بنایا-

اس کے علاوہ بھی ہندوستان نے چند اقدامات اٹھائے جن میں ایک عبوری حکومت کا قیام بھی تھا- اس حکومت کا سرکردہ شامڑ داس گاندھی تھا جو کہ مہاتما گاندی کا بھتیجا تھا-

[1] Menon, V. P. (1961). *The story of the integration of the Indian States.* Madras: Orient Longmans
[2] Menon, V. P. (1961). *The story of the integration of the Indian States.* Madras: Orient Longmans
[3] Ali, C. M. (1967) *The Emergence of Pakistan.* New York: Columbia University Press

یہ بات بھولنی نہیں چاہیے کہ ریاست جوناگڑھ کے پاکستان سے الحاق کے بعد اس عارضی حکومت کا کوئی قانونی جواز نہیں تھا-[4] اس کے باوجود سردار البھ بھائی پٹیل، جو کہ ہندوستان کے پہلے نائب وزیرِ اعظم تھے، نے جوناگڑھ کے نواب پر اپنا فیصلہ تبدیل کرنے کے لئے دباؤ ڈالا- یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پٹیل کا تعلق گجرات (کی ریاست جام نگر سے نچلی ذات کے ہندوؤں) سے تھا اور اس کی اس خطے سے ذاتی وابستگی تھی-

عالمی دنیا کا مؤقف:

عالمی میڈیا اور بین الاقوامی اداروں نے جوناگڑھ کے حوالہ سے کوئی خاطر خواہ کردار ادا نہیں کیا- جوناگڑھ کے الحاق کے حوالہ سے زیادہ تر پریس کوریج نیویارک ٹائمز نے کی- اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل میں بھی مسئلہ جوناگڑھ کا مسئلہ لے جایا گیا- نیویارک ٹائمز نے نواب مہابت خانجی کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے فیصلے کو شائع کیا، مزید یہ بھی لکھا گیا کہ ہندوستانی حکومت نے اس فیصلے کی سخت مخالفت کی اور الحاق کو روکنے کی بھی کوشش کی-[5]

شروع شروع میں حالات معمول پر تھے البتہ ہندوستانی حکومت کے چند اقدامات نے پورے کاٹھیاواڑ بالخصوص جوناگڑھ میں تشدد اور بدامنی کو ہوا دی- بھارتی فوج کی جانب سے کی گئی معاشی ناکہ بندی نے ریاستِ جوناگڑھ کے لوگوں کو بہت ہی برے طریقے سے متاثر کیا- سپلائی لائنز کی مکمل تباہی کی وجہ سے خطہ میں معاشی بحران پیدا ہو گیا- اسی دوران وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے جواہر لال نہرو کو کسی بھی ایسے عمل سے دور رہنے کی تنبیہ کی جو جنگ کا باعث بنے- اس کی وجہ یہ تھی کہ الحاق کے بعد جوناگڑھ پاکستان کا حصہ تھا-[6] اس وجہ سے اس خطہ میں کسی بھی طرح کی جارحیت کو پاکستان کے خلاف اعلانِ جنگ تصور کیا جائے گا-

تاہم ہندوستان نے قبل از وقت کاروائی کی اور خطے میں اپنی فوجیں داخل کیں خاص طور پر جوناگڑھ کی سرحد میں اسلحہ سے لیس فوج کو داخل کیا گیا- اس کاروائی کے جواز کے طور پر یہ کہا گیا کہ جوناگڑھ کی سرحد میں کسی بھی قسم کی بدامنی کی فضا ہندوستان کے امن کو خراب کر سکتی ہے-[7] البتہ عسکری دستوں کی تعداد ایسی کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی نسبت کہیں زیادہ تھی- ہندوستان کا 20 ہزار کے قریب اسلحہ سے لیس فوج کا بھیجنا اس عمل کی عکاسی کرتا ہے- ان کے علاوہ تینوں افواج

یعنی بری فوج، نیوی اور فضائیہ وہاں پہ مقرر کی گئیں-[8] ہندوستان کی نیول فورسز کی جانب سے 9 اکتوبر 1947ء کو بندر گاہ بند کر دی گئی- اس کے ٹھیک ایک ہفتہ بعد یعنی 16 اکتوبر 1947ء کو جعفر آباد پورٹ کو بھی بند کر دیا گیا- یہ اقدامات پاکستان کی سمندری سرحد کو جوناگڑھ کی سمندری سرحد سے الگ کرنے کے لئے اٹھائے گئے-[9] جوناگڑھ کے نواب مہابت خانجی کے 23 اکتوبر 1947ء کو پاکستان آنے کے بعد ہندوستان کی فوجیں ریاستِ جوناگڑھ میں داخل ہو گئیں- ہندوستان نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ یہ ایک عارضی قدم ہے، جیسے ہی امن و امان قائم ہو گا فوجیں واپس چلی جائیں گی-

[4] Hodson, H. V. (1969). *The great divide: Britain, India, Pakistan.* London: Hutchinson
[5] New York Times. (1947, October 7). India lands troops to cut off state.
[6] Hodson, H. V. (1969). *The great divide: Britain, India, Pakistan.* London: Hutchinson
[7] Menon, V. P. (1961). *The story of the integration of the Indian States.* Madras: Orient Longmans
[8] New York Times. (1947, October 9). Pakistan will negotiate if India withdraws force.
[9] New York Times. (1948, March 9). Plebiscite repeat offered by India.

ریاستِ جوناگڑھ میں معاشی ناکہ بندی کے ساتھ ساتھ پورے برصغیر میں سخت گیر ماحول نے ریاست میں لوٹ مار کے خوف کی فضا کو قائم کیا- 29اکتوبر 1947ء برصغیر کے مختلف خطوں بالخصوص حیدر آباد، کشمیر اور جوناگڑھ کے حوالہ سے تشدد کی خبریں شائع ہوئیں-[10] جیسے ہی ہندوستانی افواج ریاستِ جوناگڑھ میں داخل ہوئیں حالات مزید بدتر ہو گئے کیونکہ لوگوں کے درمیان عجیب قسم کی الجھنوں نے جنم لیا کیونکہ سپلائی لائنز درہم برہم ہوگئی تھیں اس وجہ سے انتشار کی صورتحال پیدا ہوگئی-

اگر اقوامِ متحدہ کی بات کی جائے تو یہ مسئلہ سکیورٹی کونسل کے ایجنڈے پر موجود ہے- البتہ جموں و کشمیر کے تنازع کے حوالہ سے کی جانے والی بحث کے دوران کئی دفعہ جوناگڑھ کا بھی تذکرہ دیکھنے کو ملتا ہے- 14 مارچ 1950ء کی قرارداد سے قبل مسئلہ جوناگڑھ سکیورٹی کونسل کی توجہ کا مرکز رہا- بنیادی طور پر پاکستان اور بھارت دونوں نے جموں و کشمیر کے من چاہا حل نکلوانے کے لئے جوناگڑھ کے مسئلے کا استعمال کیا-[11] ہندوستان نے یہ دعویٰ کیا کہ کشمیر اور جوناگڑھ کی اکثریت ہندوستان میں شامل ہونا چاہتی ہے اس وجہ سے رائے شماری کی کوئی ضرورت نہیں جبکہ 1947ء کے قانونِ آزادئ ہند میں الحاق کے حوالے سے ایسی کسی شق کا ذکر نہیں ملتا-

پاکستان کا مؤقف:

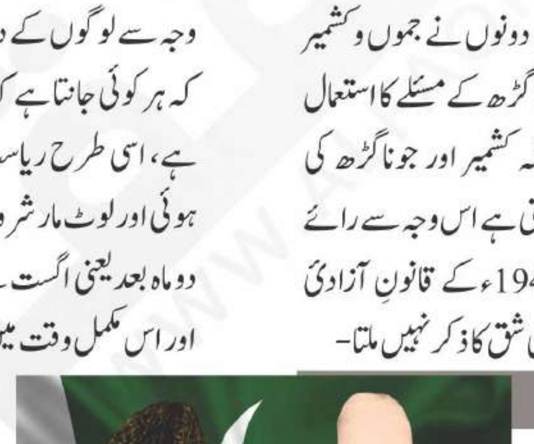

تقسیمِ ہند کے وقت کے نواب جناب نواب مہابت خانجی نے شعوری طور پر مختلف عوامل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کیا- ان عوامل میں سے ایک رعایا کی مرضی بھی تھی- ریاست کے پاس ایک ایسا نظامِ حکومت موجود تھا جو لوگوں کی خواہشات کا مکمل احترام کرتا تھا- اس امر کو یقینی بنانے کیلئے کونسل قائم کی گئی تھی جو مختلف مذاہب اور علاقوں کی نمائندگی کرتی تھی- اس کونسل کو پاکستان یا ہندوستان میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کے فیصلے کی ذمہ داری سونپی گئی- متواتر مباحث اور مکالموں کے بعد بالآخر کونسل نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا- لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے نوابین کو الحاق کے حوالہ سے رعایا کی خواہش کا خیال رکھنے کی تاکید کی تاکہ الحاق کے اس عمل کو ہموار بنایا جا سکے- الحاق کا فیصلہ جمہوری تھا جس میں تمام گروہوں کے لوگ شامل تھے-

پاکستان کے مؤقف کا ایک اہم حصہ ہندوستان کی دھمکی بھری حکمتِ عملی کے متعلقہ ہے کیونکہ بھارت نے ریاست کے خلاف معاشی ناکہ بندی کی جنہوں نے اقتصادی سرگرمیوں کو بہت برے طریقے سے متاثر کیا- جس نے گھمبیر ماحول کو جنم دیا جس میں ہندوستان کی طرف سے بندرگاہیں سیل کر دیئے جانے نے مزید اضافہ کیا- سپلائی لائنوں کی خرابی کی وجہ سے لوگوں کے درمیان خوراک کا بحران پیدا ہوگیا- جیسا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ ایسے ماحول میں مایوسی اور تشدد جنم لیتا ہے، اسی طرح ریاست میں امن و امان کی صورتحال خراب ہوئی اور لوٹ مار شروع ہوگئی- پاکستان کا کہنا ہے کہ الحاق کے دو ماہ بعد یعنی اگست سے اکتوبر تک ریاست میں مکمل امن تھا اور اس مکمل وقت میں پاکستان کا پرچم جوناگڑھ میں لہراتا رہا-

اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نواب کا فیصلہ رعایا کی مرضی کے مطابق تھا-

مزید یہ کہ ہندوستان کے اعلیٰ حکام کی جوناگڑھ جاکر نواب کو فیصلہ تبدیل کروانے کی کوشش کے دستاویزی شواہد موجود ہیں- ہندوستان کے پہلے نائب وزیرِ اعظم ولبھ بھائی پٹیل نواب کو ملنے خود گئے لیکن ان کی ملاقات نہ ہو سکی-[12] پاکستان کے مطابق ہندوستان کی طرف

[10]New York Times. (1948, March 9)
[11]United Nations. (1950). Report of The Security Council to The General Assembly (A/1361). New York: United Nation
[12]Menon, V. P. (1961). *The story of the integration of the Indian States.* Madras: Orient Longmans

سے دھمکیوں کی یہ ایک واضح مثال ہے جو کہ 1947ء کے قانونِ آزادیِ ہند کے طے کردہ اصول کے خلاف ہے جو شاہی ریاستوں کو آزادانہ الحاق کی مکمل اجازت فراہم کرتا ہے- لہٰذا پاکستان کا جوناگڑھ سے الحاق ان ٹھوس بنیادوں پر قانونی ہے-

پاکستان کا یہ بھی مؤقف ہے کہ ہندوستان اس وقت چند شر پسندوں کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا جو جوناگڑھ کا پاکستان کے ساتھ الحاق نہیں چاہتے تھے- لیکن یہ فیصلہ صرف ان کے لئے نہیں تھا بلکہ نواب نے تمام رعایا کے حقوق کو مجموعی طور پر مدِ نظر رکھا- کچھ سازشی عناصر نے ہندوستان کا دورہ کیا اور ریاستِ جوناگڑھ میں پاکستانی فوجوں کے ظلم کی جھوٹی کہاوتیں سنائیں جس کی بنیاد کسی بھی ٹھوس شواہد سے نہیں ملتی کیونکہ اس وقت پاکستان کی عسکری قوت کی موجودگی کا کوئی ثبوت نہیں تھا-[13] ان سازشی عناصر کے دہلی جانے کا مقصد خاص طور پر وہاں کے فیصلہ سازوں کے درمیان خوف کی فضا کو قائم کرنا تھا- یہ تمام اقدامات ہندوستان کے حق میں سونے پر سہاگہ ثابت ہوئے جو پہلے سے ہی ریاستوں میں فوجیں بھیجنے کے لئے تیار بیٹھا تھا- ان تمام ثبوتوں کی بنا پر پاکستان کا کہنا ہے کہ یہ تمام اقدامات محض اتفاق سے ممکن نہیں ہوئے بلکہ ہندوستان کی سوچی سمجھی سازش تھی کہ جوناگڑھ کو پاکستان میں شامل ہونے سے روکا جاسکے-

اختتامیہ:

بھارت کا یہ دعویٰ کہ شاہی ریاست جوناگڑھ ہندوستان کا حصہ ہونا چاہیئے فقط اکثریت آبادی کا ہندو ہونے کی وجہ سے ہے جو کہ 1947ء کے قانونِ آزادیِ ہند کے اصولوں پر مبنی نہیں کیونکہ شاہی ریاست میں نواب یا مہاراجہ کی حیثیت ”خود مختار“ تھی- ہندوستان نے اس بات کو درست ثابت کرنے کے لئے رائے شماری منعقد کروانے کا ڈھونگ رچایا جس کی شفافیت پر عالمی اداروں بلکہ پاکستان نے بھی سوال اٹھایا اور اسے مسترد کیا- ہندوستان کا یہ دعویٰ کہ جوناگڑھ کی سرحد پاکستان سے ملی ہوئی نہیں مشکوک ہے- یہ عالمی طور پر تسلیم شدہ مسلمہ حقیقت ہے کہ سمندری سرحدیں ایک حقیقت ہیں اور دنیا کے بہت سے ممالک سمندری سرحد کو آپس میں بانٹتے ہیں جو آپس میں زمینی طور پر متصل نہیں ہیں امریکہ کی ریاست الاسکہ اس کی واضح مثال ہے- ماؤنٹ بیٹن کے مطابق الحاق کی دستاویز کی منظوری کے بعد جوناگڑھ پاکستان کا حصہ ہے-[14] جوناگڑھ نے 14 اگست کو پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا جو کہ 15 ستمبر کو پاکستان نے منظور کیا- اس طرح یہ پاکستان کا حصہ ہے اور اس کے خلاف کسی بھی قسم کی جارحیت کو یقینی طور پر ریاستِ پاکستان کے خلاف اعلانِ جنگ ہوگا-

ان تمام ثبوتوں اور بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ پاکستان کے مؤقف میں صداقت ہے اور اس کو عالمی میڈیا کوریج بھی حاصل ہے- جبکہ دوسری طرف ہندوستان کا موقف اپنے اندر خامیوں کو سموئے ہوئے ہے اور اس کی اساس فقط زمینی ربط اور اکثریت ہندو آبادی پر ہے- مندرجہ بالا دونوں نکات اپنے اندر نقص رکھتے ہیں اور 1947ء کے قانونِ آزادئ ہند کے بالکل خلاف ہیں کیونکہ پاکستان کی سمندری سرحدیں جوناگڑھ سے جڑی ہیں اور جوناگڑھ کی رعایا کی نمائندگی کرنے والی کونسل اور خود مختار شاہی حکمران نے پاکستان کے حق میں فیصلہ کیا-

☆☆☆

[13]New York Times. (1948, March 9)

[14]Hodson, H. V. (1969). *The great divide: Britain, India, Pakistan.* London: Hutchinson

جوناگڑھ کے اہم حقائق

ایک طائرانہ نظر

پروفیسر ڈاکٹر عالیہ سہیل
سابق وائس چانسلر، راولپنڈی وویمن یونیورسٹی، راولپنڈی

تعارف:

جوناگڑھ کے الحاق پاکستان کے فیصلے کے فوراً بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں پوری قوت کے ساتھ اس الحاق کو روکنے اور ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نواب آف جوناگڑھ نواب مہابت خانجی اور قائد اعظم کو دھمکی دی گئی کہ وہ اپنا یہ فیصلہ تبدیل کریں، جس کے انکار کے نتیجے میں انڈیا نے ریاست کی ناکہ بندی کر دی۔ قائد اعظم اور نواب صاحب کو بدنام کرنے کی ایک منظم مہم شروع کر دی گئی تاکہ جوناگڑھ میں فوجی کاروائی کا جواز ثابت کیا جاسکے۔اس تحریر کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:

1. انڈیا کے شیطانی پروپیگنڈہ کی وضاحت
2. جوناگڑھ کے نوابین کی مثالی حکمرانی کا جائزہ

جھوٹا پروپیگنڈہ:

جوناگڑھ کے مسلمان حکمرانوں کے ترقی پسندانہ اطوار اور اقدامات کو داغدار کرنے کیلئے ان کی بہترین طرز حکمرانی کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا اور حقائق کے برعکس پیش کیا گیا تاکہ جوناگڑھ کا انڈیا کے ساتھ جبری الحاق کیا جا سکے۔ نوابین پر ان کے شاہانہ طرز زندگی کی وجہ سے تنقید کی گئی اور یہ تاثر دیا گیا کہ وہ اپنی رعایہ کی فلاح و بہبود کے لئے کام نہیں کر سکتے۔مغربی اور انڈین میڈیا نے مسلسل اس پروپیگنڈے کے ساتھ یہ تاثر دیا کہ جوناگڑھ پر حملہ نہیں کیا گیا بلکہ نواب کی حکومت گرنے کے بعد ریاست کی باگ دوڑ کو سنبھالا گیا۔

گجرات کے وہ اخبارات جو کانگرس کی ملکیت میں تھے انہوں نے کانگریسی ایماء پر ریاست کی طرف سے ہندوؤں پر مظالم کی جھوٹی کہانیاں شائع کرنی شروع کر دیں جس سے ہندو آبادی کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور انہوں نے ہمسایہ ریاستوں میں ہجرت شروع کر دی۔ یہ بھی پروپیگنڈہ کیا گیا کہ جوناگڑھ ریاست نے مختلف ریاستی اداروں میں سندھی، بلوچ اور پٹھان شامل کر لئے ہیں جو ہندوؤں سے ناروا سلوک کر رہے ہیں۔

جوناگڑھ ایک فلاحی ریاست کی شاندار مثال

ورلڈ بینک نے حکمرانی کو اس طرح بیان کیا ہے:

'The manner in which power is exercised in the management of a country's economic and social resources for sustainable human development[1]'.

"مستحکم انسانی ترقی کیلئے ملکی معیشت اور عوامی وسائل کو مربوط انداز میں چلانے کیلئے طاقت کے استعمال کے طریقہ کار کو حکمرانی کہتے ہیں"۔

مختلف گروہوں کے درمیان تنازعات کو حل کرنے اور فیصلہ کرنے کے لئے ایک سیاسی نظام کے تحت قانون متعارف کروایا جاتا ہے۔ حکومتوں کے فیصلوں سے عوام متاثر ہوتی ہے۔آمدن اور صلاحیت کے درمیان تعلق کبھی بھی خودکار یا غیر متزلزل نہیں ہوتا، کسی بھی ریاست کو اچھا حکمران تب تصور کیا جاتا ہے کہ جب وہ آمدن اور معاشی ترقی کو انسانی ترقی میں بدلنے کی اہلیت رکھتی ہو۔

[1]Governance Indicators: Where are We, Where Should We Be Going? By Daniel Kaufamann and Aart Kraay The World Bank, page 5 {World bank (1992)}

مذہبی ہم آہنگی کا قیام:

اگرچہ 1592ء سے جوناگڑھ پر مسلمانوں کی حکومت تھی لیکن اس میں اکثریت آبادی ہندوازم سے تعلق رکھتی تھی۔ کثیر النسلی اور مذہبی اختلافات کے باوجود جوناگڑھ کے مختلف گروہ باہمی ہم آہنگی کے ساتھ رہ رہے تھے۔ اس کا عملی مظاہرہ اس بات سے عیاں ہوتا ہے کہ ریاست کی 81 فیصد آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی جو بغیر کسی مذہبی پابندیوں کے آرام دہ اور پر امن زندگی گزار رہی تھی۔ جو درحقیقت مسلم نوابین کی اعلیٰ ترین طرزِ حکومت اور برداشت کی عکاسی کرتی ہے جنہوں نے امن پر مبنی ہم آہنگی پر عمل درآمد کو یقینی بنایا۔

نوابین نے تمام مذاہب کو عزت دی اور ہندوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کو یقینی بنایا۔ تقریباً 40 گاؤں کی آمدن کو مسلمانوں اور ہندوں کے مقدس مقامات کیلئے مختص کیا گیا تھا۔ ہر دن دوپہر 12 بجے ضرورت مند لوگوں میں بلا امتیازِ رنگ، نسل و مذہب مفت خوراک بانٹی جاتی تھی۔ اس پُر وقار عمل کو 1947ء میں ریاست پر ہندوستان کے قبضے اور نواب صاحب کی پاکستان ہجرت کے بعد ترک کر دیا گیا۔

جامع تعلیم کے لئے اقدامات:

مسلم نوابین نے ایک مکمل ترقی یافتہ معاشرے کی تشکیل کیلئے تعلیم کو عام کیا تاکہ معاشرہ کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے شخص تک تعلیم کی رسائی ہو۔ نواب بہادر خانجی (سوئم) نے تمام طالب علموں کے لئے میٹرک تک مفت تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کیا۔ انہوں نے فیاض مندانہ طریقے سے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کیلئے وقف کیا تاکہ جوناگڑھ کے طالب علم وہاں آسانی سے داخلہ لے سکیں۔ نواب رسول خانجی نے اپنے ذاتی وسائل سے ہندوستان میں ایک بہترین مسلم کالج کو قائم کیا جو کہ بہاؤ الدین کالج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کالج میں صرف 15 فیصد طالبعلم مسلمان تھے اور باقی تمام غیر مسلم قومیتوں سے تعلق رکھتے تھے البتہ بغیر کسی امتیاز کے سب طالبعلموں میں وظائف تقسیم کئے جاتے تھے جو کہ مسلمان نوابین کی سخاوت، فیاضی اور وسیع مذہبی سوچ کی عکاس ہے۔

1867ء میں شاندار عوامی لائبریری قائم کی گئی جس میں تقریباً بائیس ہزار نایاب اور کئی قیمتی کتب دستیاب تھیں۔ 30 سال بعد اس کو جوناگڑھ شہر کے وسط میں تین منزلہ عمارت کی صورت دے دی گئی۔

معاشی ترقی:

جوناگڑھ صدیوں سے کاٹھیاوار کا ایک اہم معاشی مرکز رہا ہے۔ نوآبادیاتی دور میں ریاستِ جوناگڑھ کو ہندوستان کی دوسری بڑی خوشحال اور ترقی یافتہ ریاست سمجھا جاتا تھا۔ شہزادہ دلاور خانجی نے کاروباری کمپنیوں کے انتظام کے لئے ایک مجلس قائم کی جو "مجلسِ دلاور" (Dilwar Syndicate) کے نام سے جانی جاتی تھی۔

ریاستِ جوناگڑھ ہر طرح کی جدید سہولت جیسے اسکول، کالج، بازار، تفریحی مقامات اور عجائب گھر سے آراستہ تھی۔ ریاست میں نقل و حرکت کا اپنا نظام موجود تھا جن میں بندرگاہیں، ڈاک کا نظام، دیہاتی سڑکیں بھی شامل تھیں۔ 1887ء میں ریاستِ جوناگڑھ کی طرف سے ریلوے کا نظام متعارف کروایا گیا۔ ریاست کی آمدن کیلئے ایک مربوط نظام موجود تھا۔ ریاست کی طرف سے مذہبی مقدس مقامات کے لئے زمین بھی وقف کی جاتی تھی۔ ریاست میں اعلیٰ قسم کے ہسپتال بھی موجود تھے۔ جن میں شہزادہ البرٹ لیوپروسی ہسپتال سرِ فہرست ہے جو 1890ء میں قائم کیا گیا۔

عدالتی نظام:

اخلاقیات، منطق، فطرت، مذہب، مساوات، شفافیت، قانون کی بالادستی اور انسانوں کے ناسلب کئے جانے والے اور پیدائشی حقوق کی حفاظت کی بنا پر اخلاقی حق کے تصور کو انصاف کہا جاتا ہے۔ ریاستِ جوناگڑھ میں انصاف پر مبنی عدالتی نظام موجود تھا جہاں ہر ایک کے ساتھ برابری اور متوازن سلوک برتا جاتا تھا اور صرف قانون ہی کو فوقیت حاصل تھی۔ سر فیروز شاہ میٹھا، سر چمن لال اور سیٹھل وار

سٹل وار (Sital War) جیسے معروف قانون دانوں نے اس مقصد کے لئے خدمات سرانجام دی- کیونکہ ہندوآبادی زیادہ پڑھی لکھی تھی اس وجہ سے ریاست کے انتظامی عہدوں پر ہندو فائز تھے- صدیوں سے وہ لوگ مسلم حکام سے وفاداری کے ساتھ ریاست کو خدمات پیش کررہے تھے-

جمہوری ڈھانچہ:

نواب ہونے کے باوجود جوناگڑھ کے مسلم حاکم نے ہمیشہ جمہوری طریقہ سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا- مہابت خان دوئم کے اکتیس سال کے دور حکومت میں کابینہ کا نظام لایا گیا- ریاست کے مختلف شعبہ جات کے امور کی باگ دوڑ سنبھالنے اور اس کو احسن انداز میں چلانے کے لئے مختلف وزیروں کی تقرری کی گئی- جنہوں نے ریاست کی فلاح، انفراسٹرکچر کو بہتر کرنے اور اس کی خوبصورتی کے لئے اپنی خدمات پیش کیں- ریاست کے پاس مختلف وزراء پر مشتمل ایک ریاستی کابینہ کونسل تھی جس کی صدارت ”دیوان“ کرتے تھے جو کہ ریاست کے وزیرِ اعظم گردانے جاتے تھے- اس کابینہ کے مختلف حصے تھے جن کا تقرر صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر ہوتا تھا اور یہ اپنے فرائض انجام دینے کے حوالہ سے مکمل آزاد تھے، مزید یہ کہ ان کے مذکورہ امور کی انجام دہی میں ریاست کا کوئی عمل دخل نہیں تھا- اسی طرح ریاست میں سماجی کارکنان، کاروباری شخصیات، ماہرِ تعلیم، سکالر اور زمین داروں میں سے شفافیت کے ساتھ منتخب کئے گئے لوگوں پر مشتمل ایک مشاورتی کونسل بھی تھی جو ریاست کی ضرورت کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دیتی تھی-

جوناگڑھ کے شہر کی اپنی میونسپل کمیٹی بھی تھی جو شہر کی صفائی اور دیگر معاملات کو مدنظر رکھتی تھی- مزید یہ کہ امن اور انصاف کو یقینی بنانے کے لئے ”پنچایت“ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا-

ماحول دوستانہ اقدامات:

جونا گڑھ جنگلوں، پہاڑوں اور وسیع زرخیز زمین پر مشتمل ہے اسی وجہ سے نواب مہابت خانجی سوئم نے کاشت کاری کو فروغ دیا- جانوروں سے محبت کی وجہ سے نواب صاحب نے مویشیوں پر بہت زیادہ خرچ کیا مثلاً گیر گائے، کاٹھیواری گھوڑے اور اعلیٰ نسل کے کتوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے کو ملا- ان جانوروں کا اتنی اچھے طریقے سے خیال رکھا گیا کہ ان میں سے اکثر نے ریاستی مقابلوں میں انعامات حاصل کئے-

نوابین کی طرف سے جنگلات کی بقاء کے لئے بہت سخت قانون عمل درآمد کروائے گئے- نواب مہابت خانجی سوئم کو ایشیائی شیر کی نسل کو ناپید ہونے سے بچائے جانے کی کوششوں کی وجہ سے بھی جانا جاتا ہے کہ انہوں نے گیر کو ایک محفوظ جنگل بنایا- آج بھی گیر ایشیائی شیر کے مسکن کی اکلوتی جگہ ہے-

اختتامیہ:

بھارت کا نوابین کے ترقی، خوشحالی، استحکام اور ہم آہنگی سے بھرئے ہوئے دور کے اصل چہرے کو مسخ کرنے کا پروپیگنڈا جھوٹا اور بے بنیاد ہے، کیونکہ صدیوں سے نوابین جوناگڑھ انصاف پر مبنی حکومتیں چلاتے آئے ہیں- آخر میں موجودہ نواب آف جوناگڑھ نواب محمد جہانگیر خانجی صاحب صوفیائے کرام کی تعظیم، اپنے پختہ عزم کی بنا پر اور دیوان ریاستِ جوناگڑھ صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب جو کہ مسلم انسٹیٹیوٹ کے مسلم دنیا میں امن، استحکام اور قیادت کے مشن کے لئے اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہیں، آپ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ جوناگڑھ کی اس مثالی حکمرانی کی اعلیٰ روایت کو برقرار رکھیں گے-

☆☆☆

جونا گڑھ کیس اور بین الاقوامی قانون:
قبضہ و جارحیت اور حق خود ارادیت کے پیرائے میں

ڈاکٹر سمزہ فاطمہ
اسسٹنٹ پروفیسر گیلانی لاء کالج، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

1984ء میں ایڈم رابرٹس نے لکھا کہ غیر قانونی قبضہ کے جملے کو عام طور پر تب استعمال کیا جاتا ہے جب کوئی دشمن ناجائز طریقے سے عسکری قوت کے زور پر ناحق قبضہ کر لے- ایک چوتھائی صدی گزرنے کے بعد بھی ایڈم رابرٹس کا قول درست ثابت ہوا ہے- اسی حوالہ سے حق خود ارادیت کی دست اندیزی مباحث کا ایک بڑا موضوع رہا ہے- اسی دست اندیزی کے جرم کے نتیجے میں جس ایڈ بلم (حق جنگ) کی خلاف ورزی وقوع پذیر ہوتی ہے-

ویانا کنونشن کے آرٹیکل نمبر 26 کے مطابق ریاستِ جونا گڑھ پر بھارت کا قبضہ غیر قانونی ہے اور پاکستان کے حق کو تسلیم کیا جانا چاہئے- موجودہ نواب آف جونا گڑھ نواب محمد جہانگیر خانجی نے بے شمار مواقع پر اس مؤقف کی حمایت کی ہے-

نواب صاحب نے کئی موقعوں پر کہا ہے کہ ریاستِ جونا گڑھ کا پاکستان کے ساتھ الحاق ویانا کنونشن کے لاء آف ٹریٹیز کے تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرتا ہے-

قومی اور بین الاقوامی سطح پر جونا گڑھ کے مسئلے کے حل کے لئے غیر سنجیدہ رویے:

پاکستان نے جنوری 1948ء کو جونا گڑھ کا مسئلہ اقوام متحدہ کی اسمبلی میں اٹھایا- سلامتی کونسل نے جونا گڑھ کا مسئلہ کشمیر پینل کو سونپا، جو کہ آج تک حل نہیں ہوا- مسئلہ کشمیر کی وجہ سے جونا گڑھ کا مسئلہ پسِ پشت ڈال دیا گیا- 2020ء میں حکومتِ پاکستان نے نیا سیاسی نقشہ جاری کیا جس میں جونا گڑھ، سر کریک اور مناوادر کو پاکستان کا حصہ ظاہر کیا گیا ہے-

قبضہ یا حالتِ جنگ کے دوران اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کچھ قانون لاگو کرتی ہے جیسے نمیبیا کے بارے میں 1971ء میں مشاورتی کونسل نے مقبوضہ ممالک کے متعلق کچھ انسانی نوعیت جیسے چند واضح اصول بیان کیے- بین الاقوامی عدالت برائے انصاف نے Wall Opinion کے فیصلے میں متعین کیا کہ اسرائیل اپنے مقبوضہ علاقوں میں سماجی اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کا پابند ہے- بعین، ہندوستان پر بین الاقوامی حقوق انسانی کے شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدہ (آئی سی سی پی آر) اور معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاہدہ (آئی سی ای ایس آر) کے مطابق اپنے مقبوضہ لوگوں کے حوالہ سے چند فرائض عائد ہوتے ہیں-

عالمی قانون کے مطابق جبراً الحاق غیر قانونی ہے- بین الاقوامی قانون کے مطابق ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح کے غیر قانونی الحاق کو تسلیم نہ کریں- یورپی یونین کا ڈائریکٹوریٹ جنرل برائے امورِ خارجہ غیر قانونی قبضوں کی صورت میں درجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہے-

- ایک واضح اعلان ہونا چاہئے کہ ایسے الحاق کا کوئی اعتراف نہیں کیا جائے گا-
- الحاق کے مُمد و معاون اقدامات جیسے سرمایہ کاری ممنوع ہے-

❖ اگر قابض ریاست کسی بھی وقت بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے تو قابض ریاست کے خلاف جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے-

❖ وہ افراد جو غیر قانونی قبضہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ذمہ دار ہیں، ان کو اثاثے منجمد اور ویزا پابندی جیسے نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے-

اس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ہر وہ قبضہ غیر قانونی ہے جو حکمرانی کے قانون کی خلاف ورزی سے کیا گیا ہو- مزید جس کے نتیجے کے طور پر غیر قانونی روایات جنم لیں جو حقِ خودارادیت کی بے حرمتی کا باعث بنے-

ماسوائے سلامتی کونسل کے غیر متزلزل قواعد کے نفاذ کے، جب بھی کوئی ریاست کسی دوسری ریاست پر قبضہ کرتی ہے تو وہ غیر قانونی قبضہ تصور کیا جائے گا خواہ وہ ایک عارضی ہی کیوں نا ہو- اس اصول کی خلاف ورزی کرنے اور طاقت کے بے جا استعمال پر پابندی ہونی چاہیے تاکہ ریاست کے حق کے احترام کے ساتھ لوگوں کے حقِ خود ارادیت کی بھی ذمہ داری نبھائی جا سکے- ریاستوں کو بالآخر اس حوالہ سے فیصلہ کرنا چاہیے- ورنہ، حسبِ موقع ریاستیں غیر قانونی قبضہ کو بھی قانونی تصور کریں گی-

قبضے کے مسئلے کو اقوام متحدہ کی تین عمومی قرار دادوں میں بیان کیا گیا ہے- اقوام متحدہ کے چارٹر:

"The Declaration on Principles of International Law concerning Friendly Relations and Co-operation among States"

جو کہ 1970ء میں اپنایا گیا جس میں واضح کیا گیا کہ چارٹر کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زبردستی طاقت کے استعمال کے نتیجے میں کسی ریاست کے علاقے کو فوجی قبضے کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا-

1987ء کے Improving the Effectiveness of the Principle of Not Threatening or Using Force in International Relations کے مطابق:

'Neither the threat or use of power in the acquisition of territory, nor the threat or use of force in the occupancy of territory in violation of international law, will be acknowledged as lawful conquests or occupations".

"بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کو نہ کسی خطے کے حصول کے دوران طاقت یا دھمکی کا استعمال پر، نا ہی قانونی فتح یا قبضے کے طور پر تسلیم کیا جائے گا"-

بین الاقوامی قانون میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ریاست جو بین الاقوامی سطح پر غیر قانونی کام کرتی ہے، اس جرم کے متاثرین کو مکمل معاوضہ ادا کرنے کی روادار ہو گی- اسے پہلے قانون کی خلاف ورزی بند کرنا ہو گی- اصل میں قانون کی خلاف ورزی تب تک موجود ہے جب تک قبضہ موجود ہے اس وجہ سے غیر قانونی قبضہ کو فوراً ختم کیا جانا چاہیئے حتیٰ کہ قبضہ قانونی بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت یہ ختم ہونا چاہیئے مگر ایک غیر قانونی قبضہ کے حوالہ سے اتنی مہلت بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہے- بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ہونے والے نقصان کی تلافی بھی ضروری ہے- مثلاً 1969ء کے اعلانیئے کے مطابق جارحیت کرنے والے کو غیر قانونی قبضے کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کیلئے متاثرین کو معاوضہ ادا کرنا لازمی ہے-

اقوام متحدہ نے یوگنڈا کو اتوری کی مسلح سرگرمیوں کے باعث ہونے والے سنگین نقصانات کے لئے جوابدہ ٹھہرایا- فیصلے ہونے سے قبل یوگنڈا عوامی جمہوریہ کانگو کو چھوڑ چکا تھا اس کے باوجود کونسل نے یوگنڈا کو حکم دیا کہ وہ متاثرین کے نقصان کی تلافی کے لئے ان کو معاوضہ ادا کرے-

مزید یہ کہ عراق کے کویت پر قبضے کے خاتمے پر غیر قانونی قبضہ کے نتیجہ میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لئے اس معاملے کو اقوامِ متحدہ میں اٹھایا گیا- اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 674 (1990ء) میں کہا گیا کہ عراق، کویت پر حملے اور غیر قانونی قبضے کے نتیجے میں کویتی اور دیگر اقوام کے ساتھ ساتھ ان کے رہائشیوں اور کاروباروں کو پیش آنے والے کسی بھی نقصان، ناانصافی / تباہی اور زخمی ہونے والے کی تلافی کا ذمہ دار ہے-

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک کرایہ دار جو کسی بھی مقبوضہ علاقہ میں رہائش پذیر ہو اس کو اپنی حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہیئے- والز کے کیس میں، بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے فیصلہ دیا کہ جب کسی ریاست کو مقبوضہ علاقہ میں خطرہ ہو تو اس وقت اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے ذاتی دفاع کا قانون غیر فعال تصور کیا جائے گا- کرسٹین گرے نے ایک اصول بیان کیا ہے کہ ایک غیر مجاز قابض اپنے دفاع کے حق کو استعمال نہیں کر سکتا- لہذا! مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل کے اپنے دفاع کے دعوے کو مسترد کیا جانا چاہیئے-

اختتامیہ:

اس مضمون سے یہ واضح ہوتا ہے کہ غیر قانونی قبضہ وہ ہے جو کہ غیر مہذب اصولوں پر مبنی ہوتا ہے- جیسا کے اس مضمون میں مختلف مثالوں سے بیان کیا گیا ہے اگر ان قانونی شرائط کو پورا نہ کیا جائے تو یہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے-

جوناگڑھ کو پاکستان کے قریب لانے کے لیے پاکستان کا مؤقف قومی اور بین الاقوامی سطح پر مزید فعال ہونا چاہیئے جس سے لوگوں کو امید دلائی جا سکے- ریاستِ پاکستان کی جانب سے اسلام آباد میں جوناگڑھ سیکرٹریٹ بنایا جانا چاہیئے- 9 نومبر 1947ء کو ریاستِ جوناگڑھ پر بھارتی قبضہ کے دن کو ایک سیاہ دن کے طور پر نامزد کیا گیا جو کہ سرکاری سطح پر منعقد کیا جانا چاہیئے- مسئلہ جوناگڑھ پر باقاعدہ آگاہی کیلئے سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کروائی جانی چاہئیں تا کہ عوام کو اس مسئلے کی اہمیت کا ادراک ہو- ریاستِ جوناگڑھ کے الحاق پر پاکستان کا مؤقف قانونی طور پر بہت مضبوط ہے اس لئے اس مسئلہ کو اقوامِ متحدہ میں پورے اعتماد کے ساتھ اٹھانا چاہیے-

حوالہ جات:

Ankit Rakesh, (2016) "The Accession of Junagarh, 1947-48: Colonial Sovereignty, State Violence and Post-Independence India" The Indian Economic and Social History Review, 53(3), pp. 1-34

Eyal Benvenisti, (2012) 'Occupation, belligerent', in Rüdiger Wolfrum (ed.), Max Planck Encyclopedia of Public International Law, Oxford University Press, p. 920, para. 1

ICTY, The Prosecutor v. Mladen Naletilic and Vinko Martinovic, Case No. IT-98-34-T, Judgment (Trial Chamber), 31 March 2003, para. 214

ICRC, "Occupation and Other Forms of Administration of Foreign Territory "

Kontorovich Eugene, (2017) "Unsettled: A Global Study of Settlements in Occupied Territories" (Oxford University Press)

Koutroulis Vaios, (2012) "The Application of International Humanitarian Law and International Human Rights Law in Situation of Prolonged Occupation: Only A Matter of Time?", International Review of the Red cross, Vo. 94, Number 885

Muslims Perspectives, (2016) "Discussion on Junagarh: A Tragedy Lost in History" Vol.1, Issue 1,

Raghavan Srinath, (2010) "War and Peace in Modern India" (Palgrave and MacMillan(

Regulations concerning the Laws and Customs of War on Land, annex to the Convention (IV) respecting the Laws and Customs of War on Land ,

Research Society of International Law, (2019) "The Law of Occupation and Illegal Annexation"

The Hague, 18 October 1907, available at: http://www.icrc.org/ihl.nsf/WebART/195–200053?OpenDocument. The authentic text of the Convention and the Regulations is the French one.

Yael Ronen, (2012), Illegal Occupation and its consequences, Israel Law Review, Vol. 41, Issue 1-2, pp. 201-245

☆☆☆

بین الاقوامی قانون کے تناظر میں

مسئلہ جوناگڑھ

محمد وقار ایڈووکیٹ
آصف تنویر اعوان (ایل ایل ایم)
ریسرچ ایسوسی ایٹ؛ مسلم انسٹیٹیوٹ

انڈین آزادی ایکٹ 1947ء کے تحت ہندوستان کی تمام شاہی ریاستیں آزادانہ طور پر یہ فیصلہ کر سکتی تھیں کہ وہ چاہیں تو مکمل طور پر آزاد رہیں یا پاکستان اور بھارت میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کر لیں- جوناگڑھ ریاست کے عزت مآب نواب مہابت خانجی نے ریاست کی سٹیٹ کونسل (جس میں تمام کمیونٹیز کے نمائندے شامل تھے) سے مشاورت کے بعد پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا-

15 ستمبر 1947ء کو جوناگڑھ ریاست کا پاکستان کے ساتھ باقاعدہ الحاق ہوا اور جوناگڑھ ریاست باضابطہ طور پر پاکستان کی Dominion کا حصہ بن گئی- Instrument of accession کو نواب مہابت خانجی نے بانیٔ پاکستان کو فارورڈ کیا اور انہوں نے اسے قبول کیا- جوناگڑھ کی تمام ریاستی عمارتوں پر پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرا دیا گیا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ جوناگڑھ اب باقاعدہ طور پر پاکستانی سرزمین کا حصہ ہے-

پاکستان اور جوناگڑھ کے درمیان الحاق کے دستاویزات (Instrument of Accession) ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جو کہ معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن 1969ء کا مکمل پابند ہے جس کے آرٹیکل 2 کے تحت:

’’معاہدے کا مطلب ہے ایک بین الاقوامی معاہدہ جو ریاستوں کے مابین تحریری شکل میں اختتام پذیر ہوتا ہے اور بین الاقوامی قانون کے تحت چلتا ہے، چاہے وہ کسی ایک آلے میں ہو یا دو یا اس سے زیادہ متعلقہ آلات میں اور جو بھی اس کا مخصوص عہدہ ہو‘‘-

اس لئے پاکستان کا جوناگڑھ کے ساتھ معاہدہ تمام بین الاقوامی اصولوں کے عین مطابق تھا-

معاہدے میں بنیادی تین چیزیں حکومتِ پاکستان کے پاس تھیں جن میں فارن افیئرز آف سٹیٹ، ڈیفنس اور کمیونیکیشنز شامل تھیں- اس کے علاوہ باقی تمام چیزیں ریاست کے پاس تھی-

بھارت شروع دن سے ہی پاکستان کے وجود کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھا- نہرو، پٹیل اور دیگر نے پاکستان کو تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور تمام شاہی ریاستوں کو ڈرایا اور دھمکایا تاکہ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق نہ کر سکیں- جب بھارت کو ریاستِ جوناگڑھ کا پاکستان کے ساتھ الحاق برداشت نہ ہوا تو بھارت نے 9 نومبر 1947ء کو جوناگڑھ میں اپنی افواج داخل کر دی اور طاقت کا بے جا استعمال کرتے ہوئے ریاست پر غاصبانہ قبضہ کر لیا-

ہندوستان نے جوناگڑھ پر جو قبضہ کیا اس کی کئی وجوہات تھیں اِس قبضے کے چند قانونی پہلوؤں کا یہاں جائزہ لیتے ہیں-

اقوامِ متحدہ کا چارٹر جس کے پاکستان اور ہندوستان دونوں پابند ہیں، اس چارٹر کی ابتداء ہی اس بات سے ہوتی ہے کہ اقوام

متحدہ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کوئی ریاست زور زبردستی، ناانصافی اور Act of aggression نہ کرے۔ہندوستان نے جوناگڑھ میں جو کیا وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریح خلاف ورزی تھی کہ ہندوستان نے وہاں پر ناانصافی اور Act of aggression کا مظاہرہ کیا۔ بھارت نے جان بوجھ کر جارحیت پسندانہ عمل کرتے ہوئے پاکستان کی خود مختاری کو نقصان پہنچایا جو کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2 شق 4 کی سراسر خلاف ورزی تھی۔

فورتھ جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 45 کہتا ہے کہ کوئی بھی فورس جو کسی علاقے پر قابض ہے اسے یہ حق نہیں کہ وہ طاقت کے بل بوتے پہ وہاں کے لوگوں سے اپنی وفاداری کا عہد لیں۔ہندوستان جب جوناگڑھ پر اپنا قبضہ مکمل کرتا ہے تو وہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں توپیں اور ٹینکس نصب کر دیے گئے اور ہر سر پر ایک ایک فوجی بندوق تانے کھڑا تھا جیسے آج ہم کشمیر میں دیکھتے ہیں کہ کس طرح کشمیر ایک ملٹری سٹیٹ بنا ہوا ہے اسی طرح ہندوستان نے جوناگڑھ پر ملٹری قبضہ کیا ہوا تھا۔ ٹینکوں کی آمد سے جوناگڑھ کی زمین لرز رہی تھی اور لوگوں میں خوف وہراس تھا۔ہندوستانی وہاں پر اتنی بڑی تعداد میں ٹینکوں اور توپوں کے ساتھ گئے، ان ٹینکوں اور توپوں کے سائے میں ریفرنڈم کروایا جبکہ اس ریفرنڈم کی بین الاقوامی قانون میں کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اگر ہم ریفرنڈم کا رزلٹ دیکھیں تو وہ 99.9 فیصد یا اس سے بھی کچھ زیادہ تھا۔ فورتھ ہاگ ریزولیشن کا آرٹیکل 45 کہتا ہے کہ:

”مقبوضہ علاقے کے باشندوں کو دشمن طاقت سے تابعداری اور ماتحتی کرنے پر مجبور کرنا منع ہے“۔

تو اس بین الاقوامی قانون کے تناظر میں جو ریفرنڈم کروایا گیا تھا وہ کالعدم ٹھہرتا ہے۔

قابض قوت کا طرزِ عمل قبضے کے قانون کے تحت چلتا ہے خاص طور پر بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون (IHL) جسے جنگ کے قوانین (Jus in bello) کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون (IHRL) بھی کہا جاتا ہے۔ بھارت نے جوناگڑھ پر دشمن فوج کے طور پر غیر قانونی قبضہ کیا جو کہ ہاگ کے ضابطے 1907 (HR) کے آرٹیکل 42 کی خلاف ورزی تھی۔ آرٹیکل 42 بیان کرتا ہے کہ:

”وہ علاقہ مقبوضہ سمجھا جاتا ہے جو دشمن فوج کے اختیار میں ہو۔قبضہ اس علاقے تک پھیلا ہوتا ہے جہاں دشمن فوج کا اختیار قائم ہو اور اسے استعمال کر سکتا ہو“۔

جوناگڑھ بہت امیر ریاست تھی جس کی اپنی سونے کی کانیں تھیں۔اربوں ڈالرز کے جواہرات تھے تو قابض بھارتی فوج نے وہاں پر لوٹ کھسوٹ کی۔فورتھ جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 47 کہتا ہے:

"Pillage is formally forbidden".

مطلب جو بھی قابض طاقت آتی ہے اسے یہ اجازت نہیں کہ لوٹ کھسوٹ کرے، تو نوابوں کی اربوں کھربوں کی جائیداد اور جواہرات تھے، ہندوستان نے نہ صرف ان کو لوٹا بلکہ لوگوں کی جان ومال کو بھی نقصان پہنچایا۔اس لیے بھارت کا یہ عمل بھی مکمل طور پر غیر قانونی تھا۔

عام طور پر تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے اور لٹریچر میں ایک بات کی جاتی ہے کہ ہندوستان کا جو قبضہ ہے اس کے مقابلے میں مزاحمت نہیں کی گئی تو اسی فورتھ جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 2 اس کی وضاحت کرتا ہے کہ اگر کسی جگہ پر مزاحمت نہیں بھی ہوئی تو قابض فوج کا قبضہ ہمیشہ غیر قانونی ہی رہتا ہے۔

فورتھ جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 2 بین الاقوامی دشمنی کے دوران قبضہ شدہ کسی بھی علاقے پر لاگو ہوتا ہے۔ وہ ایسے حالات میں بھی لاگو ہوتے ہیں جہاں ریاستی علاقے پر قبضہ بغیر کسی مسلح مزاحمت کے ہوتا ہے۔

مطلب کہ ایک پتھر بھی نہ پھینکا جائے اور ایک نعرہ بھی نہ لگایا جائے تو پھر بھی جو فورس وہاں آکر قابض ہوتی ہے ناجائز ہی تصور کی جاتی ہے۔ گو کہ کشمیر کے اندر Nature مختلف تھی وہاں پر مزاحمت ہوئی جبکہ جوناگڑھ میں مزاحمت نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے اگر مزاحمت نہیں بھی ہوئی تھی تو بھی جوناگڑھ پر ہندوستان کا قبضہ اسی طرح غیر قانونی اور ناجائز ہے جیسا کہ کشمیر پر۔

ان تمام بین الاقوامی قوانین کے تناظر میں بھارت کا جوناگڑھ پر قبضہ ناجائز اور غیر قانونی تھا۔ اس مسئلے کے پُر امن حل کے لئے پاکستان نے اقوام متحدہ میں جوناگڑھ کا کیس فائل کیا۔ اقوامِ متحدہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جو بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے اور امن کیلئے خطرات کی روک تھام اور خاتمے کے لئے اجتماعی کاروائی کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

اقوامِ متحدہ کی قرارداد نمبر 39، 47 اور 51 جوناگڑھ کے مسئلے کو ڈیل کرتی ہے جس میں اقوام متحدہ نے یہ قرار دادیں پاس کیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جتنے بھی تنازعات ہیں بشمول جوناگڑھ ان کے پرامن حل کیلئے فوری اقدامات کیے جائے۔ ہندوستان کی یہ کوشش تھی کہ 1947ء سے لے کر 1948ء تک اور بعد میں بھی جو اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں ایجنڈا ڈسکس ہوتا ہے اس کو "Jammu & Kashmir Question" رکھا جائے لیکن 20 جنوری 1948ء کو پاکستان کے وزیرِ خارجہ نے خط کے ذریعے گفتگو کر کے درخواست کا ٹائٹل تبدیل کروایا اور اس میٹنگ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"There was discussion at the 23rd meeting of a change in the agenda which had up to then been titled as Jammu and Kashmir title; this was now altered to the India-Pakistan Question".

بانی پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان نوابزادہ لیاقت علی خان کی ہدایت پر وزیرِ خارجہ کا اقوام متحدہ میں ٹائٹل تبدیل کروانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان صرف کشمیر کا تنازعہ نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جموں و کشمیر کا تنازعہ بہت بڑا تھا لیکن اس وقت اور بھی تنازعات تھے اور اس وقت ہندوستان کی یہ کوشش تھی کہ اقوام متحدہ میں صرف جموں و کشمیر کے تنازعے پر بحث کی جائے اور باقی تنازعات کو پس پشت ڈال دیا جائے لیکن پاکستانی قیادت نے اس ٹائٹل کو تبدیل کروایا اور پھر اس کے بعد سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں یہ الفاظ تھے:

"Though with the understanding of the Kashmir Question would be discussed first as a particular case of the general India Pakistan dispute." Though this would not mean that consideration the other issue of the Pakistan's complaint would be postponed".

بد قسمتی سے ہماری آئندہ آنے والی حکومتوں کی نااہلی اور نالائقی اس چیز کا سبب بنی جس کا پاکستان نے بہت زیادہ

نقصان اٹھایا۔ یہ اصول خود بانیانِ پاکستان نے طے کیے اور ان کی ہدایات پر اقوامِ متحدہ میں پاکستان کا فارن آفس معاملات کو بخوبی دیکھ رہا تھا اس لیے ان تمام بین الاقوامی قوانین کے تناظر میں بھارت کا جوناگڑھ پر غاصبانہ قبضہ سراسر غیر قانونی اور ناجائز تھا جو کہ دراصل پاکستان کے وقار اور سالمیت پر حملہ تھا۔

گورنمنٹ آف پاکستان کو چاہیے کہ اس بین الاقوامی معاملے کے حل کیلئے جوناگڑھ کا کیس عالمی عدالتِ انصاف میں لے کر جائے جو کہ اس مسئلے پر اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ کیونکہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے آئین کے آرٹیکل 36 کے مطابق:

"عدالت کا دائرہ اختیار ان تمام معاملات پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ فریقین اس کو ریفر کرتے ہیں اور تمام معاملات خاص طور پر اقوام متحدہ کے چارٹر میں یا معاہدوں اور کنونشنوں میں نافذ ہیں"۔

اس کے علاوہ جوناگڑھ کا کیس اقوامِ متحدہ میں گزشتہ 70 سالوں سے حل طلب ہے جسے دوبارہ زندہ کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہیے۔ اقوامِ عالم کو یہ باور کرانے کیلئے کہ جوناگڑھ پاکستان کا حصہ ہے جوناگڑھ کی ایک مخصوص قانون دانوں کی ٹیم تشکیل دی جائے جو انٹرنیشنل بار ایسوسی ایشن کے سامنے اس مقدمے کو رکھے اور ان سے جوناگڑھ کے قانونی پہلوؤں پر بات کریں تاکہ وہ اپنے متعلقہ ممالک کو جوناگڑھ کے مسئلے سے آگاہ کریں کہ جوناگڑھ قانونی طور پر پاکستان کا حصہ ہے اور بھارت کا 9 نومبر 1947ء کا غاصبانہ قبضہ غیر قانونی تھا۔ ہم قائداعظم محمد علی جناح کے سیاسی فالور ہونے کی حیثیت سے جوناگڑھ کے قانونی پہلوؤں پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ آف پاکستان، فارن آفس، دانشوروں، صحافیوں، سیاسی قائدین، وکلاء برادری اور دیگر تمام اداروں کو چاہیے کہ وہ کشمیر کی طرح جوناگڑھ کی بھی اونر شپ لیں اور تحریکِ آزادی جوناگڑھ میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اس سے کشمیر کاز کو بھی تقویت ملے گی۔ اس سب میں سوشل میڈیا ہمارے پاس ایک بہت بڑی طاقت ہے جس کے مثبت استعمال سے ہم دنیا کو دکھا سکتے ہیں کہ 9 نومبر 1947ء کو انتہا پسند بھارت کا جوناگڑھ پر قبضہ غیر قانونی اور ناجائز تھا اور جوناگڑھ پاکستان کا قانونی حصہ تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

☆☆☆

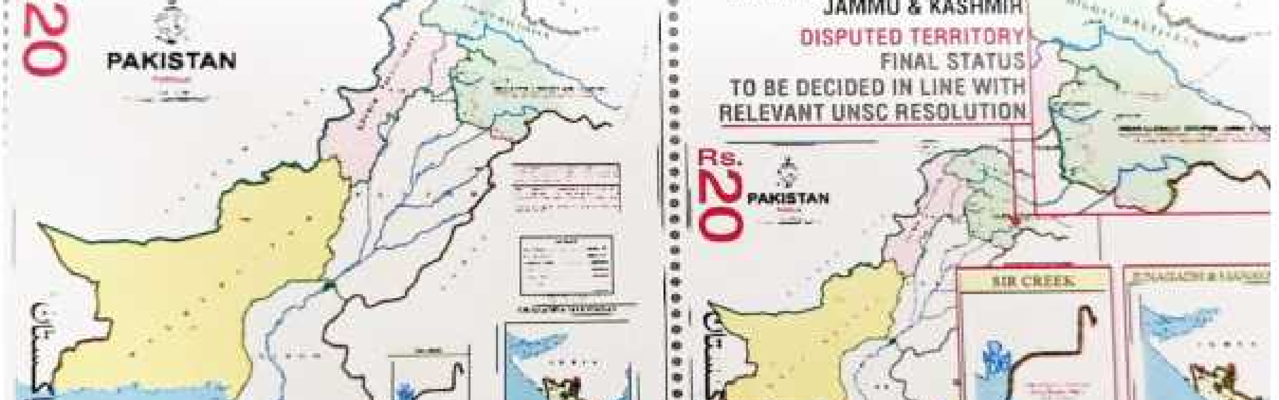

ریاست جوناگڑھ

کی پاکستان کے ملکی قانون میں حیثیت

ناصر عباس شاہ
کوارڈینیٹر-محمد کاشف اسلم
ڈیپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائنس و انٹرنیشنل ریلیشنز، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

ابتدائیہ:

مسلمانانِ برصغیر کی انتھک محنت اور ولولے کے نتیجے میں جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو ہندوتوا اور اکھنڈ بھارت کی حامل ہندوستانی قیادت نے انگریز کے ساتھ مل کر جہاں پاکستان کے لیے بے شمار مسائل پیدا کیے وہاں ریاستوں کے الحاق کے حوالہ سے بڑی مکاری اور دوہرے معیارات کا مظاہرہ کیا جیسا کہ ریاست جموں و کشمیر اور حیدر آباد دکن پر غیر قانونی قبضہ کرنا بہر حال ریاست جوناگڑھ کا معاملہ ان سب سے الگ ہے کیونکہ ریاست جوناگڑھ نے پاکستان کے ساتھ مکمل الحاق کر لیا تھا- جس کو ریاست پاکستان نے بھی تسلیم کر لیا تھا- لہٰذا یہ زمین کا ٹکڑا پاکستان کا ایک باقاعدہ حصہ بن گیا- انڈیا نے جوناگڑھ پر حملہ کر کے عالمی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ریاست پاکستان کے جائز قانونی حصے پر قبضہ جمالیا- زیر نظر مضمون کا مقصد ریاست جوناگڑھ کی پاکستان کے ملکی قانون میں حیثیت معلوم کرنا ہے-

دستاویز الحاق:

پاکستان کے ملکی قانون میں ریاست جوناگڑھ کی حیثیت معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے دستاویزِ الحاق جوناگڑھ کی قانونی حیثیت جاننا ضروری ہے-

1. ریاست جوناگڑھ کو قانون آزادی ہند 1947ء کے تحت یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ جس ریاست کے ساتھ چاہے الحاق کرے-[1]

نواب آف جوناگڑھ نے ریاست جوناگڑھ کی کونسل کے ساتھ مشاورت کے بعد اپنا حق استعمال کیا اور پاکستان کے ساتھ الحاق کی قانونی دستاویز تیار کی-

2. قانونِ آزادی ہند 1947ء نے پاکستان اور انڈیا کو یہ اختیار دیا تھا کہ جو ریاست ان کے ساتھ شامل ہونا چاہے ان کو شامل کر لیں تو گورنر جنرل پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے یہ حق استعمال فرمایا اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کی منظوری کے بعد دستاویز الحاق جوناگڑھ پر دستخط ثبت کئے-

3. ریاست جوناگڑھ نے الحاق پاکستان کا فیصلہ جوناگڑھ کے سرکاری گزٹ جسے دستورُ العمل سرکار جوناگڑھ کہا جاتا ہے میں 15 اگست 1947ء کو شائع کیا-[2]

درج بالا تاریخی معلومات بتاتی ہیں کہ دستاویزِ الحاق جوناگڑھ نا صرف ایک قانونی دستاویز ہے بلکہ عالمی قانون اور ملکی قانون دونوں میں قابل قبول شہادت کا درجہ رکھتی ہے-

دستور ساز اسمبلی:

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے جوناگڑھ کو پاکستان کے ملکی قانون میں قانونی حیثیت دی- دستور ساز اسمبلی کی منظوری کے بعد ہی قائداعظم محمد علی جناح نے دستاویز الحاق جوناگڑھ

---

[1]The text of Indian independence ACT of 1947
[2]Menon, V.P. the story of the integration of Indian states. London: Orient Longman. 2014.

پر دستخط ثبت کیے- بعد ازاں محترم وفاقی وزیر سفیران نے الحاق کی دستاویز 11 فروری 1949ء کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کی اسی طرح پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے جوناگڑھ کو پاکستان کا قانونی حصہ بنا دیا-

انتظامیہ کا مؤقف:

ایڈمنسٹریٹولاء کسی بھی ملک کے قانون کا اہم حصہ ہوتا ہے- ملکی انتظامیہ کا ہر عمل اور حکم اس کے قانون کو واضح کرتا ہے- پاکستان کے پہلے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان نے ریاست جوناگڑھ کی حیثیت کو پاکستانی قانون میں مکمل واضح کر دیا- جب لیاقت علی خان کو جواہرلال نہرو نے جونا گڑھ کے ہندوستانی قبضے کے متعلق آگاہ کیا تو پاکستان کے وزیر اعظم نے جواب دیا:

"سرزمین جوناگڑھ پاکستان کا حصہ ہے پاکستانی حکومت کے علاوہ کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کو جوناگڑھ بلائے- پاکستانی وزیراعظم نے ہندوستان کے جوناگڑھ پر قبضے کو ننگی جارحیت اور عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا"-[3]

زیادہ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ نہرو نے بھی تسلیم کیا کہ جوناگڑھ ہندوستان کا حصہ نہیں ہے اور اس نے جواب دیا:

"مخصوص حالات کے پیش نظر جو کہ جوناگڑھ کے دیوان نے پیش کیے ہیں- ہمارے مقامی کمشنر نے عارضی طور پر جوناگڑھ کا انتظام سنبھال لیا ہے یہ سب کچھ بدنظمی اور انتشار سے بچنے کے لیے کیا گیا ہے تاہم یہ قبضہ جاری رکھنے کی ہماری کوئی خواہش نہیں ہے ہم جوناگڑھ کی عوام کی خواہشات کے مطابق اس مسئلے کا جلد حل چاہتے ہیں- ہم پہلے ہی آپ کو بتا چکے ہیں کہ آخری فیصلہ ریفرینڈم کے ذریعے کیا جائے گا ہم اس مسئلے کو اور جوناگڑھ سے جڑے اور معاملات کو آپ کی حکومت کے نمائندوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں- ہم نواب صاحب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنے نمائندے اس کانفرنس میں ضرور بھیجے"-[4]

پاکستان کے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی نے جواباً کہا:

"تمہارا ٹیلی گرام جس میں ہندوستانی قبضے کے متعلق بتایا گیا ہے میں نے 10 نومبر 1947ء کو حاصل کیا- تمہارا پاکستانی حکومت کی اجازت اور حقیقتاً اور ہمارے علم میں دیے بغیر جوناگڑھ کا انتظام سنبھالنا اور ہندوستانی افواج کو جوناگڑھ بھیجنا پاکستانی سرحدی حدود کی اور عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے"-[5]

وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پریس بیان جاری کیا جس میں کہا:

"بے حد اشتعال دلانے کے باوجود ہم نے فوجی تصادم سے گریز کیا اگرچہ ہم جوناگڑھ میں فوج بھیجنے کا مکمل حق رکھتے تھے مگر ابھی تک ہم نے ایک فوجی بھی نہیں بھیجا"-[6]

دساتیر پاکستان:

دستور پاکستان 1956ء، دستور پاکستان 1962ء اور دستور پاکستان 1973ء یہ واضح کر چکے ہیں کہ جو ریاستیں پاکستان کے ساتھ الحاق کرتی ہیں وہ پاکستان کا حصہ ہیں-[7]

ڈاک ٹکٹ:

حکومت پاکستان نے ریاست جوناگڑھ کو پاکستان کے ڈاک ٹکٹ میں شامل کیا- اس طرح حکومت پاکستان نے اپنے عمل سے بھی ریاست جوناگڑھ کو پاکستان کا حصہ قرار دیا-

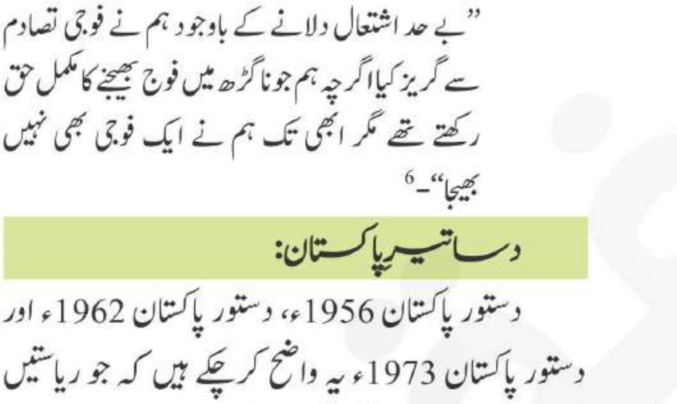

[3]Adul Thaplawla, Illegal occupation of Junagadh A Pakistani territory Karachi: 2008.
[4]Ibid
[5]Ibid
[6]Ibid
[7]The text of constitution of Pakistan 1973.

"یہ ٹکٹیں حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کی گئی جن پر جونا گڑھ اور مناودر کو پاکستان کا حصہ دکھایا گیا- ایک عالمی ٹکٹ کی نمائش کے موقع پر دو آنہ اور تین پیسہ ٹکٹ کی سپیشل ٹکٹ کے طور پر نمائش کی گئی"-[8]

نیا سیاسی نقشہ:

گورنمنٹ آف پاکستان نے نیا سیاسی نقشہ 2020ء میں جاری کیا اس نقشے میں مقبوضہ جموں کشمیر کو مقبوضہ علاقہ واضح ظاہر کرنے کے ساتھ جونا گڑھ کو پاکستان کے نقشہ میں شامل کیا گیا ہے- اس طرح حکومت پاکستان نے آفیشلی طور پر جونا گڑھ کو پاکستان کا حصہ تسلیم کیا ہے-

وزیر اعظم پاکستان نے وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی کے ہمراہ پریس کانفرنس کی اور کہا:

"وفاقی کابینہ کے منظور کیے جانے کے بعد اب یہ پاکستان کا آفیشل میپ ہو گا جو کہ سکولوں اور کالجوں میں استعمال ہو گا"-[9]

نواب آف جونا گڑھ نواب جہانگیر خانجی اور دیوان آف جونا گڑھ صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب نے عمران خان اور اس کی کابینہ کا نئے سیاسی نقشہ کے اجراء اور اس میں جونا گڑھ کی شمولیت پر شکریہ ادا کیا-

سیفران کا کردار:

سب سے پہلے سیفران منسٹری نے ہی جونا گڑھ سٹیٹ کے الحاق پاکستان کی دستاویز کو پہلی قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا یہ منسٹری ریاستوں اور سرحدی امور کے متعلق امور سر انجام دینے کی ذمہ دار ہے اس سے قطع نظر کہ نوابزادہ لیاقت علی خان کے بعد کوئی حکومت جونا گڑھ Cause پر اپنا بھرپور کردار ادا نہیں کر سکی مگر پھر بھی کسی نہ کسی طرح اپنا کردار ادا کرتی رہی ہے-

ریاستوں اور سرحدی امور پر قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی نے اپنے حالیہ اجلاس میں مسئلہ جونا گڑھ پر بحث کی ہے جس کے اعلامیہ میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ جونا گڑھ کے مسئلہ کو عالمی سطح پر بھرپور طریقے سے اُجاگر کرے-[10]

ضروری اقدامات:

درج بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کے ملکی قانون کے جس پہلو کو بھی دیکھا جائے جونا گڑھ پاکستان کا حصہ ہے مگر جونا گڑھ کی قانونی حیثیت کو مزید مستحکم کرنے کے لیے چند اقدامات نہایت ہی ضروری ہیں-

I. وفاقی مقننہ میں نمائندگی:

چونکہ جونا گڑھ پاکستان کا حصہ ہے تو جونا گڑھ کی آبادی پاکستان کی آبادی ہے عملاً جونا گڑھ کی آبادی دو حصوں میں تقسیم ہے:

1. پاکستان میں رہنے والی جونا گڑھ کمیونٹی-
2. انڈیا کے زیر تسلط بسنے والی جونا گڑھ کمیونٹی-

چاہے پاکستان میں رہنے والی جونا گڑھ کمیونٹی ہو یا انڈیا کے زیر تسلط بسنے والی کمیونٹی دونوں کو پاکستان کی وفاقی مقننہ میں نمائندگی کا مکمل حق ہے- حکومت پاکستان اور مجلس شوریٰ کو چاہیے کہ وفاقی مقننہ میں جونا گڑھ کمیونٹی کیلئے سیٹیں مختص کریں جو کہ دو حصوں میں تقسیم کی جائیں ان میں سے نصف

---

[8]Abdul Thaplawala, Illegal occupation of Junagadh A Pakistani Territory Karachi: 2008.

[9]Dawn, August 4, 2020, https://www.dawn.com/news/1572590/in-landmark-move-pm-Imran-Unveils-new-Political-map-of-Pakastan

[10]The Express Tribune, October 20, 2020, https://tribune.com.Pk/story/2269123/govt-told-to-highlight-issue-of-Junagadh-State

سیٹوں پر جوناگڑھ کمیونٹی کے ووٹ کی بنیاد پر نمائندے منتخب کئے جائیں اور آدھی سیٹیں انڈیا کے زیر تسلط جوناگڑھ آبادی کیلئے خالی رکھی جائیں۔ اگر انڈیا، گلگت بلتستان کے لیے جموں و کشمیر اسمبلی میں اپنے جعلی مؤقف کی بنیاد پر سیٹیں مختص کر سکتا ہے تو پاکستان کو اپنے قانونی حصہ کی آبادی کیلئے ایسا کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔

II. جوناگڑھ اسمبلی کا قیام:

جس طرح پاکستان میں ہر صوبے، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کی نمائندگی کے لیے ان کی اسمبلیاں موجود ہیں اسی طرح جوناگڑھ کمیونٹی جو پاکستان میں رہ رہی ہے ان کی نمائندگی کے لیے جوناگڑھ اسمبلی کا قیام ناگزیر ہے۔

III. نئی وزارت کا قیام:

مسئلہ جوناگڑھ اور جوناگڑھ کمیونٹی کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کیلئے وزارت امورِ کشمیر کی طرح مخصوص وزارت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ وزارت قائم کرنے سے نہ صرف کمیونٹی کے مسائل حل کرنے میں آسانی ہوگی بلکہ اس سے کمیونٹی کی قانونی حیثیت بھی مستحکم ہوگی۔

IV. تمام شعبہ ہائے زندگی میں نمائندگی:

جوناگڑھ کمیونٹی کو پاکستانی قانون میں مخصوص حیثیت رکھنے کی بناء پر تمام شعبہ ہائے زندگی میں علیحدہ نمائندگی دی جائے۔ مثلاً پاکستان سول سروسز میں جس طرح تمام صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کے لیے الگ الگ کوٹہ ہوتا ہے جوناگڑھ کمیونٹی کے لیے بھی کوٹہ مختص کیا جائے ایسا کرنے سے جوناگڑھ کمیونٹی کی ملکی قانون میں قانونی پوزیشن واضح ہوگی۔

اختتامیہ:

حاصل کلام یہ ہے کہ جوناگڑھ عالمی قانون کے تحت پاکستان کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ملکی قانون کے مطابق بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ ملکی قانون کے جس پہلو کو بھی دیکھا جائے جوناگڑھ کی قانونی حیثیت بالکل واضح ہے تاہم چند ضروری اقدامات سرانجام دینے سے جوناگڑھ کی قانونی حیثیت مزید مستحکم کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

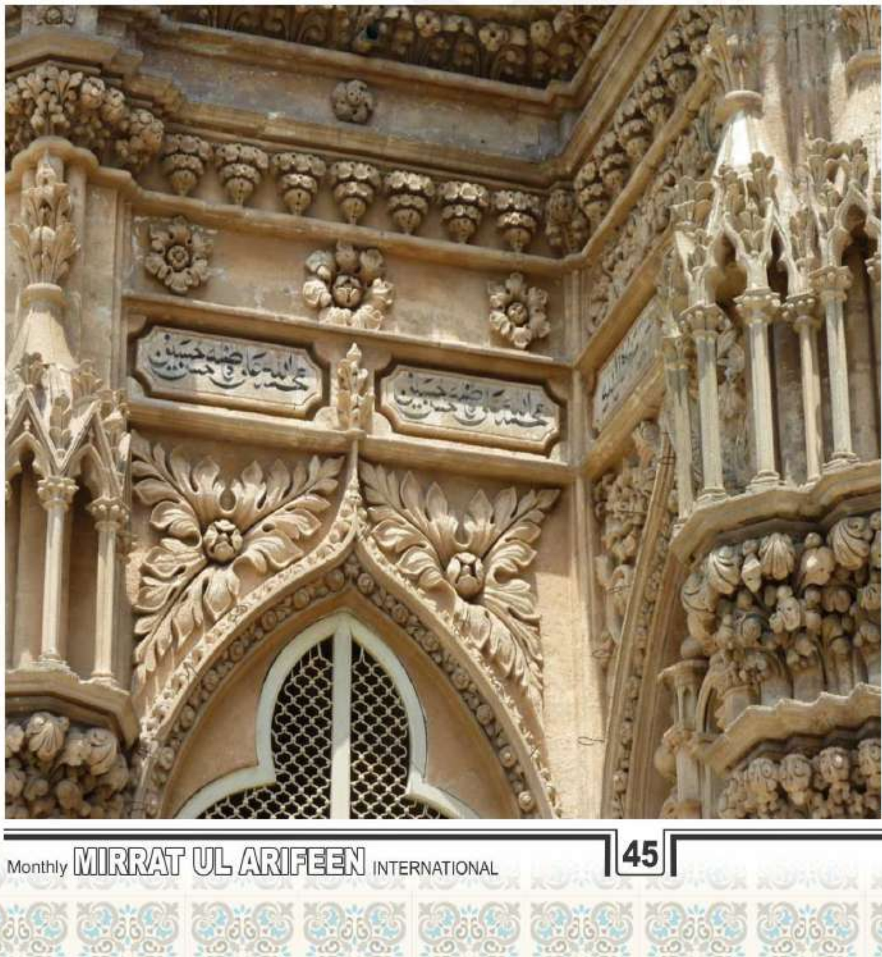

پاکستان کے سیاسی نقشہ میں ریاستِ جوناگڑھ کا احیاء اور اس کی قانونی اہمیت

محمد محبوب
قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

ابتدائیہ:

چار اگست 2020ء کو طویل عرصے کے بعد گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک ایگزیکٹیو ایکٹ کے ذریعے ملک کا ایک نیاسیاسی نقشہ جاری کیا-[1]

سروئنگ اینڈ میپنگ ایکٹ 2014ء کے سیکشن 6(r) نے سروے آف پاکستان کو وفاقی حکومت پاکستان کی ہدایت پر مستند نقشہ شائع کرنے کا اختیار دیا ہے- اس نئے سیاسی نقشہ کی وفاقی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی ہے-

پاکستان کے نئے سیاسی نقشہ میں مقبوضہ جموں وکشمیر کے متعلق واضح ہے کہ "انڈیا کے غیر قانونی قبضے میں جموں اور کشمیر" اور ساتھ ہی سرخ سیاہی میں لکھا گیا ہے کہ "متنازع علاقہ" حتمی فیصلہ اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ہونا ہے-

اس کے علاوہ پاکستان نے اس نئے سیاسی نقشہ میں سر کریک، ریاست جوناگڑھ اور ریاست مَناوادَر کو بھی پاکستان کا حصہ دکھایا ہے- نئے سیاسی نقشہ کی تقریب رونمائی کے دوران وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"کابینہ کی طرف سے منظوری کے بعد اس نئے نقشہ کو پاکستان کے "سرکاری نقشہ" کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے اور یہ نقشہ سکولوں اور کالجوں میں استعمال ہوگا"-[2]

نئے پاکستانی نقشہ سے متعلق بھارت کے بیان کو رد کرتے ہوئے پاکستان کے وزارت خارجہ نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ:

> *"The political map issued by Pakistan emphatically reaffirms this abiding commitment".*[3]

"پاکستان کی طرف سے جاری کردہ سیاسی نقشہ، اس پختہ عزم کی مضبوطی سے تصدیق کرتا ہے"-

دوران پریس کانفرنس افواج پاکستان کے ترجمان میجر جنرل بابر افتخار سے اس نئے سیاسی نقشہ کے بارے میں جب سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ:

> *"The map is an assertion of our claim and an expression of our intent. We have made Pakistan's territorial claim clear to the world that this is a disputed region ... so this is Pakistan's political map and just a reassertion of our claims".*

"یہ نقشہ ہمارے دعوے کا دعویٰ اور ہمارے ارادے کا اظہار ہے- پاکستان کے علاقائی دعوے نے دنیا پر واضح کر دیا کہ یہ ایک متنازعہ علاقہ ہے- پاکستان کا سیاسی نقشہ ہمارے دعووں کی تصدیق ہے"-[4]

زیر نظر مضمون میں ہم بین الاقوامی سطح پر علاقائی دعوؤں کے لئے نقشہ جات کی اہمیت، ریاست جوناگڑھ اور مناوادر کا احیاء اور اس کی قانونی اہمیت کا جائزہ لیں گے-

[1] https://www.dawn.com/news/1572590
[2] https://www.dawn.com/news/1572590
[3] http://mofa.gov.pk/response-to-indian-meas-statement-On-political-map/
[4] https://www.dawn.com/news/1574208

بین الاقوامی سطح پر علاقائی دعووں کیلئے نقشہ جات کی اہمیت:

بین الاقوامی سطح پر نقشہ جات کی بہت اہمیت ہے۔ ریاستیں مستند نقشہ جات ہی کے ذریعے اپنے دعوؤں کی تصدیق کرتی ہیں۔ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ہی متنازع علاقہ جات کو ریاستیں اپنے نقشہ جات میں شامل کرتی ہیں ورنہ بین الاقوامی قانون میں ان نقشہ جات کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

سرایان براؤنلی کے مطابق:

"نقشہ کسی حقیقت یا قانون کو ثابت کرنے کے مقصد کو پورا کرتے ہیں"۔[5]

آج کے اس نیشن سٹیٹ نظام میں ریاستیں اپنی علاقائی خود مختاری اور سالمیت کو یقینی بنانے کیلئے ایک نقشہ کے ذریعے اپنی جغرافیائی حدود بندی کو دنیا کے سامنے واضح کرتی ہیں۔ ریاستیں اپنی علاقائی حدود کو واضح کرنے کیلئے مستند نقشہ جات استعمال کرتی ہیں اور اگرچہ کسی ہمسایہ ممالک کے ساتھ علاقائی تنازعات ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے ساری دنیا کے سامنے نقشہ کے ذریعے اپنے دعوؤں کا اظہار کرتی ہیں۔ علاقائی دعوے ریاستوں کی طرف سے ان کے ریاستی ڈھانچے کے ذریعے کیے جاتے ہیں جس میں انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ شامل ہیں۔ ایک ریاست اپنی عدلیہ کے ذریعے ایک سرحدی معاہدے کی تشریح کر سکتی ہے۔ مثلاً نیپال نے حال ہی میں اپنے ملک کا نیا نقشہ جاری کیا ہے جس میں ملکی سرحدوں کی واضح حدود بندی کی ہے۔ حالانکہ بھارت کے ساتھ کئی علاقوں پر نیپال کے تنازعات ہیں لیکن بھارتی قبضے میں ہونے کے باوجود نیپال نے لیمپیادھورا، لیپولیخ اور کالاپانی کو اپنے نقشہ میں دکھایا ہے۔[6]

پاکستان کے بین الاقوامی قانون کے ماہر احمر بلال صوفی کے مطابق "یہ نقشہ جاری کر کے پاکستان نے اپنی ایگزیکٹو اتھارٹی کا استعمال کرتے ہوئے بھارت کے ساتھ علاقائی تنازعات کے بارے میں اپنی پوزیشن کو دستاویز کیا ہے"۔[7]

سیاسی نقشہ میں ریاست جوناگڑھ اور مناودر کا احیاء:

پاکستان کے اس نئے سیاسی نقشہ میں مقبوضہ جموں و کشمیر، سر کریک، سیاچین کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ریاست جوناگڑھ اور مناودر کا بھی احیاء کیا گیا ہے۔ 1971ء سے پہلے سرکاری سطح پر شائع ہونے والے نقشہ جات میں جوناگڑھ اور مناودر کو باقاعدہ طور پر پاکستان کا ہی حصہ دکھایا جاتا تھا لیکن کئی دہائیوں کے گزرنے کے باوجود سرکاری سطح پر پاکستان کا نقشہ جاری نہیں کیا گیا۔ مارکیٹس میں پاکستان کے کئی نقشہ جات موجود تھے لیکن ان نقشہ جات میں ریاست پاکستان کی واضح اور حقائق کی روشنی میں حدود بندی نہیں کی گئی ہوتی تھی۔ ایک طویل عرصے کے بعد حکومت پاکستان نے ریاست کا ایک ایسا نقشہ جاری کیا ہے جو حقائق کی روشنی میں پاکستان کی جغرافیائی حدود بندی، بھارت کے ساتھ متنازعہ علاقہ جات اور بھارتی غیر قانونی قبضے میں پاکستانی علاقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اہم بات یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے ایک پیغام بھی جاری کیا گیا کہ اس نئے نقشہ کے علاوہ کسی اور نقشہ کو شائع یا آویزاں کرنے پر قانون کے مطابق پانچ سال کی سزا یا پچاس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔[8]

بانئ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی یوم ولادت کے موقع پر سرکاری سطح پر نئے سیاسی نقشہ کے ساتھ پوسٹل سٹیمپ جاری کی گئی جو کہ ریاست پاکستان کی جوناگڑھ کے ساتھ اپنی Commitment کو ظاہر کرتی ہے۔[9]

[5]Barrister Ian Brownlie, The Rule of Law International Affairs, vol 1, 156-161.,(Qouted by Ahmer bilal soofi : The Map: Pakistan Asserts its Territorial Claims Under International Law)

[6]https://www.aljazeera.com/amp/news/2020/6/18/nepal-parliament-approves-new-map-that-includes-land-india-claims

[7] -https://www.brecorder.com/news/amp/40043037

[8] - https://www.brecorder.com/news/amp/40043037

[9]http://www.pakpost.gov.pk/stamps1/2020-12-29-Details-New-Political-Map-Of-Pakistan-2020-Special-Postage-Stamp-December-25-2020.pdf

پاکستان کے نقشہ میں موجود ریاست جونا گڑھ کی قانونی حیثیت:

بھارت نے جب فوجی طاقت کے بل بوتے پر ریاست جونا گڑھ پر قبضہ کیا تھا تو پاکستان کے پہلے وزیراعظم شہید ملت لیاقت علی خان نے بھارتی قیادت کے اس اقدام کو "پاکستان کی سرزمین کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی قوانین کے منافی" قرار دیتے ہوئے بھارتی اقدامات کو رد کر دیا تھا۔[10]

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر اگر ریاستیں اپنے مستند نقشہ جات جاری نہ کریں تو بین الاقوامی سطح پر اور بین الاقوامی قانون میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔ پاکستان کے نقشہ میں ریاست جونا گڑھ کی شمولیت کے پیچھے تاریخی حقائق اور ٹھوس قانونی شواہد موجود ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

❖ قانون آزادی ہند 1947ء کے تحت ریاست جونا گڑھ نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا تھا۔ پاکستان کے پاس "الحاق جونا گڑھ" کی قانونی دستاویز موجود ہے جس پر نہ صرف بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اور نواب آف جونا گڑھ نواب مہابت خانجی کے دستخط موجود ہیں بلکہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے بھی اس الحاق کو قبول کیا تھا۔[11]

❖ بین الاقوامی قانون میں الحاق جونا گڑھ کی اس دستاویز کی اپنی ایک اہمیت اور حیثیت ہے۔

❖ 1969Vienna Convention on Law of Treatiesء کے مطابق "الحاق جونا گڑھ" کی دستاویز ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے اور آج بھی یہ معاہدہ intact ہے۔[12]

❖ الحاق جونا گڑھ کی دستاویز کے مطابق نواب آف جونا گڑھ کو خارجہ پالیسی، دفاع اور مواصلات کے علاوہ خود مختاری حاصل ہے۔ اس لئے نواب آف جونا گڑھ کی حیثیت Sovereign in Exile کی ہے اور ریاست کا حق حکمرانی حاصل ہے۔[13]

❖ پاکستان کے نقشہ میں جونا گڑھ کی شمولیت، اس بات کا ثبوت ہے کہ الحاق جونا گڑھ کی دستاویز کے مطابق ریاست پاکستان نواب آف جونا گڑھ کی قانونی حیثیت Sovereign in Exile کو تسلیم کرتی ہے۔

❖ یہ نہیں بھولنا چاہیئے پاکستانی نقشہ میں ریاست جونا گڑھ کو پہلی بار شامل نہیں کیا گیا ہے بلکہ ریاست پاکستان نے اپنے دعوے کا احیاء کیا ہے۔

❖ ریاست جونا گڑھ ایک متنازعہ علاقہ نہیں ہے بلکہ الحاق جونا گڑھ کی دستاویز کے مطابق پاکستان کا حصہ ہے جس پر غیر قانونی بھارتی قبضہ ہے۔

❖ پاکستان کے نقشہ میں ریاست جونا گڑھ کی شمولیت تاریخی شواہد اور قانون کے مطابق ہے۔ جیسا کہ بین الاقوامی سطح پر اقوام متحدہ کے ایجنڈے میں یہ مسئلہ شامل ہے جو کہ کئی دہائیوں سے حل طلب ہے۔[14]

اختتامیہ:

طویل عرصے کے بعد سرکاری سطح پر پاکستان کا ایسا نقشہ جاری ہونا جو حقیقی معنوں میں بھارت کے ساتھ متنازعہ علاقہ جات اور بھارتی غیر قانونی قبضے میں پاکستانی علاقوں کی واضح نشاندہی کرتا ہے، ایک قابل تحسین اقدام ہے۔ آج صرف سیاسی نقشہ جاری کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تقسیم آزادی ہند کے نامکمل ایجنڈے کو مکمل اور تکمیل کے لئے حکومتی سطح پر ملکی قیادت کو Political Will کی ضرورت ہے۔ بھارت اپنی چودھراہٹ اور ہٹ دھرمی کو قائم کرنے کیلئے شروع دن ہی سے جارحانہ اور غیر قانونی اقدامات کا سہارا لئے ہوئے ہے لیکن سیاسی اور قانونی طور پر پاکستان کا کیس بہت مضبوط ہے۔ اس لئے آج ملکی قیادت کو بین الاقوامی سطح پر اپنے جائز قانونی حق کے حصول کے لیے آواز بلند کرنی ہوگی تاکہ بانیان پاکستان کا قیام پاکستان و تکمیل پاکستان کے متعلق ادھورا اور نامکمل خواب پورا ہو سکے۔

☆☆☆

[10]Ali, Muhammad. Emergence of Pakistan. Lahore: Research Society of Pakistan. 2009.
[11]Ibid
[12]Article 2 & 26 of the Vienna Convention on the law of treaties 1969
[13]The text of instrument of accession
[14]Annual Report of 1947-48 debates on these issues in United Nations.

ABYAT-E-BAHOO

ابیاتِ باھو

عشق جنہاندے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چپ چپاتے ھو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ پھردے گنگے باتے ھو
اوہ کردے وضو اسم اعظم دا تے دریا وحدت وچ ناتے ھو
تدوں قبول نمازاں باھو جد یاراں یار پچھاتے ھو

Those who have ishq in their bones quiet they remain Hoo
They have hundred thousand tongues in their every hair yet stuttering dumb they maintain Hoo
They perform ablution with glorious name and bathe in river of Oneness Essence Hoo
Prayer acknowledged Bahoo when friend recognises acquaintance Hoo

Ishq jinhanday ha'Dai'N rachiya oah rehanday chup chupatay Hoo
Lo'N lo'N day wich lakh zubana'N oah phirday gangay bathay Hoo
Oah karday wazu ism e azam da tay darya wahdat wich natay Hoo
Tado'N qabool namaza'N bahoo jada'N yara'N yar pichatay Hoo

Translated by; M. A. Khan

تشریح:

ہر کہ می بیند نہ آید زو آواز گویا کہ از جان مردہ بردہ راز

1-2: ”جو دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے وہ صاحبِ راز بن کر یوں خاموش ہو جاتا ہے گویا وہ ایک مردہ ہے“۔(نورالھدٰی)

خاموشی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضور رسالت مآب (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

”جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا بے شک اُس کی زبان گونگی ہوگئی، جو خاموش رہا وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا وہ نجات پا گیا“۔(امیر الکونین)

اسی چیز کی ترغیب دلاتے ہوئے حضور سلطان العارفین (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی تعلیمات میں ارشاد فرمایا:

”عارفانِ الٰہی علم دیدار کا سبق خاموشی سے پڑھتے ہیں اور بند آنکھوں سے کھلا دیدار کرتے ہیں“۔(امیر الکونین)

”جو شخص اسم اللہ ذات کا مطالعہ کرتا ہے وہ رازِ ربّ کو پالیتا ہے اور ہمیشہ باادب خاموش رہتا ہے“۔(کلید التوحید کلاں)

اسی چیز کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ارشاد فرمایا: ”جب دل ذکر اللہ میں محو ہو کر یا اللہ، یا اللہ پکارنے لگتا ہے تو زبان بالکل خاموش ہو جاتی ہے اور عارف مراقبہ میں غرق ہو کر ایک ہی دم میں حضورِ حق سے الہاماتِ ذکر مذکور پانے لگتا ہے۔ جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہے اُس کے لب بند ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتا، اب وہ ایک خاموش عارف ہوتا ہے۔ خاموشی میں ستر ہزار حکمتیں ہیں اور ہر حکمت میں مزید ستر ہزار حکمتیں ہیں اور حکمت معرفت اِلَّا اللّٰہُ اور حکمِ الٰہی کو کہتے ہیں“۔(کلید التوحید کلاں)

واضح رہے کہ اس خاموشی سے مراد غیر اللہ کی گفتگو یعنی قرآن و سنت سے ہٹ کر گفتگو ہے ورنہ سیدی رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”سچ بات کہنے سے چپ رہنے والا آدمی گونگا شیطان ہے“ (نورالھدٰی)۔ اس لیے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ارشاد فرمایا: ”جان لے کہ خاموشی میں نفاق بھی ہو سکتا ہے اور جس خاموشی کا تعلق نفاق سے ہو اُس کا اتفاق شیطان کے ستر ہزار فتنہ و فریب سے ہوتا ہے“۔(اسرار لقادری)

3: یاد رہے ”اسم اعظم“ سے مراد ”اسم اللہ ذات“ ہے۔ جو لوگ اللہ عزوجل سے اپنا تعلق مضبوط کر لیتے ہیں اسم اللہ ذات ان کے وجود میں سرایت کر جاتا ہے اور ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، جیسا کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ارشاد فرمایا: ذاکرانِ الٰہی کے بدن کے ہر بال کی زبان ہوتی ہے جو ہمیشہ ذکرِ اَللّٰہُ میں مشغول رہتی ہے۔ اُن کا دل، اُن کی ہڈیاں، اُن کے رگ و پوست اور اُن کے تن بھی ذکرِ اَللّٰہُ میں مشغول رہتے ہیں“ (عین الفقر)۔ مزید ارشاد فرمایا: ”اُن کے دل آتشِ عشق کی گرمی سے دیگ کی طرح کھولتے رہتے ہیں، کبھی وہ پُرجوش ہوتے ہیں اور کبھی پُرسکون، وہ اپنے شب و روز اِسی طرح گزارتے ہیں“۔(عین الفقر)

4: تمام عبادات کا مقصد چونکہ اللہ عزوجل کی معرفت و پہچان ہے، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی (رحمۃ اللہ علیہ) ارشاد فرماتے ہیں: ”اَلْمُرَادُ مِنَ الْعِبَادَةِ الْمَعْرِفَةُ“ (عبادت سے مراد معرفت ہے) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)۔ مزید فرمان مبارک ہے: ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اَیْ لِيَعْرِفُوْنِ“ (میں نے جن و انس کو محض اپنی عبادت یعنی پہچان کے لیے پیدا فرمایا) (تفسیر مظہری)۔ اس لیے صوفیاء کرام معرفت کے بغیر عبادت کو خام تصور کرتے ہیں اور اپنی عبادت کو عبادت کا نام ہی تب دیتے ہیں جب اللہ عزوجل انہیں اپنی معرفت و پہچان سے بہرہ مند فرماتا ہے۔ اسی لیے آپؒ ارشاد فرماتے ہیں: ”عقل وہ ہے جو خدا تک راہنمائی کرے، علم وہ ہے جو وحدتِ الٰہی کی معرفت بخشے“ (عین الفقر)۔ اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ارشاد فرمایا:

”اگر طالب چاہے کہ وہ ہر وقت قربِ حضور میں دیدارِ الٰہی سے مشرف رہے یا مجلسِ حضرت محمد رسول اللہ (ﷺ) میں حاضر رہے یا جملہ انبیاء و اولیاء اللہ کی ارواح سے مجلس و ملاقات کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ علمِ معرفت و قربِ انوارِ دیدار کی راہ اختیار کرے کہ اُس راہ میں کسی قسم کی غلطی، سلب اور رجعت کا خطرہ نہیں“۔(نورالھدٰی)

معرفت الٰہی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اس طریق کے بارے میں رہنمائی فرماتے ہوئے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ارشاد فرمایا: ”جب طالب اللہ اپنے وجود سے خود پرستی اور مستی ہوا کے دو خداؤں کو تصورِ اسم اللہ ذات کی تلوار سے قتل کر ڈالتا ہے تو تب کہیں جا کر فقرِ معرفتِ اللہ میں قدم رکھتا ہے۔ ایسے باطن آباد طالب اللہ کو نفس کا قتل کرنا مبارک ہو“۔(نورالھدٰی)

مزید ارشاد فرمایا: ”معرفتِ الٰہیہ کا یہ علم وہ شخص پڑھ سکتا ہے جو اِس کا سبق اسم ”اَللّٰہُ“ سے پڑھتا ہے اور وہ ہمارا جان سے پیارا بھائی ہے“۔(نورالھدٰی)

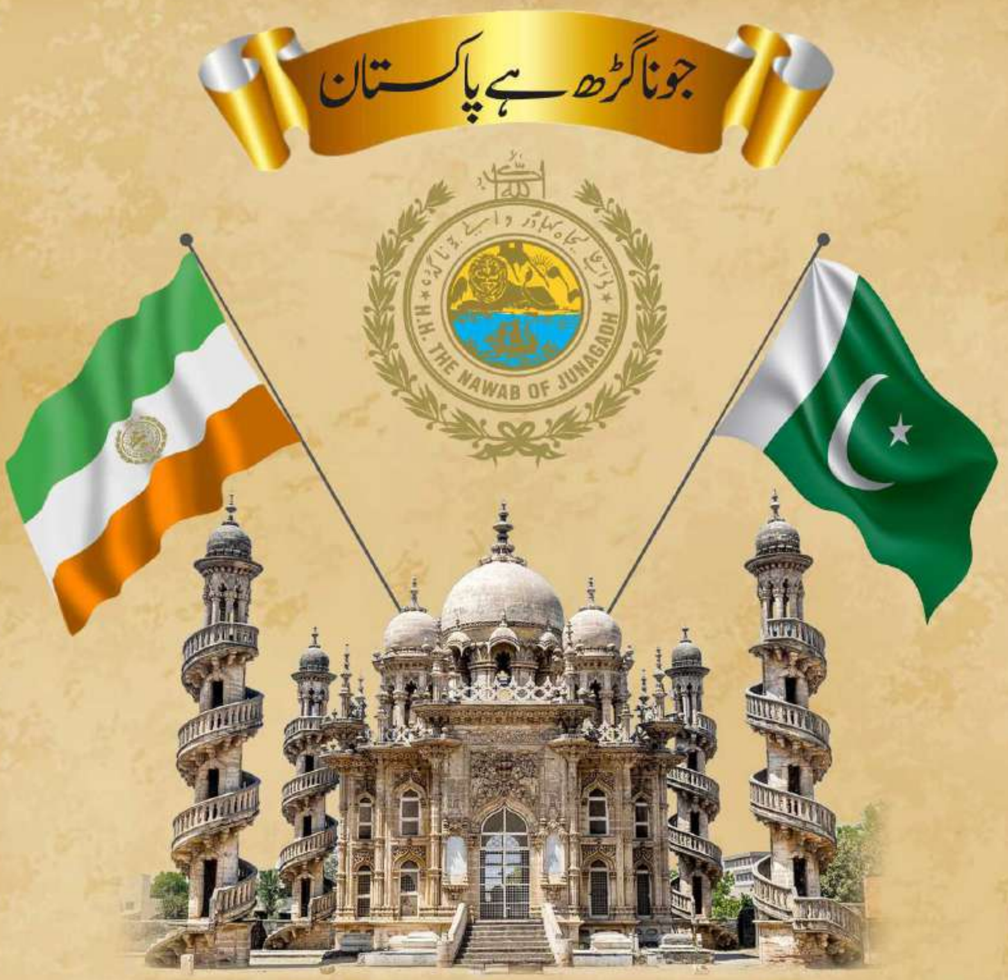

9نومبر1947ء ریاستِ **جوناگڑھ** پر بھارتی قبضہ کا دن ہے

9نومبر1947ء کا دن حکومتِ پاکستان نے بطور جوناگڑھ کا یوم سیاہ نامزد کیا تھا

9نومبر1947ء کو سرکاری سطح پر آج بھی یوم سیاہ کے طور پر منایا جانا چاہیے

انشاءاللہ

جلد ہی ریاست جوناگڑھ پر پاکستان کا جھنڈا لہرائے گا۔